New era magaizne
دریار سے دل یار تک
NEW ERA MAGAZINE.com
از عزہ اقبال
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دریار سے دل یار تک

بقلم عزہ اقبال

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ روز کی طرح آج بھی چھت پر کھڑی سڑک پر نظریں جمائے تھی، جب اسے وہ کپل آتے ہوئے دکھائی دیا جو روز وزرات کو واک کیلیئے وہاں سے گزرتا تھا۔ کوئی جان پہچان تو نہیں تھی ان لوگوں سے، مگر ان دونوں میاں بیوی کی اک دوسرے کیلیئے محبّت چاؤ تھا جو اسے روز اوپر کھینچ لاتا۔ ان دونوں میاں بیوی کے گمان میں بھی نہ ہو گا کہ کوئی ان کے انتظار میں ہوتا ہے۔ اسے ان کو دیکھ کر خوشی ہوتی تھی اور اس بات کی تسلی بھی کہ ابھی بھی حلال رشتے میں محبّت، لحاظ ہوتا ہے۔

"محبّت ہو تو ساتھ بھی نصیب ہو ہی جاتا ہے۔ شاید مجھے بھی تمہارا ساتھ نصیب ہو جائے۔" اس نے امید کی تھی۔

اسکے ساتھ تھے تو عذاب میں تھے

اس سے جدا ہیں تو عذاب میں ہیں

وہ پاس تھا تو محبت نہیں تھی

اب وہ پاس نہیں تو نفرت نہیں

عزہ اقبال

....

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی لیٹ گھر آیا تھا۔اپنے کمرے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا جب رباب کو اپنا منتظر پایا تو سلام کرتے ہوئے اسکی جانب بڑھا اس سے ملنے۔

"وعلیکم السلام۔۔ارحان آخر کب تک تم اپنے ساتھ یہی رویہ رکھو گے ؟اگر تمہیں اس کے بغیر یونہی زندگی گزارنی تھی، نہیں رہ سکتے تھے اس کے بغیر تو کیوں اسے جانے دیا۔"

رباب اس کی بہن تھی وہ کیسے اس کی تکلیف کو نظرانداز کر سکتی تھی.

"اس نے اجازت طلب ہی کب کی تھی۔۔"اس نے اپنے غم کو چھپاتے چھپاتے بھی شکوہ کر ہی دیا۔کیا نہیں تھا ان الفاظ میں شکوہ، درد، زخمی دل کی تڑپ سب تو تھا۔۔بس کوئی نہیں تھا تو وہ جس کیلیئے یہ الفاظ تھے جس سے شکوہ تھا۔

وہ اس جملے سے اپنے بھائی کی تکلیف کا اندازہ کر سکتی تھی۔

"اس نے جانے کی خواہش بھی تو نہیں کی تھی ارحان"رباب نے پھر سے سوال کیا تھا۔

"اس نے رکنے میں بھی تو خاص دلچسپی نہیں دکھائی تھی۔اس نے تو اک پل کو مجھ سے پوچھنا بھی گوارا نہیں کیا۔۔وہ جس کیلیئے یہاں تھی جب وہی نہیں تو پھر وہ کیوں رکتی" وہ یہ سب کہتے ہی تلخ یادوں سے لوٹا تھا۔

"چلیں میں چینج کر لوں" کہتے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"آخر تم دونوں میں اتنی انا کیوں ہے۔"رباب صوفے پر بیٹھتے بڑبڑائی۔

....

وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی جب کچن کی کھڑکی سے حسن کو کچھ بناتے دیکھ کر کچن کی طرف رخ کر گئی۔

"اررے واہ ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا آپ اتنے سگھڑ بیٹے ہیں" عریبہ شیلف پر بیٹھتے بولی

۔

حسن کافی بناتے ہوئے اس کی بات پر مسکرا دیا۔"تو پھر کیا پلین ہے" وہ کپ میں کافی انڈیلتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"کچھ نہیں کافی پی کر بس سوؤں گی". عریبہ نے اپنا کافی کا کپ پکڑتے جواب دیا

۔ جس پر حسن نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

"لڑکی میں تم سے تمہاری آنے والی زندگی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں. تم نے آگے کیا کرنے کا سوچا پھر، اب تو تمہیں یہاں آیے ہوئے دو ہفتے ہونے کو ہیں".

"فالحال تو سونے کے علاوہ کوئی دوسرا خیال آ کر ہی نہیں دے رہا اسلیئے خدا حافظ" کہتے ساتھ ہی وہ شیلف سے اتری۔

"بندہ ویسے ہی منع کر دے کے نہیں بتانا یوں زلیل کرنے سے تو اچھا ہی ہے" حسن کا موڈ بگڑا تھا۔

عریبیہ مسکرا دی حسن نے شکوہ ہی ایسے کیا تھا۔"اللہ حافظ." کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

....

عریبیہ کو اپنے ماموں کے گھر آئے ہوئے دو ہفتے ہونے کو تھے۔ حسن نے جو آج سوال کیا تھا وہ سوال نجانے دن میں کتنی ہی مرتبہ عریبیہ خود سے کرتی تھی مگر پھر کوئی جواب نہ ڈھونڈ پانے پر وہ سوال پر ہی صبر کر رہی تھی. اب بھی وہ نیچے حسن کو ٹال

آئی تھی مگر خود کی آواز کا کیا. کمرے میں داخل ہوتے ہی تھکے انداز میں وہ بیڈ پر بیٹھی تھی.

"عریبیہ تم لوگوں کو بتا کیوں نہیں دیتی کہ تم اک ایسی مسافر ہو جس کا ہمسفر کھو گیا ہے اور وہ بھٹکتے بھٹکتے اپنے گلشن سے صحرا میں آر کی ہے. صحرائی لوگ اس سے پوچھتے ہیں تمہاری منزل کیا ہے مگر وہ کیا جواب دے اس کا تو ہمسفر ہی بچھڑ گیا ہے،اس کی منزل تو صرف اس کے ہمسفر کو پتا تھی،اس کا ہمسفر ہی اس کا محافظ تھا وہی تو اس کا رہبر تھا" یہ سب سوچتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو چکے تھے.

....

ایک سال پہلے.....

سورج ڈھل چکا تھا شام آچکی تھی اندھیرا چھانے والا تھا جب اس کی آنکھ کھلی تھی، موبائل آن کرتے ہوئے وقت دیکھا تو 7:00 بج رہے تھے. """اللہ عریبیہ اتنی دیر بھی کوئی سوتا ہے" ویسے ہی اونگھتے اونگھتے چپل پہنے باہر آ گئی.

"سکینہ باجی کافی دے دیں یار". وہ ٹی وی آن کرتے ہوئے آواز لگا رہی تھی.

"جی چھوٹی بی بی ابھی لائی"سکینہ نے بھی کچن میں سے ہی جواب عنایت کیا تھا.

عریبہ اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل پر آ گئی "یہ بتاؤ بابا کی کال آئی، کچھ بتایا کب تک آرہے ہیں وہ"؟

"جی بی بی جی وہ تو کب کے آگئے ہیں اور صدف بیگم بھی آئی ہوئی ہیں "سکینہ نے کافی کا کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بتایا.

"ہا..ں پھوپھو آئی ہیں اور مجھے کسی نے اٹھایا ہی نہیں"عریبہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بول رہی تھی.

"وہ بی بی جی وہ ناپریشان لگ رہی تھی میں نے بولا آپ سو رہی ہیں تو آپ کو جگا دیتی ہوں مگر انہوں نے کہا رہنے دوں آپ کو آرام کرنے دوں"سکینہ اس کے پاس کرسی پر بیٹھے چہرے پر پریشانی کے تاثرات لئے اسے بتا رہی تھی.

عریبہ اس کی بات سن کر بابا کے کمرے کی طرف بڑھ گئ.

....

"بھائی آپ کدھر تھے اتنی دیر لگادی آپ نے آنے میں ماما کب سے کال کر رہی ہیں"

رباب کار کا دروازہ کھولتے اس سے پوچھ رہی تھی.

"یار یہ ماما نے اتنی اچانک کیوں بلایا ہے میں کلاس چھوڑ کر آیا ہوں"

وہ پریشانی میں پوچھ رہا تھا.

"پتا نہیں بھائی میں نے بیا کو بھی میسج کیا مگر اس کا کوئی ریپلائے نہیں آیا. اللہ پاک سب ٹھیک کرے" رباب نے اپنا موبائل دیکھتے دعا کی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو دونوں کو دیکھ کر جلدی سے آگے بڑھی تھی "آپ دونوں اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں، کیا ہوا ہے"؟

وہ ابھی پوچھ ہی رہی تھی کہ ارحان اور عریبہ آگے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے تھے.

"ماما سب ٹھیک ہے نا آپ نے اتنی جلدی میں کیوں بلایا؟" ارحان نے بھی وہی سوال دہرایا.

"رباب تم زرہ باہر جاؤاور ارحان تم میرے ساتھ آؤ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

صدف صاحبہ کہتے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئیں.

پیچھے عریبہ اور کریم صاحب رہ گئے تھے کمرے میں. "بابا کیا ہوا ہے انہیں ایسی کیا بات کرنی ہے کہ یوں باہر چلی گئیں اور آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے. کیا بات ہے بابا؟" وہ کریم صاحب کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامے پوچھ رہی تھی.

"میری گڑیا مجھ پر بھروسہ کرتی ہے نا" کریم صاحب پیار سے مگر بے بسی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں.

"جی بابا کیوں نہیں کروں گی" اس نے بھی اپنے بابا کا مان رکھا تھا.

"تو میرے بیٹے میں نے اور آپ کی پھوپھو نے آپ کے اور ارحان کے آج نکاح کا فیصلہ کیا ہے، آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا میں اپنے بیٹے کیلئے یہ فیصلہ لینے کا حق تو رکھتا ہی ہوں نا" وہ عریبہ کی آنکھوں میں التجا دیکھ کر بول رہے تھے. وہ کیا بول سکتی تھی کیسے اپنے باپ کی التجا کو رد کر سکتی تھی تو گردن ہلا کر "ہا" بول دیا تھا. ہاں بھی کہاں بولا تھا بمشکل ہی حلق سے ہاں کے بجائے ہا نکل پایا تھا.

.

....

وہ اپنی ماما کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا. اور اب ان کی طرف دیکھ کر انتظار کر رہا تھا کہ کب وہ بات بتائیں گی.

"ارحان تمہیں یاد ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے تمہارے لئیے عریبیہ پسند ہے اور تم نے کہا تھا کہ ہم وقت آنے پر بات کریں گے" صدف صاحبہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اسے یاد دلانا چاہا تھا.

"جی مجھے یاد ہے. مگر اس وقت وہ بات کہاں سے آگئی" وہ حیران تھا کہ وہ اس وقت ایسی بات کیوں کر رہی ہیں.

"جب صیح وقت آگیا تو وہ بات بھی یاد آگئی، میں نے تمہارے اور عریبیہ کے نکاح کا فیصلہ کیا ہے وہ بھی ابھی امید ہے تم میرا مان نہیں توڑو گے" صدف صاحبہ نے آخر پر اک جزباتی جملہ بولنا ضروری سمجھا تھا اپنے بیٹے کیلیئے.

ارحان کی تو سمجھ میں ہی نہیں آیا تھا کہ کیا ہونے والا ہے وہ اس ہونی کو روکے یا زندگی

کے رحم و کرم پر چھوڑے اس کے ساتھ چلتا چلے.

"ماما... نکاح.. عریبیہ.. مطلب میں اور عریبیہ "ارحان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کہے تو کیا.

"ہمم.. نکاح تمہارا اور عریبیہ کا قاضی صاحب آتے ہی ہوں گے "صدف صاحبہ اس کی کیفیت کو سمجھ سکتی تھی مگر اس وقت اس کے ساتھ ہمدردی دکھانا مطلب اس کو نہ کرنے کا موقع دینا تھا جو وہ نہیں چاہتی تھی کہ ارحان کے سامنے وہ کسی قیمت پر ہلکی پڑیں اور وہ منع کردے.

" چلیں میں تو آپ کی مان ہی جاؤں گا مگر کیا اس سے پوچھا ہے جسے آپ میرے ساتھ باندھنا چاہ رہی ہیں. اور کیا وہ بھی مان گئی ہے؟ "ارحان کے دماغ میں سوال تو بہت سے تھے مگر اس نے ان میں سے کچھ ہی پوچھے تھے.

"ظاہری بات ہے اس سے بھی پوچھیں گے کریم نے اس سے بات کرنی تھی بلکہ مجھے لگتا ہے وہ اب تک بات کر چکا ہوگا" کہہ کر وہ کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئیں تھیں.

....

دونوں کا نکاح پڑھادیا گیا تھا. دونوں نے اک دوسرے کو قبول کرہی لیا تھا مگر کس کو فکر تھی کہ یہ قبولیت دل سے ہوئی تھی یا زبردستی کروائی گئی تھی. دونوں کی ہمت نہیں ہوئی تھی اک دوسرے کے تاثرات دیکھنے کی سو دونوں ہی نظریں جھکائے ہوئے بیٹھے رہے. نکاح کے بعد ارحان خاموشی سے مبارک دینے والوں سے ملا تھا اور عریبیہ بس نظریں جھکائے سب سے پیار وصول کر رہی تھی.

زندگی کیا تھی زندگی کیا ہے

اک راز تھا اک راز ہے

عزہ اقبال

....

صدف صاحبہ لوگ واپس جا چکے تھے اور کریم صاحب بھی سونے چلے گئے تھے. وہ ایسے ہی جاگ رہی تھی، جانے کیوں نیند آج اس کی آنکھوں سے کہیں گم سی تھی. زندگی کیا ہے. اتنی جلدی وقت رشتے بدلتے ہیں تقدیر شاید اسی کا نام ہے. آسمان کو

دیکھتے ہوئے اس کے دماغ میں صرف ارحان کی بات چل رہی تھی. جب پچھلی بار وہ صدف بیگم کے گھر گئ تھی تو رباب جلدی میں تھی تو عریبیہ کو کہہ دیا کہ کافی کپ میں ڈال کر ارحان کو دے آئے تو ارحان نے کتنا غصہ کیا تھا.

"کتنی بار منع کیا ہے میرا کام صرف آپ اور رباب کے علاوہ کوئی نہ کیا کرے اور تمہیں بہت شوق ہے خواہ مخواہ اچھا بننے کا، دوسروں کے کام کرنے کا.." اسے ارحان کا غصہ اور اس کے الفاظ آج پھر سے یاد آئے تھے. "جو انسان صرف اک کافی دینا برداشت نہیں کر پایا تھا کیا وہ مجھے اپنا ہمسفر بنا تسلیم کر پائے گا" عریبیہ کے دماغ میں اس وقت بہت سے سوال چل رہے تھے کہ باہر سے کچھ گرنے کی آواز نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی تھی.

وہ جب باہر پہنچی تو کریم صاحب نیچے زمین پر گرے ہوئے تھے عریبیہ ان کی طرف بھاگی تھی ان کا سر اپنی گود میں رکھ کر چلائ تھی "سکینہ.... سکینہ باجی.... ڈرائیور کو بولیں کار نکالے".

گھر میں سب عورتیں مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے تسبیحات کر رہی تھیں. وہ پھوپھو

کے کاندھے پر سر رکھے بے جان سی بیٹھی ہوئی تھی.اس وقت اس کا چہرہ اس کی تکلیف کی عکاسی کر رہا تھا آنسو تھے کہ بہتے ہی چلی جارہے تھے.

"عریبیہ چاند بس کر جاؤ گڑیا کتنا روگی ایسے نہیں کرتے نااللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہارے بابا کی مغفرت فرمائے" صدف صاحبہ نے اس کے چہرے پر پیار کرتے سمجھانا چاہا تھا.

وہ بغیر ان کی طرف دیکھے بولی تھی "پھو پھو میں انہیں کہہ رہی ہوں کے تھم جاؤ مگر یہ کہہ رہے ہیں آج بہنے دو اگر آج انہیں روکا تو دل تکلیف سے پھٹ جائے گا،میں بہت بے بس ہو پھو پھو جان میں کیا کروں" وہ تکلیف سے بولتی جارہی تھی اور آنسو بہتے جارہے تھے.

صدف بیگم نے بھی اس کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اس کو اپنی آغوش میں لینے کی کی.

یوں بھی کوئی بدلتا ہے بھلا

وصل کے بعد بھی ہجر ہوتا ہے بھلا

عزہ اقبال

اس کو اپنے بابا سے بچھڑے 3 ہفتے گزر چکے تھے. صدف صاحبہ کی محبت نے اسے دوبارہ سے اٹھانے میں بہت مدد کی تھی. اپنے کسی پیارے کا دکھ کوئی پیارا ہی کم کر سکتا ہے. کسی اپنے کو کھونے کا دکھ ایسا گھاؤ ہوتا ہے جو کبھی نہیں بھرتا ہاں مگر ہمارے اپنوں کا رویہ اس پر مرحم کا کام کرتا ہے جو اس تکلیف کو ختم تو نہیں کر سکتا مگر کم ضرور کر دیتا ہے. صدف صاحبہ کی محبت نے بھی اس کی تکلیف کو کم ضرور کر دیا تھا وہ عریبیہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئیں تھیں. عریبیہ کا ان کے ساتھ اک الگ سا ہی رشتہ بن گیا تھا وہ سارے دن کی باتیں پھوپھو کو بتاتی تھی یہی بات تھی کہ کبھی کبھی ارحان بھی چڑ جاتا تھا ان سب سے. ارحان اور عریبیہ کی آپس میں کم و بیشتر ہی بات ہوتی تھی اس میں بھی عریبیہ ہی جانتی تھی کہ وہ کیسے بات کرتی تھی. خاص کر جب سے اس کا اور ارحان کا نکاح ہوا تھا دونوں کو ہی اک دوسرے سے مسئلہ تھا کیوں تھا یہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے.

....

وہ سر پر پلو پڑنے سے اٹھی تھی بیڈ پر سے "رباب کی بچی کیا مسئلہ ہے تمہارا"

رباب اس کے پاس کہنیوں کے بل لیٹتی بول تھی "میڈم مسئلہ مجھے نہیں آپ کو ہے جو اپنے شوہر کے باہر جانے سے پہلے کمرے سے نہیں نکلتی ہیں"۔

"رباب۔۔۔" عریبیہ اس کی طرف روہانسی سی ہو کر بولتی ہے "وہ میرے کوئی شوہر وہر نہیں ہیں"

رباب سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولتی ہے "وہ تمہارے شوہر نہیں ہیں وہ جس کو تین بار قبول کیا تھا وہ کون ہیں، بھابی جی۔۔۔"

"پتا نہیں وہ اس رشتے سے خوش بھی ہیں کے نہیں" یہ سب وہ اپنے دماغ میں سوچتی ہے۔ مگر اگلے ہی پل خفگی سے بولی تھی "دفع دفان ہو جاو اب اپنی بھابھی سے ہی بات کرنا" کہتے ساتھ ہی وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوتے بال کیچ کرنے لگتی ہے جب رباب نے پیچھے سے اس کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے اسے منایا تھا "اچھا ناراض تو نہ ہو نہیں بولتی نا بھابھی" اور پھر دونوں ہنستی چلی گئیں۔

....

ارحان یونی کیفے میں بیٹھا کافی پی رہا ہوتا ہے جب آنسہ کے چیئر پیچھے کرنے کی آواز پر چونکتا ہے۔

"کیسے ہو ارحان" وہ کرسی پر بیٹھتے پوچھ رہی تھی۔

"ہمم۔۔۔ٹھیک ہوں۔دانش لوگ کدھر ہیں" وہ کہتے ساتھ ہی گردن ترچھی کر کے دیکھنے لگا تھا۔

آنسہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا"ارحان تم میرے ساتھ بیٹھتے ہی دوسرے لوگوں کو کیوں ڈھونڈنے لگتے ہو؟"

ارحان نے فوراً سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا تھا،"میں کمفرٹیبل نہیں ہوں کسی لڑکی کے ساتھ بغیر وجہ کے بیٹھنے میں"۔

آنسہ :"میں نہیں مانتی تم جیسا انسان۔۔تم اتنے بولڈ ہو کر ایسی بات کہہ رہے ہو" ساتھ میں وہ طنزیہ ہنستی ہے۔

"تو مت مانو"کافی کا سپ لیتے ہوئے ارحان نے اس بار اور بے رخی سے بنا تکلف کے الفاظ پیش کیئے۔

آنسہ نے اک اور کوشش چاہی تھی" مگر تم۔۔ تم پہلے تو ایسے نہیں تھے پہلے تو ہم گھنٹوں یونہی بیٹھ کر گروپ کے اور لوگوں کا انتظار کرتے تھے"۔

"تب میرا وجود کسی کی امانت میں نہیں تھا" یہ ارحان نے اس سے نہیں کہا تھا بلکہ خود سے بیان کیا تھا۔اس کی بات سنتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا" غلط غلط ہوتا ہے چاہے آپ پہلے کرتے رہے ہوں یاں اب کر رہے ہوں۔ میں تمہیں لیکچر نہیں دوں گا کیونکہ میں اپنا نظریہ کسی پر تھوپنے کا قائل نہیں ہوں اور سامنے والے سے بھی یہی چاہتا ہوں" کہہ کر وہ رکا نہیں۔

قسط نمبر2:

وہ لوگ وسیم صاحب کے گھر پر پہنچ چکے تھے۔ عریبیہ کے منع کرنے کے باوجود بھی اسے آنا ہی پڑا تھا۔ وسیم صاحب عریبیہ کے چاچو تھے مگر بد قسمتی سے صرف نام کے چاچو تھے کریم صاحب اور اور ان کے بھائیوں کا ملنا جلنا بہت پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ان کے بہن بھائیوں کا شمار صرف تعداد بتانے کیلیئے ہوتا تھا کہ وہ کتنے بہن بھائی ہیں اسکے علاوہ ان کا ملن صرف صدف صاحبہ کے ساتھ تھا۔

وسیم صاحب اور رضیہ بیگم باقی سب سے تو اچھے سے ملے تھے۔ رہی بات عریبیہ کی

اگر رضیہ اس سے ملنے سے منع نہیں کر سکتی تھیں تو اپنی کڑوی زبان سے اس کا دل خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

"آخر کو یہ شہزادی بھی ہم غریبوں کے در پر تشریف لے ہی آئیں۔۔ صدف باجی ویسے آپ ہی ہیں جو خون کو خون سے ملوانے لے آئیں، نہیں تو۔۔۔ بھائی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی کسی غیر کی وجہ سے۔۔۔"

بدن سے روح جاتی ہے تو بچھتی ہے صف ماتم

مگر کردار مر جائے تو چرچا کیوں نہیں ہوتا

عریبیہ خود کو سنبھال گئی تھی، چہرے پر بغیر کوئی تاثر لائے۔۔۔ مگر کوئی تھا جس کو عریبیہ کی خاموشی بہت چبھی تھی۔۔ غصہ بھی آیا تھا۔۔ وہ ایسی تو کبھی نہیں تھی۔۔ پھر آج۔۔ آج وہ اس کی خاموشی کو سمجھ نہیں پایا تھا۔

"مجھے ایسے لوگوں کی سمجھ نہیں آتی جو ویسے تو بہت بولنا جانتے ہوں مگر خود کی بار محض اک لفظ نہ بولیں"

ارحان عریبیہ کو دیکھ کر خود بھی کچن میں آگیا تھا۔

عریبیہ ارحان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کپ شیلف پر رکھنے ہی لگی تھی جب ارحان نے اسکے ہاتھ سے کپ پکڑ کر شیلف پر پٹخنے کے انداز میں رکھے تھے۔۔"عریبیہ میں تم سے بات کر رہا ہوں"ارحان اسکے سامنے آیا تھا۔

"جی سن رہی ہوں۔۔"

عریبیہ کہہ کر پلٹنے لگی تھی کہ ارحان سامنے دیوار بنا تھا۔وہ سمجھ گئی تھی ارحان ایسے پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔تو ہمت کر کے بول ہی پڑی

"ڈر لگتا ہے۔۔پہلے مضبوط سہارا تھا۔۔مگر اب۔۔۔پتا نہیں سہارا ہے بھی کہ نہیں"

عریبیہ کہتے ساتھ چائے ڈالنے کیلئے پلٹی تو ارحان نے بھی اسے نہیں روکا تھا۔

اک ادا سے دل چھلنی،اک ادا تسلی کی

یار من ستم گر بھی،یار من مسیحا بھی

وہ چائے لے کر لائونج میں آئی تھی،صدف صاحبہ کا کپ انہیں تھاما کر خود اپنا کپ

ٹیبل پر رکھ کر کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ ارحان کچن سے نکلتے ہوئے ماں کی نظروں کو نظرانداز کرتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

تبھی عریبیہ کے موبائل پر بیپ ہوا۔ موبائل کھولا تو کسی انجان نمبر سے میسج تھا۔ "آج سر نے آپ کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا، آپ نے بلکل صحیح جواب دیا تھا"۔ عریبیہ جان گئی تھی کہ وہ کون ہے پوری کلاس ہی واٹس ایپ گروپ پر ایڈ تھی مگر یہ اک انسان تھا جو گروپ کے بجائے اسے الگ سے میسج کر رہا تھا،

" گروپ کے علاوہ یوں میسج کرنے کا مقصد بھائی " عریبیہ نے ڈھکے چھپے نداز میں اسے الگ سے میسج کرنے سے منع کرنا چاہا تھا۔ مگر وہ غلط تھی، اسنے آگے سے ریڈ کلر کا ہارٹ بھیج دیا تھا۔

عریبیہ سب ٹھیک ہے نہ " صدف صاحبہ جو کافی دیر سے اسکے چہرے کے اتار چڑھائو دیکھ رہی تھیں اب پوچھ ہی بیٹھی تھیں۔

"کچھ نہیں پھوپھو، عجیب پاگل دماغ کا انسان ہے۔۔" عریبیہ نے صدف صاحبہ کو ساری بات بتادی تھی۔

"تواب۔۔"صدف صاحبہ جانتی تھی عریبیہ ابھی تک اسے جواب دے چکی ہو گی۔

"میں نے اسکی چیٹ کا سکرین شارٹ لے کر گروپ پر شئیر کر دیا ہے مگر اسکا نام چھپا دیا ہے صرف اسے وارن کرنے کیلیئے۔۔ نہیں تو اگلی بار سب کو اس کا نام بھی پتا چل جائے گا۔۔"

عریبیہ اسکو جواب دے کر کافی پر سکون تھی اسکے خیال میں اب تک اسے سمجھ آ گیا ہو گا۔

"ٹھیک ہے چندا مگر احتیاط سے ایسے واحیات لوگوں سے بچنا ہی چاہئے۔۔" کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئیں تھی۔

ارحان اور آنسہ باتیں کر رہے تھے۔۔ آس پاس کی دنیا سے بیخبر۔۔ ارحان کافی پینے کے ساتھ ساتھ اس سے باتیں کر رہا تھا۔ کم سے کم عریبیہ کو یہی دیکھائی دیے رہا تھا۔

کچھ ماہ پہلے:

وہ آئسکریم پارلر میں تھے۔ ارحان اٹھ کر کائونٹر پر گیا تو عریبیہ جلدی سے رباب کو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بتانے لگی "صاحب نئے نئے کرش ہوئے ہیں کسی کے "

"ہیں ہمارے گھوڑے پر کس کی آنکھ آگئی "رباب کو تجسس ہوا تھا۔ عریبیہ نے اتنا بلند قہقہ لگایا تھا کہ ارحان نے کاؤنٹر سے مڑ کر دیکھا تھا۔

ارحان جب واپس آیا تو آسکریم سرو کی جاچکی تھی۔ رباب اور عریبیہ کی آنکھوں کی شرارت ارحان سمجھ گیا تھا۔ "یہ تم دونوں کو پھر کچھ نیا مل گیا ہے میرا تو الگانے کو؟ بتا رہا ہوں آج کے بعد بلیک میلنگ بند"

"نہین نہین یہ چھوٹی موٹی بلیک میلنگ والی ٹریٹس تو پیچھے رہ گئیں بھئی اب تو گرینڈ ٹریٹ پارٹی بنتی ہے آخر کو ہمارے گھوڑے پر کسی آنکھیں ہیں "رباب ارحان سے صرف اک سال بڑی تھی۔۔جو کہ کوئی اتنا بڑا ایج گیپ نہیں تھا اسلئے دونوں اک دوسرے کو کم ہی عزت سے نوازا کرتے تھے۔ جبھی رباب ارحان کو گھوڑا کہہ کر چڑایا کرتی تھی۔

ارحان نے فوراُ سے چڑ کر رباب کی آئسکریم چھینی تھی کہ عریبیہ نے دیکھتے ہی دیکھتے ارحان کی آئسکریم جھپٹ لی۔ ارحان کا تو منع ہی کھلا رہ گیا "یہ کیا بد تمیزی ہے واپس رکھو میری آئسکریم"

"رکھ دوں گی پہلے رباب کی آسکریم واپس کریں" اسنے بڑے آرام سے اپنی ڈیمانڈز گوش گزار کیں تھیں۔

"تم دونوں ہی بہت بد تمیز ہو۔۔ میرے پیسوں سے آئسکریم کھاتی ہو اور پھر دونون آپس میں مل کر مجھے ہی سائڈ لائن کر دیتی ہو"۔ ارحان نے رباب کی آئسکریم واپس اسکے سامنے پٹخی تھیِ۔

"اچھا ناناراض کیوں ہو رہے ہو؟ پتا ہے اجکل عریبیہ کے بیچ کی لڑکیوں کا کرش ہو تم۔۔" رباب نے پھر سے اسے تنگ کرنا چاہا تھا۔۔

"ہو دیکھو کرش بھی کس کا ٹھہرا۔۔ ہائے کاش تم کہتی کہ اس نک چڑی کا کرش ہوں میں" ارحان نے کہتے ساتھ مزے سے آئسکریم سپون منہ میں رکھا تھا،

عریبیہ نے پہلے تو رباب کی طرف دیکھا، پھر ارحان کارخ کیا تھا۔"آہ کاش رباب کتنا اچھا ہوتا اگر تم کہتی عریبیہ شکر ہے اس سڑیل انسان کا کرش تم نہیں ہو۔۔"

ارحان اپنی ہنسی کو دبائے پھر سے اک بار بولا تھا" ہائے مگر بد قسمتی سے اس سڑیل انسان کا کرش یہ نک چڑی لڑکی ہی ہے"۔

عریبہ ارحان کی امیدوں پر پورا اتری تھی۔غصے کے ساتھ اٹھتے ہی اک غصیلی نگاہ ارحان پر ڈالتے ہوئے کار کی جانب بڑھ گئی۔

جب وہ بل پے کر کے آیا تو وہ دونوں کار میں بیٹھ چکی تھیں۔وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے بیک ویو مرر میں دیکھتے ہوئے بولا تھا "یہ صرف حساب برابر کیا تھا۔۔جو تم نے اندر میری آئسکریم جھپٹی تھی۔ورنہ میرے کرش کو تو تم لوگ جانتے ہو۔۔"وہ اب کار سٹارٹ کر چکا تھا۔

"جانتی ہوں آپ ہی ایسی گھٹیا حرکتیں کر کے بدلا لے سکتیں ہیں" عریبہ کا غصہ زرا سا ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

"جی جی تم دونوں حاجنوں کو بھی میں جانتا ہوں" وہ گاڑی چلاتے ہوئے بھی برابر کے وار کر رہا تھا۔

عریبہ تو سلگ کر رہ گئی تھی۔رباب کچھ بولتی عریبہ اس سے پہلے بولی تھی۔" رباب۔۔آئیندہ تمہیں اپنے اس بھائی کے ساتھ جانا ہو تو مجھے تم معاف ہی رکھنا" کہتے ساتھ ہی وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔

رباب نے ارحان کو گھورا تو وہ بلکل ہی نظر انداز کر گیا۔

عربیہ کو آنسہ کو دیکھ کر وہ سارا قصہ یاد آیا تھا۔۔یہی تھی جو اس کا کرش تھی یا شاید اسے ایسی لگتی تھی۔

"غزل یار تم جاؤ میرا رکشے والا آنے والا ہے" کہہ کر وہ کیفے سے باہر چلی گئی۔

ارحان اور دانیال یونی کے کیفے مین بیٹھے کافی پی رہے تھے کے آنسہ بھی آ پہنچی تھی۔

"ہائے۔۔یار کتنا ڈھونڈا ہے میں نے تم لوگوں کو،اور کالز الگ سے کیں انسان کم سے کم جواب تو دے ہی دیتا ہے" وہ اچھی خاصی برہم ہو رہی تھی ان پر۔

دانیال پاکٹ سے موبائل نکالتے ہوئے بولا تھا" یار سائلنٹ پر ہو گا شاید۔۔" اچھا چلو تم بیٹھو میں تمہارے لئے بھی کافی پکڑ لاؤں" کہتے ساتھ ہی وہ اٹھ گیا۔

اب آنسہ ارحان کی طرف متوجہ ہوئی تو وہ کافی کی دنیا میں مگن اس کے ذائقے کو بھرپور مزے لینے مین مصروف تھا جب آنسہ نے اپنا ہاتھ اسکے ٹیبل پر رکھے ہاتھ پر رکھا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے ارحان۔۔؟"

ارحان نے بہت آہستہ سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔۔ "تمھیں نہیں لگتا آنسہ کہ یہ زیادہ بہتر ہے کہ ہم تھوڑا فاصلہ رکھ کر بات کریں؟"

"ٹھیک ہے۔۔ مگر کم سے کم بات تو کرو۔۔۔"

اتنے میں دانیال بھی کافی لے کر آگیا اور آتے ساتھ ہی وہ اپنی کافی گرنے کا قصہ بتانے لگا تو ارحان ریلکس ہو گیا۔

اپنی سانسیں اپنی آہیں تم پہ وار بیٹھے ہیں

محبت تیرے صدقے ہم خود کو ہار بیٹھے ہیں

عریبیہ جب یونی سے گھر آئی تو اس کا موڈ کافی بگڑا ہوا تھا۔۔اسنے آتے ہی اپنا بیگ ٹیبل پر پٹخا تھا۔۔

"اوہ ہوہ لڑکی کیا ہو گیا۔۔نہ سلام نہ دعا۔۔" صدف صاحبہ نے اسکی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"وعلیکم السلام، کچھ۔۔۔" کہتے ساتھ ہی اس کے آنسو آنکھوں سے جاری ہو گئے۔۔

صدف صاحبہ جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آئی تھیں۔"عریبیہ میری گڑیا کیا ہوا"۔۔اسکے ہاتھ اسکے منہ کے آگے سے ہٹائے تھے۔"عریبیہ یونیورسٹی میں کچھ ہوا ہے"

اب وہ کیا بتاتی کہ وہ ارحان کو اسکے کرش کے ساتھ گپیں لڑاتی دیکھ کر آئی ہے۔۔

"کچھ نہیں پھوپھو میری قسمت ہی خراب ہے۔۔پتا نہیں بابا نے میرے ساتھ اتنا برا کیوں کیا"

"کیا مطلب،ایسا کیا کر دیا میرے بھائی نے لڑکی۔۔"

اسی دوران ارحان لائونج میں داخل ہوا تو صدف صاحبہ نے فوراً سے اس سے سوال کر دیا تھا"ارحان عریبیہ کو کیا ہوا ہے۔۔؟"

"مجھے کیا پتا ماں۔۔میں تو خود ابھی آرہا ہوں۔آپ اپنی لاڈلی سے پوچھیں نا"کہتے ساتھ ہی وہ گلاس میں پانی انڈیلنے لگا۔

عریبیہ کے آنسوں میں اور شدت آگئی تو ارحان بھی اس کے پاس آیا تھا۔۔دونوں کی نظریں اپنی طرف متوجہ پائیں تو بول پڑی"مجھے نہیں اس رکشہ پر جانا۔۔میں اتنی نے

اتنی دیر انتظار کیا۔۔"

"تو کیا تم صرف رکشے کے دیر پر آنے سے رو رہی ہو۔۔"ارحان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"مجھے سونا ہے۔۔"کہتے ساتھ وہ راستہ بناتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"ماں۔۔اب کیا یہ کوئی رونے والی بات ہے بھلا"ارحان تپ پر بولا تھا۔

"میں جانتی ہوں ارحان وہ کسی اور بات کی وجہ سے پریشان تھی۔۔اگر تم نہ آتے تو وہ مجھے بتا دیتی۔۔"

"بہت اچھا ہے ماں مطلب اب مَن اپنے گھر بھی نہ آیا کروں۔۔حد ہے یار۔۔"وہ بولتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا۔

کار کریم صاحب کے پورچ میں آکر رکی تھی۔ہمیشہ کے جیسے وہ آج بھی اتنا ہی فریش لگ رہا تھا۔کار سے اترتے ہی ملازم سے پوچھا تھا"ماموں گھر پر ہیں"روکا نہیں تھا چلتے چلتے پوچھا تھا

"جی صاحب گھر پر ہیں" ملازم نے جلدی سے جواب دیا تھا۔

اس کو گھر کے اندر داخل ہوتے ہی نظیراں مائی مل گئیں تھیں۔وہ ہاتھ میں ڈرائے فروٹس کی پلیٹ پکڑے ٹی وی لائونج کی طرف بڑھ رہی تھیں جب ارحان کو دیکھ کر رک گئیں اور مسکرانے لگئیں وہ جانتی تھیں وہ کیا پوچھے گا۔

اسنے پلیٹس میں سے کچھ درائے فروٹس ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا تھا"وہ آپ کی عجیب سی بی بی گھر پر ہیں" چہرے پر شریر سی مسکراہٹ برقرار تھی۔

"جی ارحان بابا یہ ان کیلئے ہی لے کر جا رہی ہوں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سیٹی بجاتا ان کے پیچھے چل دیا۔

عریبیہ صوفے پر خود کو سمیٹے بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ہاتھ میں ریموٹ پکڑے چینل چینج کر رہی تھی جب اس کا موڈ اچھا خاصا بگڑا تھا اور اس موڈ بگڑنے کی وجہ وہی شخص تھا جو سیٹی بجاتے ہوئے نظیراں بی کی پشت سے برآمد ہوا تھا۔وہ بلکل صوفے پر گرنے والے انداز میں عریبیہ کے پاس بیٹھا تھا۔اس کے ہاتھ سے ریموٹ پکڑتے چینل چینج کرتے بولا تھا۔

"اماں اک اچھا سا کافی کا کپ بنا کر ماموں کے روم میں دے جایئے گا"

نظیراں بی فرمائش سن کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔

"ارحان یہ کیا بد تمیزی ہے "اسنے غصے اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"فوٹبال کا میچ دیکھنا کیا بد تمیزی ہے "ارحان اسکی طرف بغیر دیکھے بولا تھا۔

عریبیہ کو پتا تھا وہ اس کو جان بوجھ کر چڑائے گا اور زیادہ تنگ کرے گا اسلئے چپ کر کے ڈرائے فروٹس کھانے لگی۔ مگر ارحان کی ہڈی میں بھی کہاں سکون تھا۔ ریموٹ چھیننے سے کام نہیں بنا تو اب جان بوجھ کر اسکی پلیٹس سے ڈرائے فروٹس لینے شروع کر دئے۔ اب کی بار عریبیہ سے ضبط مشکل ہوا تو اسکے سامنے پٹخ دی اور ٹی وی پر دھیان دینے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔

"ویسے جہاں تک میرا خیال ہے ہمارے جاننے والون میں تو کوئی عجیب سا نہیں ہے۔۔ پھر تم کیسے عجیب سی ہو گئی"

اب کی بار عریبیہ اسکی طرف مڑی تھی "عجیب سی کیا مطلب ہے آپ کا اس سے اور

میرا نہیں خیال آپ اتنی صبح مجھ سے ملنے آئے ہوں گے"

ارحان کی ڈھٹائی میں مجال ہے جو رتی برابر بھی فرق آیا ہو اسکی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا تھا "ارے اس میں اتنی جزباتی ہونے کی کیا بات ہے مانا تم عجیب سی ہو مگر اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تم سے کوئی ملنے نہیں آسکتا آخر کو عجیب سی اکلوتی کزن ہو تم میری"

عریبیہ افسوس سے سر ہلاتے اپنے کمرے میں جانے کیلئے اٹھی ہی تھی جب اپنے بازو پر کسی کی گرفت محسوس کر کے رکی تھی اور ارحان کی طرف پلٹی تھی

"دیکھیں چھ دن بعد بہت مشکل سے اک چھٹی ملی ہے اور میں اسے آپ کے چکر میں خراب نہیں کرنا چاہتی اسلئے مجھے بخشئے"

وہ مصالحتی انداز میں بولتے جانے لگی تھی مگر ارحان نے اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کی.

"اوکے سوری بیٹھ جائو یار بات کرنی ہے"

عریبیہ نے ابرو اچکا کر غور کیا تھا۔

"ارے سچ میں "ارحان نے بیٹھنے کا اشارہ کیا "ایکچولی میں کل کیلئے معزرت کرنا چاہ رہا

تھا کل تھوڑا زیادہ ہو گیا تھا آئی ایم سوری"

"آپ کو نہیں لگتا کم تو آج بھی نہیں کیا آپ نے" عریبیہ سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"دیکھو پھر ہو نا تم عجیب سی شہ" ارحان نے ترقبا ترق جواب دیا تھا۔

عریبیہ پھر سے غصے سے اسکی طرف پلٹی تھی "ارحان ن۔۔۔"

اسکے کچھ اور کہنے سے پہلے ہی ارحان بول اٹھا تھا "آئی ایم سوری آئی ایم سوری اب پکا نہیں ہو گا" چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھتے بول رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔۔" عریبیہ نے کہتے ساتھ ہی ریموٹ اٹھایا اور چینل بدلنا شروع کر دئے تو وہ سر جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا اور فائل اٹھا کر کریم صاحب کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

رباب کی آواز پر وہ خیالوں کی دنیا سے پلٹی تھی۔۔"کیا ہوا تھا آج تمہیں" رباب اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"پتا نہیں بس ایسے ہی۔۔"

"اچھا چلو چھوڑو جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجائو، ہم کار میں ویٹ کر رہے ہیں" رباب کہتے ساتھ ہی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

"مگر کس لئے۔۔" عریبیہ حیران ہوءی تھی۔

"یار آئسکریم کھانے جارہے ہیں" رباب اسکی نا سننے کیلیئے نہیں رکی تھی۔

ارحان اور رباب کار میں بیٹھے اسکا انتظار کر رہے تھے۔

"یار رباب کہیں وہ سو تو نہیں گئ۔۔یہ نہ ہو ہم فضول میں انتظار کر رہے ہوں اسکا"

"تو کیا آپ اسکو چھوڑ کر آئسکریم کھانے جا سکتے ہیں" رباب نے شرارت سے پوچھا تھا۔

"تم مجھے چیلنج کر رہی ہو" وہ مسکرا دیا تھا۔

"ہاں بلکل میں تمہیں چیلنج کر رہی ہوں" اسنے اپنے بھائی کو چیلنج کیا تھا۔

"تو پھر میں یہ چیلنج ہارتا ہوں۔۔میں اسکو چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔" وہ مسکرا دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ آئسکریم پارلر میں موجود تھے۔ارحان نے خاموشی کو توڑا تھا۔

"ویسے رباب آج تمہاری دوست کو کیا ہوا تھا"

عریبہ نے سوال کو نظرانداز کیرنا چاہا تھا جس پر رباب نے پانی پھیر دیا تھا۔

"ہاں عریبہ کیا ہوا تھا یار تم نے ابھی تک نہیں بتایا مجھے۔۔"

"وہ۔۔"ابھی وہ سوط ہی رہی تھی کہ ارحان بولا پڑا تھا۔

"اب یہ مت کہنا کہ تم رکشہ کے دیر پر آنے سے روئی تھی"

"میں خوا مخواہ جھوٹ نہیں بولتی"وہ روہانسی ہو کر بولی تھی۔

"تو مطلب یہ جھوٹ کسی وجہ پر بولا گیا تھا"ارحان نے اسے تنگ کرنے کیلئے ایک اور سوال کیا تھا۔

"آپ پ۔۔مجھے جھوٹا کہہ رہے ہیں۔۔؟"عریبہ گڑابڑائی تھی۔

"میں نے کب کہا۔۔تم نے خود ہی تو کہا کہ تم بلاوجہ جھوٹ نہیں بولتی۔۔"ارحان

اسے لفظوں میں الجھانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

"ویسے آج ایسی کیا وجہ ہو گئی جو پھوپھو کی لاڈلی نے اپنی پھوپھو سے ہی غلط بیانی کر دی۔۔"ارحان مسلسل اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔ جس پر عریبہ تنک کر بول اٹھی تھی۔

"آپ ہیں ان سب کی وجہ۔۔ آپ کی وجہ سے مجھے جھوٹ بولنا پڑا۔۔ مگر آپ آپ کو کیا آپ اپنی زندگی میں جو مرضی کریں جس کے ساتھ مرضی فلرٹ کریں۔۔"اسکی آنکھوں سے پھر سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔ رباب کو تو باتوں کی سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے پھوپھو کو آپ کی ساری حرکتوں کا بتا دینا چاہیئے تھا۔۔ جو بھی اپ یونی میں کرتے ہیں۔۔"

"اور میں نے کس کے ساتھ فلرٹ کیا ہے آپ بتانا پسند کریں گی؟"ارحان کا موڈ اچانک سے بگڑا تھا۔

عریبہ کی عزت نفس گوارا نہیں کر رہی تھی کہ وہ ارحان کو بتائے کے وہ آج اسے اپنے

کرش کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ کر ضبط کھو بیٹھی تھی۔تو غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے آنا ہی نہیں چاہئے تھا۔۔ویسے بھی آپ ہم کو یہاں لانا نہیں چاہتے تھے۔۔"وہ اپنی چیئر پیچھے دھکیلتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔رباب بھی اسکے پیچھے ہو لی۔

کاررش کی وجہ سے دکان سے پیچھے کھڑی تھی۔رباب اسے آوازیں دے رہی تھی مگر وہ اپنے حواسوں میں گم روتے ہوئے بس چلتی جا رہی تھی کہ سامنے سے آتے لڑکے سے ٹکرا گئی۔ ٹکراتے ساتھ ہی حواسوں میں لوٹی تو اچانک سے پیچھے ہوئی تھی۔اس سارے منظر نے دور سے آتے ارحان کے غصے میں مزید اضافہ کیا تھا۔۔

"ارے میڈم جی اتنا بھی کیا شوق کے سیدھا آ کر گلے ہی مل لیں"اک لڑکا اس کا مزاق بناتے بولتا آگے بڑھ گیا۔

یہ جملہ سننے کے بعد بھی ارحان نے ضبط کیئے رکھا اور عریبیہ کو بازو سے کھینچتے ہوئے کار کی جانب بڑھ گیا۔رباب بھی پیچھے چل دی اسکی سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان سب میں بولے تو کیا۔

ارحان نے اسے کار کے پاس پہنچ کر جھٹکے سے چھوڑا تھا۔

"یہ سب ڈرامہ گھر میں کیا کرو۔۔میں تمہاری پھوپھو نہیں ہوں جو یہ سب برداشت کر جاوں گا۔۔نہ ہی تم میری کوئی لاڈلی ہو جو تمہاری بے وقوفیوں کو نظر انداز کرتا رہوں"

رباب نے آگے بڑھ کر عریبہ کو چپ کروانا چاہا تو ارحان نے ہاتھ سے اسے روک دیا۔

"آئندہ اگر میں نے تمہیں زرا سا بھی ایسے باہر کی دنیا میں غافل ہوتے دیکھا تو عریبیہکریم خدا کی قسم جیسے میں تمہارے ساتھ پیش آوں گا نا۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ دروازہ کھولتے ہوئے اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عریبیہ گھر آتے ہی سیدھا اپنے واشروم میں گھس گئی تھی اور ساتھ پانی کا نل کھول دیا تھا کہ باہر رونے کی آواز نہ جائے۔رباب بھی پیچھے بھاگتے ہوئے آئی تھی اور دروازہ کھٹکھٹانے لگی تھی

"عریبیہ میری جان۔۔بات تو سنو میری۔۔"

"رباب پلیز جاو یہاں سے ابھی" وہ آنسو ذبط کیئے بولی تھی۔

"میری جان میں ارحان سے بات کرتی ہوں نا" اسے عریبیہ کو ایسے دیکھ کر کافی دکھ ہو رہا تھا۔

"اس سے کیا ہو گا رباب، کیا تم لوگ زبردستی مجھے اس کے دل میں جگہ دلوا سکتے ہو۔۔ نہیں کبھی نہیں اسکے دل میں صرف وہی رہے گا جسے وہ چاہے گا۔۔اور وہ مجھے نہیں چاہتا یہ تم اور میں اچھے سے جانتے ہیں۔۔اب پلیز یہاں سے جائو مجھے اکیلا رہنا ہے"۔

پھر ٹھہر گئی پلکوں پہ نمی

پھر دل نے کہا اک تیری کمی

آج اتوار تھا تو سب گھر پر ہی تھے۔۔اتوار کو ناشتہ سب ساتھ ہی کرتے تھے۔۔ صدف صاحبہ نے غور کیا کے آج عریبیہ اور ارحان دونوں کی جانب سے خاموشی تھی جو کہ آم طور پر نہیں ہوتا تھا کم سے کم ارحان تو کبھی بھی اتنا خاموش نہیں ہوتا۔

"کیا ہوا ہے تم دونوں کو"

عریبیہ نے تو نظریں نہیں اٹھائیں تھیں۔اور ارحان نے بھی کوئی جواب نہیں دیا تو اب کی بار وہ تھوڑا غصے سے بولیں تھیں۔

"میں تم دونوں سے بات کر رہی ہوں"

"کچھ نہیں ہوا پھوپھو۔۔"بلا آخر جب ارحان نہیں بولا تو عریبیہ نے جواب دیا تھا۔

"جی اوران کو ہو بھی کیا سکتا ہے۔۔یہ دوسروں کو ہی کچھ کریں گی" کہتے ساتھ ہی وہ نیپکن سے اپنا منہ صاف کرتا اٹھ گیا۔

"کیا ہوا ہے عریبیہ، تم دونوں کے بیچ کوئی لڑائی ہوئی ہے۔۔؟"

"آپ کے بیٹے کو غصہ ہونے کیلیئے کسی وجہ کی ضرورت تھوڑی ہوتی ہے پھوپھو۔۔"وہ بھی کہتے ساتھ ہی ٹیبل سے اٹھ گئی۔

آنسہ کافی دیر سے غور کر رہی تھی کہ اسکی نظریں اپنے سے کچھ فاصلے پر موجود ٹیبل کے گرد جو لڑکی بیٹھی تھی اسی پر جمی ہوئیں تھیں۔

"کیا دل دے بیٹھے ہو اس لڑکی کو"اس نے کافی کا اک سپ لیتے ہوئے پچھا تھا۔

"پتا نہیں مگر یہ بیت خوبصورت ہے یار۔۔"اب کی بار اسنے اپنی کافی کی طرف دھیان دیتے ہوئے کہا تھا۔

"تو پھر۔۔جاو بات کرو اس سے"

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔ تمہیں لگتا ہے میں اسے جا کر بولوں گا اور وہ بولے گی کہ میں آپ کا ہی تو انتظار کر رہی تھی۔۔"اسے آنسہ کے مشورے پر حیرت ہوئی تھی۔

"اک میسج کیا تھا جس پر اسنے اتنا ہنگامہ کر کے رکھ دیا تھا۔۔"

"بھئی اللہ بخشے اس لڑکی کو جس پر تمہارا دل آیا ہے۔۔"دونوں نے قہقہ لگایا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قسط نمبر 3:

وہ یونی میں بیٹھی رکشے کا انتظار کر رہی تھی۔آج آتے ہوئے اس کا رکشہ خراب ہو گیا تھا مگر رکشہ والے انکل نے کہا تھا کے وہ آجائیں گے۔اب دو گھنٹے ہو گئے تھے لیکن رکشہ والے انکل ابھی تک نہیں آئے تھے۔اسی دوران موبائل پر بیپ ہوا تو اس نے موبائِل کھولا اوپر ارحان کا نام جگمگا رہا تھا اس کی طرف سے میسج آیا" باہر آئو جلدی "میسج

پڑھتے ہوئے وہ یونیورسٹی سے باہر نکلی گئی مگر دماغ یہی سوچ رہا تھا ارحان کیوں آئیں ہیں۔ باہر نکلتے ہی اسے ارحان کی کار نظر آگئی۔ کار میں بیٹھتے ہی اس نے سلام کیا جسے ارحان نظرانداز کر گیا اور صرف کار چلانے پر دھیان دینے لگا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

نورین: "پھوپھو عریبیہ نہیں آئی ابھی تک ؟" اس نے فکرمندی سے پوچھا۔

اتنے میں دروازہ کھلا تو ارحان اور عریبیہ اندر داخل ہوئے۔ عریبیہ انہیں دیکھ کر خوش ہوئی اور آگے بڑھ کر اپنے چاچو کو سلام کرنے کے بعد نورین سے ملنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نورین: "یار کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی، اتنی دیر۔۔؟"

عریبیہ اب کیا بتاتی کہ آج اس کے ساتھ کیا ہوا "ہم یار بس کلاس تھی"

ابھی اس نے جملہ پورا کیا ہی تھا کے ارحان فوراً بولا "جی آج کل ان کی کلاسز کچھ زیادہ ہی لیٹ چل رہی ہیں"

بہت ہی طنزیہ انداز میں بولا تھا اس نے اور پھر گلاس میں موجود باقی کے جوس کو اک ہی گھونٹ میں اندر اتار گیا عریبیہ کو نظرانداز کرتے ہوئے جو اس کے کہے گئے جملے پر اس

کی طرف دیکھے جارہی تھی۔

"جائو عریبہ بیٹا تم چینج کرلو نورین آج یہی پر رک رہی ہے" صدف بیگم ارحان کا لہجہ سمجھ چکی تھیں تو عریبہ کو بہانے سے بھیج دیا۔

وہ کپڑے چینج کرنے کے بعد پھو پھو کے کمرے کی جانب بڑھی کہ انہیں آج کا سارا سیاپا سنا سکے، مگر جب اندر داخل ہوئی تو ارحان بھی وہیں پر تھا۔

"لیں آگئی آپ کی لاڈلی"

اک بار پھر سے ارحان نے طنز کیا اور یوں بار بار اس کا طنز کرنا بتا رہا تھا کہ وہ اندر سے ابل رہا ہے۔

"ارحان۔۔کیا بد تمیزی ہے یہ؟ میں دیکھ رہی ہوں تم آج کچھ زیادہ ہی بد تمیزی کر رہے ہو۔ آخر کو کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟"

"مسئلہ میرے ساتھ نہیں آپ کی اس صاحبزادی کے ساتھ ہے۔پتا نہیں کس دنیا میں رہتی ہے یہ جو ایسی حرکتیں کرتی پھرتی ہے" ارحان کو آج اس کی حرکت کافی بری لگی۔

"بس بہت ہو گیا ارحان، صاف صاف بتائو کیا ہوا ہے" صدف بیگم اب خفگی سے بولیں۔

"ماموکے آئے ہوئے اس کے رکشے والے کی کال آئی تھی کہ اس کا رکشہ خراب ہو گیا ہے وہ لینے نہیں جا سکتا مگر عریبیہ کو نہ بتائوں اور یہ خود گھر نہیں آسکتی کیونکہ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں"۔

ارحان نے اس کی طرف تاسف بھرے انداز سے دیکھتے ہوئے بتایا.

"ہاں تو میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ یہ اپنا پرس گھر بھول گئی ہے۔ تم نے اسے پیسے نہیں دیئے ؟" صدف بیگم کو تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"جی گیا تھا مگر آپ کی لاڈلی نے لینے سے منع کر دیا کہ ان کے پاس پیسے ہیں، چلیں وہ تو جو ہوا سو ہوا انہوں نے اس کے بعد بھی یہ گوارا نا کیا کہ ابھی کم سے کم یہ فون کر کے بتا دے مگر نہیں پچھلے دو گھنٹے سے الوئوں کی طرح یونی بیٹھی رہی" ارحان کو پتا نہیں کس چیز کا زیادہ غصہ تھا اسے نہ بتانے کا یا ان سب کا۔

"میں مر گیا تھا جو یہ کال نہیں کر سکتی تھی، اگر وہ رکشے والا کال نہ کرتا تو مجھے یقین ہے

یہ وہیں بیٹھی رہتی۔آپ مجھے ناجانے کیا کیا کہتی ہیں اور یہ یہ تو شاید ہمارے رشتے کو کچھ سمجھتی بھی نہیں۔۔"

"مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے۔"آخر کو وہ ہمت کر کے پہلی بار بولی۔

جس پر ارحان بھی پہلے تو حیران ہوا تھا مگر اگلے ہی پل اسی لہجے میں واپس پلٹا.

"مجھ سے ڈر لگتا ہے۔۔ہا۔۔۔یعنی میں کوئی دیو ہوں کہ تمہیں پرستان کی پری کو کھا جائوں گا۔۔؟"

اس بات پر صدف صاحبہ بھی اپنی ہنسی کو نہیں روک پائیں۔"اچھا چلو بہت ہو گیا اگر اسنے تمہیں کال نہیں کی تو اس میں اتنا بھی کوئی غصہ کرنے والی بات نہیں ہے"۔

"آپ کو لگتا ہے میں یہ سب اسلئے کہہ رہا ہوں کہ مجھے اس کا۔۔۔۔"وہ آگے چپ ہو گیا تھا اور پھر دوبارا اسے عریبیہ کی طرف پلٹا

"اور تمہیں یاد کروادوں کہ یہی دیو تمہیں آدھی رات کو تمہارے پرستان لے کر آیا ہے""" مجھ سے ڈر لگتا ہے"بڑبڑاتے ہوئے وہ باہر نکل گیا۔

صدف بیگم نے عریبیہ کو دیکھا جو اسے ہی جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی تو مایوسی بھرے

لہجے میں بولنے لگیں "اف۔۔ عریبیہ میں کیا کروں تمہارا، تم کب اس سے ڈرنا چھوڑو گی" کہتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھیں.

" کبھی بھی نہیں۔۔آپ کے سامنے اتنا ڈانٹا ہے مجھے اور جب آپ نہیں ہو تیں تب تو۔۔"وہ بھی ان کے پاس بیٹھتے بولی۔

صدف بیگم ہنس دیں "اور جو وہ تمہاری وجہ سے پریشان ہوا اور جو تم سے شکوہ کیا وہ کچھ بھی نہیں یاد رہا تو بس اتنا کے اس نے ڈانٹا"

"یار پھوپھو آپ انہیں چھوڑیں ہم اپنی باتیں کرتے ہیں نا" اسنے پھوپھو کے سامنے ان سب باتوں کو نظر انداز کیا تھا۔

وہ ٹی وی لائونج میں آئی تو رباب اور نورین اسی کا انتظار کر رہے تھے "یار عریبیہ آجاو جلدی سے ہم نے ہورر موی دیکھنے کا پلین کیا ہے"۔

عریبیہ بھی ان کے پاس بیٹھی تھی اب کیا بتاتی جو ہورر سین وہ فیس کر کے آئی ہے آج کیلیئے وہی کافی ہے وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ نورین کی آواز پر متوجہ ہوئی

"ارحان ہم ہورر موی دیکھ رہے ہیں تم بھی جوائن کر سکتے ہو"

ارحان نے رک کر اک بار عریبہ کو دیکھا پھر بولا "ویسے تم لوگوں نے اپنی دوست سے پوچھ لیا ہے یہ تو اپنے شو۔۔"وہ خود کو روکنے میں کامیاب ہو گیا۔

"یہ تو انسانوں سے ڈر جاتی ہیں کیا ہورر موی دیکھ لیں گی؟"

عریبہ سب کی نظروں سے بچنے کیلئے موبائل میں لگ گئی ایسے جیسے وہ تو موجود ہی نہیں۔

"مسٹر ارحان یہاں ہم تینوں میں سے کوئی بھی نہیں ڈرتا"نورین نے ڈیفینڈ کیا تھا۔

جس پر وہ مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"ماں جی میں نے سچ میں کچھ نہیں کہا انہیں۔۔"وہ روتے ہوئے صفائی دے رہی تھی۔

"ماں جی وہ تو یہ مانگ رہی تھی کھانے کیلئے تو میں نے بس اسی لئے۔۔"ابھی اسکی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کے اک آدمی نے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر تھپڑ مار دیا تھا۔

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ اسکا ہونٹ پھٹ گیا جس سے خون بہنے لگا۔"ماں جی کے سامنے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبان چلاتی ہے۔۔ تیرے اس بندے کو تو عقل نہیں ہے تجھے تمیز سیکھائے۔۔ مگر ہم اپنی ماں کی بے عزتی برداشت نہیں کریں گے "اس آدمی نے اک اور تھپڑ رسید کیا تھا۔اس بار دور بیٹھی چھوٹی بچی اپنے کھلونے چھوڑ کر اپنی ماں کی طرف بھاگی تھی۔اسنے ماں کے قریب پہنچتے ہی رونا شروع کر دیا تو وہ بوڑھی عورت اور اسکا بیٹا وہاں سے یہ کہتے ہوئے ہٹ گئے "لو ربا پہلے اک لمبی زبان والی کو بھگت رہے ہیں اوپر سے اک اور ہمارے پلے ڈال دی۔۔"بچی کے رونے کا شور بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔

"ماما۔۔ماما۔۔"وہ جب اٹھی تو خود کو جو لفظ کہتے پایا وہ ماں تھا۔ماتھا پسینے سے شرابور تھا۔۔"کشھ نہیں ہوگا۔۔کشھ نہیں ہوگا۔۔جیسے پہلے کشھ نہیں ہوا اب بھی نہیں ہوگا۔۔ریلکس کرو۔

آج اسکی کلاس نہیں تھی تو عریبہ ابھی تک بیڈ پر ہی تھی جب رباب کمرے میں داخل ہوئی "یار عریبہ اٹھ جاو میں بور ہو رہی ہوں "رباب ڈریسنگ مرر میں خود کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہمم مجھے پتا ہے جو تم بور ہو رہی ہو،رات کا قصہ جو پتا کرنا ہے "وہ منہ بسورتے ہوئے

بولی تھی۔"ویسے تمہیں کیسے پتا چلا کے کچھ ہوا ہے"۔

رباب نے مڑ میں سے عریبیہ کو دیکھا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی

"کیونکہ بیٹا جی میں کوئی نورین تو ہوں نہیں جو بھائی کی ذو معنی باتوں کا نا سمجھ پاوں، چلو پرستان کی پری جلدی سے بتاو کیا ہوا تھا"

عریبیہ نے پرستان والی بات پر کوشن اٹھا کر اسے رسید کیا۔

رباب کے دانت اندر جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ بس عریبیہ کے کل والے قصے اور اس کی شکل دیکھ کر ہنستی چلی جا رہی تھی۔

"دفع ہو جاو تم، سب میرا ایسے ہی مزاق بناتے ہو" عریبیہ رو ہانسی ہوئی جس پر رباب نے اسے گلے لگا لیا اور اک بار پھر اپنی ہنسی کی پٹاری کو کھول دیا۔

وہ فریش ہو کر باہر آئی تو نورین اور ارحان ڈائینگ ٹیبل پر خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ دونوں اسکی طرف دیکھ کر پلٹے،

"ارے آجائو عریبیہ اتنا مزا آرہا ہے ارحان اپنی کلاس کے اتنے شاندار قصے سنا رہا

ہے۔"نورین اور وہ اک دوسرے سے ملیں۔

عریبیہ نورین کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گئی تو ارحان پھر سے بولا۔

"ہاں مگر عریبیہ کے خود کے قصے بڑے ہیں کیوں عریبیہ۔۔؟"

تو ثابت ہوا کہ ارحان کو اس قصے کا غصہ ابھی تک تھا اور وہ اب ایسے باز نہیں آنے والا۔۔

عریبیہ نظر انداز کر کے نورین سے پوچھنے لگی "یار تم آج مت جائو نا۔۔رک جائو نا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی نورین بیچاری تو کیا بولتی کہ پھر سے ارحان بولا تھا۔۔" چلیں کوئی تو ہے جسے پرستان کی پری نے رکنے کا کہا"۔۔

نورین بڑے پیار سے مسکرا کر اسکی طرف پلٹی تھی "ارے یار پکا پھر آجائوں گی۔۔"

ارحان کے یونی فیلوز آئے ہوئے تھے رباب اور عریبیہ کو انہیں جوس اور سنیکس سرو کرنے کیلئے جانا پڑا۔ عریبیہ کے تو پہلے ہی اوسان خطا ہو چکے تھے مگر صدف بیگم کے

اصرار کی وجہ سے اسے جانا ہی پڑا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی رباب نے بڑی گرم جوشی سے سلام عرض کیا جب کہ عریبیہ نے صرف مسکراہٹ سے کام چلایا۔ عریبیہ یہ پہلی بار تھا کہ ایسے ارحان کے دوستوں کے سامنے گئی تھی نہیں تو وہ ہمیشہ جان چھڑانے میں کامیاب ہو جاتی تھی۔ عریبیہ ٹیبل پر جوس کی ٹرے رکھ رہی تھی جب کنزہ نے پوچھا "اوہ۔۔یہ کون ہیں"۔

"یہ اماں کی لاڈلی "ارحان بولا تھا مگر اتنی آہستہ کے صرف عریبیہ ہی سن پائی۔

"یہ میری بہن ہے عریبیہ، میرے ماموں کی بیٹی "رباب نے تعارف کروایا۔اور پھر چیزیں سرو کرکے وہ دونوں وہاں سے آ گئیں۔

وہ چائے دے کر اوپر آئیں تو پھوپھو کو سامنے ہی کھڑے پایا"ہاں تو کیا ہوا، صیح سلامت واپس آ گئی نا"۔

عریبیہ صوفہ پر ڈھیر ہو گئی اور منہ بنانا فرض سمجھا

"وہ بس باقی سب کے سامنے ہی شریف بنتے ہیں، پتا ہے کہتے ہیں "یہ اماں کی لاڈ۔۔۔"

الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے ارحان دروازے پر کھڑا تھا بس نظر ہی ملی تھی کہ وہ یہ کہتے ہوئے بھاگ گئی "پھوپھو اپ چائے کا کہہ رہی تھیں"۔

ارحان: "مام مین آپ کو بتانے آیا تھا کہ وہ لوگ ڈنر کر کے ہی جائیں گے، تو آپ پلیز دیکھ لی جئے گا"۔

ٹھیک ہے "صدف بیگم صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔

ارحان کے دوست کھانا کھا کر چلے گئے تو وہ صدف بیگم کے کمرے میں انہیں گوڈ نائٹ کرنے کیلئے آیا۔ دروازے پر ناک کر کے اندر آیا تو صدف بیگم نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو مصلہ اٹھانے لگیں کہ ارحان نے آگے بڑھ کر ان سے مصلہ لیا اور خود طہ کرنے لگا۔

"چلے گئے دوست "وہ بیڈ پر بیٹھتے بولیں۔

"جی، میں آپ کو اللہ حافظ بولنے ہی آیا تھا" ارحان ان کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔

"ارحان ادھر میرے پاس بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے"

ارحان ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا "سب ٹھیک ہیں ناماما"۔

"ہم۔۔سب ٹھیک ہے، تم عریبیہ کو اتنا کیوں ڈراتے ہوارحان"۔وہ فکر مندی سے پوچھنے لگیں۔

ارحان: "ناٹ آگین ماما، آپ بس اسی کی سائیڈ لیتی ہیں ہمیشہ۔آپ سب لوگ تو ایسے کہتے ہیں جیسے میں آپ سب کے سامنے نارمل انسان ہوتا ہوں اور اس پرستان کی پری کو دیکھ کر ہی راکشس بن جاتا ہوں "اس کا موڈ اچھا کا صا خراب ہوا تھا۔

"اف میں کیا کروں تم لوگوں کا پتا نہیں تم دونوں کا کیا بنے گا، دیکھو ارحان مجھے اچھے سے یاد ہے تم دونوں نے یہ نکاح بڑوں کے کہنے پر کیا تھا تب حالات ہی ایسے تھے۔ مگر اب جب کر ہی لیا ہے تو انسانوں کی طرح کیوں نہیں رہ سکتے تم لوگ "وہ اپنے بیٹے کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"میں تو انسان ہی ہوں بس وہ آپ کی پرستان کی پری اس دنیا میں لوٹ آئے"۔

ارحان کیوں ہار مانتا آخر کو اسے ابھی تک یاد تھا کیسے اس دن اس نے کہا تھا کہ اسے ارحان سے ڈر لگتا ہے۔ہاں مگر صدف بیگم نے ہار ضرور مان لی تھی "اللہ ہی سمجھائے

تم لوگوں کو۔

وہ تیار ہو کر کمرے سے نکل کر اب جلدی جلدی اپنا بیگ دیکھنے لگی۔

"ارے کدھر چلی آج۔۔آج تو چھٹی نہیں ہے؟" صدف صاحبہ نے اسے جلدی میں دیکھ کر پوچھا۔

"جی چھٹی تھی پھوپھو جان مگر آج اک اسلامک سیشن ہے وہی سننے جارہی ہوں"۔اس نے بیگ میں چیزیں رکھنے کے ساتھ جواب دیا۔

"چلو خیر سے جاو" صدف صاحبہ نے اسے پیار کرتے ہوئے دعا دی تھی۔

وہ جب پہنچی تو لیکچر شروع ہو چکا تھا۔آڈیٹوریم کے بیچ میں چیئر خالی تھی تو وہ اس پر بیٹھ گئی۔آج کے لیکچر کا عنوان "ڈیفرینس بیٹوین ٹرو اینڈ فالس لو" تھا۔

ملٹی میڈیا پر بہت ہی اچھی پریزنٹیشن تیار کی گئی تھی۔

"میم ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ ہمیں کسی سے ٹرو لو ہے یا فالس؟" اک سٹوڈنٹ نے

سوال کیا۔

"بیٹا جب بھی آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو کسی سے پیار ہو گیا ہے تو تھوڑا صبر کیجئے فوراً اُسے کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے تھوڑا انتظار کیجئے، کیونکہ جو فالس لو ہوتا ہے وہ جلدی ختم ہو جاتا ہے جبکہ جو سچی محبت ہوتی ہے وہ وقت کے ساتھ ساتھ اور گہری ہوتی جاتی ہے۔ جو سچی محبت ہوتی ہے وہ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دیتی۔۔اور اسی دوران اپنے کردار کو اپنے کام کو پرکھیں آیا آپ ٹھیک کر رہے ہیں۔۔ کیا آپ ان سب کے بعد خود کو اپنے نبی کے سامنے جسٹیفائے کر سکو گے۔۔

ہمیں اس چیز کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جو محبت اللہ کیلئے کی جاتی ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتی اور جو محبت خود کے نفس کیلئے کی جاتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ ہمیں کسی سے محبت کب ہوتی ہے؟، جب کوئی ہمیں اچھا لگتا ہے ایٹریکٹ کرتا ہے تو ہمیں لگنے لگتا ہے کے یہ تو وہی ہے یہی تو ہے ہمارے خوابوں کا شہزادہ۔ بس پھر ہم اسے پانے کی چاہت کرنے لگتے ہیں۔ مگر کوئی بھی انسان کامل نہیں ہوتا۔۔ تو جب ہم اسکے ساتھ وقت گزارنے لگتے ہیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ اس میں کچھ خامیاں بھی ہیں یاں پھر بلکل موویز اور ڈراموں کے جیسے وہ ہمیں وقت نہیں دے پاتا تو ہم تھک جاتے ہیں۔۔اور اسی وجہ

www.neweramagazine.com

سے آجکل طلاق کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔اور جو فالس لو ہوتا ہے وہ لسٹ فل خواہشات پر مبنی ہوتا ہے،جب ان کی نفسانی خواہشات پوری ہو جاتی ہیں تو پھر وہ ایک دوسرے سے بیزار ہونے لگتے ہیں اور آخر کار اختتام علیحدگی پر ہوتا ہے۔

اب دوسری طرف کی بات کرتے ہیں۔۔جو عشق اللہ کی ذات کیلئے کیا جاتا ہے وہ کیسے پروان چڑھتا ہے ؟۔۔پہلی بات جو اللہ کیلئے محبت ہوتی ہے وہ نفسانی خواہشات پر مبنی نہیں ہوتی وہ تو اللہ کی خوشنودی کیلئے ہوتی ہے۔اس میں آپ ہمیشہ اپنے ساتھی کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان سب سے ہمارا اللہ راضی ہوتا ہے۔جیسا کے ہم دیکھتے ہیں ہمارے ماں باپ کے بیچ میں ہر وقت کوئی ناولز اور مو ویز والا رو مینس نہیں چل رہا ہوتا وہ لڑتے بھی ہیں اور جھگڑتے بھی ہیں مگر پھر بھی ساتھ رہتے ہیں۔اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہے

جبکہ کامل ایمان والوں کی شدید محبت صرف اللہ ہی کیلئے خاص ہوتی ہے

کیا آپ کو پتا ہے شدید محبت کیا ہوتی ہے ؟محبت اور عشق میں کیا فرق ہے ؟

محبت تقسیم ہو جاتی ہے،اک وقت میں بہت سارے لوگوں کے ساتھ کی جا سکتی ہے جیسے کہ اک ہی وقت میں انسان کو اپنی بیوی اپنے بہن بھائیوں،اپنے ماں باپ سے

ہو جاتی ہے۔ محبت میں اک مقام ایسا ہے جہاں وہ نا قابل تقسیم ہو جاتی ہے اور اسے عشق کہتے ہیں۔ عشق صرف اک ذات سے ہوتا ہے عشق تقسیم نہیں ہوتا یہاں تک کہ عشق میں آپ کی خود کی ذات بھی فنا ہو جاتی ہے۔ آپ نے آکاس کی بیل کو کبھی دیکھا ہے وہ جس درخت کو چمٹتی ہے وہ درخت ختم ہو جاتا ہے۔ اس بیل کو عربی میں عشقہ کہتے ہیں جانتے ہیں کیوں؟ عشقہ عشق سے نکلا ہے، عشقہ اسلئے کہا گیا کیوں کہ جب وہ درخت کو ڈھانپتی ہے تو درخت ایسے اسے اپنا سب کچھ سونپتا چلا جاتا ہے کہ اپنے کیل ءے بھی کچھ نہیں چھوڑتا، آخر کار سب ختم ہو جاتا ہے اور پھر خالی رہ جاتا ہے۔ اسے کہتے ہیں عاشق۔

اللہ پاک توحید میں ہم سے یہی مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اس ایک کا ہوا جائے۔ کیا ہم صرف اسی کے ہیں؟۔۔ میں نہیں کہتی یہ بہت آسان ہے، نہیں یہ مشکل ہے مگر نہ ممکن تو نہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہمیں کوئی ایسا شخص کوئی ایسی چیز پسند آسکتی ہے جو آدھی ادھوری ہو۔۔؟ جس کیلیئے ہم اہم ہوں تو مگر کوئی اور بھی ہو۔۔ نہیں کبھی نہیں۔ تو پھر ہم جب خود کو اللہ پاک کو سونپتے ہیں اس کے بنتے ہیں تو آدھے ادھورے کیوں۔۔؟ کیوں پورے کے پورے دل میں صرف وہی نہیں ہوتا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت ساری بچیوں کی عزتیں تو انہی جملوں کی نظر ہو گئیں کہ پیار اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے، محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیا اللہ پاک نے ہمارے دل ودماغ کا اختیار ہمیں نہیں دے دیا۔ اگر ان چیزوں پر ہمارا اختیار نا ہوتا تو پھر نفس کے قابو پانے پر بشارتیں نا سنائی جاتیں۔ سب چیزیں ہمارے اختیار میں ہیں جبھی نیکی بدی کی پرکھ ہے۔

آخری بات یہ کہوں گی میری بچیوں

"اس سے پہلے آپ کے دل میں کوئی اور بسیرا کر بیٹھے آپ اپنے دل کو اللہ سے لگا دو۔ اگر دل اللہ کے بجائے کسی اور کو دے دیا تو یہ آپ کو رسوا کروا دے گا۔"

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی یونی سے واپس آکر صدف صاحبہ کو اپنی کہانیاں سنانیں میں مگن تھی۔

"پتا ہے پھوپھو آج انہوں نے بتایا کہ جو محبت اللہ کیلئے کی جاتی ہے وہ ہی سچی محبت ہوتی ہے۔ جیسا کے نکاح کے بعد میاں بیوی میں محبت۔ اور پتا ہے انہوں نے بتایا کہ جب

میاں بیوی اک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے ہیں تو اس پر بھی اللہ پاک خوش ہوتے ہیں
۔۔"

ابھی عریبیہ کی کہانی جاری ہی تھی جب رباب بیچ میں ہی بولی "بھائی سن رہے ہیں نا؟"

عریبیہ تو شرمندہ ہی ہو گئی۔

"یہ سب آپ کیلئے ہے بھائی، عریبیہ کہنا چاہ رہی ہے کہ اک شوہر کو اپنی بیوی کو ڈرانے کے بجائے اسے پیار سے دیکھنا چاہئے۔۔ ہیں نا عریبیہ ؟" آخری بات رباب نے عریبیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہی۔

"ن۔۔ نہیں تو" عریبیہ سے ٹھیک سے بولا بھی نہیں گیا۔

"ارے تم نے ابھی خود ہی تو کہا کے مسکرا کر دیکھنا چاہیئے"

"ہمم۔۔ مگر وہ میں نے میاں بیوی کیلئے۔۔" وہ آدھا جملہ بول کر ہی رکی۔

جس پر ارحان اور رباب کی ہنسی کے فوارے چھوٹے۔ انہیں عریبیہ کو تنگ کر کے الگ سا ہی مزح آتا تھا۔ اور آئے بھی کیوں نا وہ ایسے سوالوں پر ہمیشہ ہی بوکھلا جایا کرتی تھی۔

وہ سب رات کا کھانا کھا رہے تھے۔

"آج وسیم بھائی کا فون آیا تھا وہ لوگ ایک دو دن میں آرہے ہیں رباب کو انگھوٹی پہنانے اور شادی کی تاریخ طہ کرنے"

" چلیں اچھا ہے،بیٹا ہماری بینڈ بجاتی تھی نہ اب دیکھنا ہم تمہارے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ ہیں نہ عریبیہ ؟"

"جی ی۔۔۔میں۔۔"وہ پھر سے گھبرائی۔

رباب ہنسی "لیں بھئی آپ کی پارٹنر نے تو پہلے ہی ہتیار پھینک دئے"

"ہاں عریبیہ تم نے ایسا کچھ کہا؟"ارحان نے عریبیہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی۔۔ن نہیں تو۔۔"اسکو تو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی وہ کیا کہے اور کیا نہیں۔۔

"لیں بھئی آپ کی پاڑٹنر سے تو بولا بھی نہیں جارہا آپ کا ساتھ کیا خاک دے گی" رباب کہاں سے باز آنے والی تھی۔

عریبیہ نے ٹیبل کے نیچے سے رباب کو پائوں مارا مگر۔عجیب بات یہ ہوئی کہ پائوں رباب کو مارا مگر وہ لگا ارحان کو۔ارحان نے اپنی ہنسی کو کابو کیا۔

www.neweramagazine.com

"ہاں تو کیا ہوا وہ ہم پارٹنرز خود ہی دیکھ لیں گے، تم بس خیر مناؤ اپنی" ارحان نے بھی فوراً جواب دیا۔ بیچاری عریبہ تو خوامخواہ دونوں کے بیچ میں دھنس گئی تھی۔ جس سے کھانا کھانا بھی محال ہو گیا.

"عریبہ جلدی اٹھو یار تمہیں دیر ہو جائے گی، کب سے باہر کھڑے ہیں وہ" رباب اسے اٹھا رہی تھی۔

"ارحان چلے گئے" وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

رباب کی ہنسی چھوٹی "کیوں۔۔ نہیں جانا چاہیئے تھا"

"بدتمیز"

عریبہ جلدی سے تیار ہونے کیلیئے بھاگی، اور تیار ہو کر اللہ حافظ بولتے جب باہر ائی تو قدم تھم گئے قدم کے ساتھ ساتھ نظر بھی ٹھہر گئی وہ کار کے ساتھ ٹیک لگائے لائٹ سی گرین شرٹ اور وائٹ پینٹ میں سچ میں اسے انسان نہیں لگا تھا کسی اور ہی حسین دنیا کا باشندہ لگ رہا تھا۔

اس کو ایسے ٹھہرے دیکھ کر ارحان کو بولنا ہی پڑا تھا "آ جائیے پرستان کی پری صاحبہ باقی کا جائزہ کار میں بیٹھ کر لے لی جئے گا" وہ کہتے ہوئے کار میں بیٹھا۔

عریبیہ کو اب سمجھ آیا یہ سب شرارت رباب کی تھی جس نے بات ایسے کی کہ وہ سمجھی رکشے والے انکل انتظار کر رہے ہیں۔

وہ کار میں بیٹھی تو اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ارحان سے کیسے بات کرے تو غائب دماغی سے اسے دیکھے جا رہی تھی مگر سوچوں کے پنے پر کچھ اور ہی چل رہا تھا۔

"شکریہ "ارحان نے اسے ایسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی۔۔" نظریں اب بھی نہیں ہٹائیں۔

"کب سے ایسے دیکھ رہی ہو تو یقیناً میں اچھا لگ رہا ہوں، مگر پرستان کی پری آخر اک دیو کی تعریف کیسے کرے گی"

ارحان کو اسے چڑانے میں مزح آنے لگا۔

عریبیہ خاصا شرمندہ ہوئی اور فوراً اُسے باہر دیکھنے لگی۔ارحان نے بامشکل اپنی مسکراہٹ کو قابو کیا۔

"واپسی پر بھی پرستان کی پری کو دیو.جی کے ساتھ آنا ہو گا کیونکہ یہ پرستان کی ملکہ کا حکم ہے"ارحان کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ کا بسیرا تھا۔

عریبیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کے رو دے اک تو پھو پھو پتا نہیں ایسا کیوں کرتی ہیں"وہ یہ سوچ رہی تھی اور پھر جو ارحان پرستان کی پری کو اس کی چھیڑ بنا چکا تھا پچھلے کچھ دنوں سے عریبیہ کو سخت غصہ آرہا تھا اس پر۔"میں بھی ان کو اپنی چھٹی کا وقت نہیں بتا رہی خود ہی پتا کرتے پھیریں گے"۔اس نے غصے سے سوچتے ہوئے منہ باہر کی طرف پھیر لیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poem|Interviews

کاریونی کے باہر رکی"میں امید کرتا ہوں اپ چھ بجے اپنے پیپر ختم ہونے کے بعد اجائیں گی، میں یہیں گرلز گیٹ کے سامنے سے پک کروں گا"۔ارحان اسے واپسی کا بتا رہا تھا کہ عریبیہ کے منہ سے اچانک نکلا

"آپ کو کیسے پتا میرا پیپر چھ بجے۔۔۔"وہ چپ کر گئی۔

ارحان اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا اس کو اس کا یوں بہت معصومانہ انداز میں سوال کرنا بہت الگ سا لگا جیسے کسی بچے کے سامنے کوئی ٹرک پلے کی جائے تو وہ پہلے حیران ہو کر دیکھتا ہے اور پھر پوچھتا ہے وائو آپ نے کیسے کیا یہ سب وہ بھی اسے اس وقت بلکل ایسی

ہی لگی۔"میں اپنے قریبی لوگوں کی ہر چیز کی خبر رکھتا ہوں"

اس نے بلکل اس بچے کے جیسے جو ٹرک کا توڑ پتا چلنے پر خوش مگر حیران زیادہ ہوتا ہے بلکل اسی ٹرانس میں دہرائیا"اپنے قریبی لوگ"۔

وہ اب اس کی طرف گھومتے ہوئے اور تھوڑا قریب ہوتے ہوئے بولا جیسے کسی بچے کو بہت ارام سے سمجھایا جاتا ہے"ہم دونوں کا نکاح ہوا ہے اور اس سے زیادہ تو کوئی قریبی رشتہ نہیں ہوتا نا"

عریبیہ اس کے اس روپ پر حیران تھی یہ تو ارحان نہیں تھا یا شاید یہی ارحان تھا۔وہ اسی ٹرانس میں تھی جب ارحان پھر سے اپنی فورم میں واپس آیا۔

"پرستان کی پری جی کیا اج کی کلاس چھوڑنے کا ارادہ ہے"۔

اس نے پھر سے اسے چڑانے کی کوشش کی تھی جس میں وہ خاصا کامیاب بھی ہو گیا۔وہ چلی گئی تھی بغیر اللہ حافظ بولے۔

رباب کی ہنسی تھی کے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔آخر کو صدف بیگم نے پوچھ

ہی لیا" خیریت تو ہے کیا ہوا ہے آج"

"ہوا تو نہیں ہے مگر جو ہونے والا ہے اس پر ہنسی آرہی ہے، عریبیہ آج ارحان بھائی کے ساتھ اکیلی گئی ہے بس ارحان بھائی اپنی حرکتوں سے باز رہیں" وہ کام کرتے ساتھ ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی بے ہودگی کرنے کی" عریبہ چلائی۔اور اس کی دوست اسے بازو سے پکڑے روکنے کی کوشش کررنے لگی

"یار عریبیہ چھوڑو نا"

عریبیہ: "چھوڑ دوں ہا اس بندر کو چھوڑ دوں اس نے اتنی گھٹیا بات کی ہے"

"مجھے بندر کہہ رہی ہو خود کو دیکھا ہے چڑیل، جاو جاو بس لڑکوں سے بات کرنے کا بہانہ چاہیئے" سامنے والا بھی کوئی بہت بد تمیز تھا۔

"اوو آٹھویں پاس بد تمیز۔۔" چھوڑو مجھے وہ اپنی دوست سے ہاتھ چھڑوا رہی تھی کے ابھی اس کے اوپر چھڑ دوڑے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارحان گراونڈ میں اپنے دوستوں کے پاس بیٹھا تھا جب کنزہ بھاگتے ہوئے پہنچی

"ارحان وہ تمہیاری کزن کی کسی کے ساتھ لڑائی ہو گئ ہے کیفے میں"

ارحان سنتے ساتھ ہی کیفے کی طرف بھاگا۔

"ہاں ہاں چھوڑو اسے میں بھی دیکھتا ہوں کیا کرتی ہیں یہ "سامنے والا اسے اور غصہ دلا رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بتاوں تمہیں۔۔۔بتاؤں.."کے ارحان کو دیکھ کر وہیں چپ ہو گئ۔

ارحان نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا"ارے دوست کیا ہو گیا؟"

"کچھ نہیں بھائی یار بڑی کوئی خرانٹ قسم کی لڑکی ہے کسی کو فون پر بول رہی تھی میں کیسے ان کے ساتھ آوں گی، میں نے بھی مزاق میں بول دیا میں چھوڑ آوں کیا، بس لڑنے لگی"

"ارے بھائی تو ایسے بولنا تو غلط بات ہے نا خیر اب جو ہو گیا جانے دیں"ارحان نے

بڑے آرام سے سمجھایا تو وہ بھی سمجھ کر چل دیا۔

"اگر آپ کی کلاس ختم ہو گئی ہو تو چلیں کیا؟" وہ عریبہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

قسط نمبر 4:

وہ یونی میں بیٹھی رکشے کا انتظار کر رہی تھی۔ آج آتے ہوئے اس کا رکشہ خراب ہو گیا تھا مگر رکشہ والے انکل نے کہا تھا

لڑائی ہو گئی ہے کیفے میں"

ارحان سنتے ساتھ ہی کیفے کی طرف بھاگا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں ہاں چھوڑ و اسے میں بھی دیکھتا ہوں کیا کرتی ہیں یہ" سامنے والا اسے اور غصہ دلا رہا تھا۔

"بتاؤں تمہیں۔۔۔" کے ارحان کو دیکھ کر وہیں چپ ہو گئی۔

ارحان نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا "ارے دوست کیا ہو گیا؟"

"کچھ نہیں بھائی یار بڑی کوئی خرانٹ قسم کی لڑکی ہے کسی کو فون پر بول رہی تھی میں کیسے ان کے ساتھ آوں گی، میں نے بھی مزاق میں بول دیا میں چھوڑ آوں گیا، بس لڑنے لگی"

"ارے بھائی تو ایسے بولنا تو غلط بات ہے نا خیر اب جو ہو گیا جانے دیں" ارحان نے بڑے آرام سے سمجھایا تو وہ بھی سمجھ کر چل دیا۔

"اگر آپ کی کلاس ختم ہو گئی ہو تو چلیں کیا؟" وہ عریبیہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عریبیہ کار میں بیٹھتے ہی بولی "دیکھیں اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے"

ارحان کار موڑتے ہوئے بولا "جی جی اپ کی غلطی ہو بھی کیسے سکتی ہے بھلا اس سے پہلے کبھی آپ کی غلطی ہوئی ہے جو آج ہو گی"

"مجھے پھوپھو نے سمجھایا ہے غلط بات کبھی بھی برداشت نہیں کرنی چاہیئے"

"اک تو تم اور تمہاری پھوپھو۔۔۔" ارحان نے تنک کر کہا تھا۔ "اور وہ جو کہہ رہی تھی

کہ میں ارحان کے ساتھ کیسے جاوں گی وہ بھی پھو پھو نے کہا ہو گا یقیناً"

عریبیہ نے اس بات پر خاموش رہنے کو ہی ترجیح دی۔

"خیر تم نے اچھا کیا، ہر راہ چلتے کو اختیار نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ آپ کے گھر میں جھانکے"۔ یہ پہلی بار ارحان کی طرف سے اسے سراہا گیا تھا۔

وہ گھر پہنچتے ہی پھو پھو سے ملی جو اسی کا انتظار کر رہی تھیں "کیسا رہا آج کا دن، ارحان نے تنگ تو نہیں کیا نا آج"

"لیں ارحان بے چارے کی اتنی ہمت کہ وہ پھو پھو کی لاڈلی کو کچھ کہہ سکے" ارحان نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے شکوہ کیا۔

جس پر صدف بیگم خود اس کی حالت پر ہنس دیں۔ "ہاں لاڈلی تو ہے۔۔ تم کیوں جیلس ہوتے ہو۔۔"

"اب جیلس ہونے کا بھی حق نہیں ہے کیا ہمارے پاس۔۔؟ آپ سب بس اسی کی طرفداری کرتے ہیں۔۔ جیسے میں تو اسکا گھر کا فرد ہوں ہی نہیں نا۔۔"

"ہاں تو کس نے روکا ہے تم بھی میری بھتیجی کے ساتھ تمیز سے رہا کرو۔۔تو سب تمہارے ساتھ خود ہی اچھے رہیں گے۔۔" صدف صاحبہ بھی گویا آج سارے حساب چکتا کرنے پر آئی تھیں شاید۔

"رہنے دیں یہ احسان بھی کس لئے۔۔" وہ اچھا خاصا تپ گیا تھا۔

"اسلام علیکم، کیسے ہیں بھائی صاحب" صدف صاحبہ نے ظفر کو خوش آمدید کہا.

"وعلیکم السلام بھابھی...جی اللہ کا شکر سب ٹھیک ہے" انہوں نے خوشدلی سے کہا.

"اکیلے ہی آئے ہیں" صدف صاحبہ صوفہ پر بیٹھتے بولیں

"جی بس عریبیہ سے ملنے کا جی چاہا تو تو چلا آیا"

"عریبیہ تو ابھی یونی سے نہیں آئ" صدف صاحبہ

" چلیں اچھا ہے مجھے آپ سے بھی بات کرنی تھی" ان کی سنجیدگی میں اضافہ ہوا

"جی کہیۓ بھائی" وہ پوری طرح متوجہ ہوئیں.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھابھی میں وہی گزارش کرنے آیا ہوں جو، میں نے کریم بھائی سے بھی کی تھی..امید ہے آپ سمجھیں گی میری بات کو.."

باہر سے گزرتے ہوئے اس کے قدم تھمے..وہ اس آواز کو بخوبی پہچان گیا تھا.اس دن جب وہ ماموں سے ملنے گیا تھا تو دونوں میں کچھ تلخ کلامی ہو گئی تھی.وہ بات سن کر ناچاہتے ہوئے بھی اندر بڑھ آیا..

"مگر آپ شاید بھول رہے ہیں ماموں نے صاف منع کر دیا تھا"

"ارحان.."صدف صاحبہ نے ناراضگی کا اظہار کیا.

"بھائی صاحب آپ بات سمجھیں جب کریم بھائی ہی ایسا نہیں چاہتے تھے تو میں کیسے ہاں کر سکتی ہوں..مگر پھر بھی مجھے کچھ وقت دیں سوچنے کیلئے"

اس سے ضبط کرنا مشکل ہو گیا تو وہ کمرے سے باہر نکل آیا.سامنے سے آتی عریبیہ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا.وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی تو جل کر بول اٹھا.

"ملو گی نہیں.."

"کس سے.."عریبیہ حیران ہوئی

"اپنے فیورٹ ماموں سے" وہ جل کر بولا

"ظفر ماموں سے" وہ چہک کر بولی

اسکی خوشی ارحان کو سرتاپاؤں جلانے کیلیئے کافی تھی۔ "اتنی خوشی ہے تو ساتھ چلی جائیو"

"ن.. نہیں وہ بس کافی وقت ہو گیا ناں ان سے ملے ہوئے" شرمندہ سی ہو گئی

مگر وہ چہرے پر سنجیدگی لئے بولا "کیا جو بھی دیر بعد ملے اس سے مل کر اتنی ہی خوشی ہوتی ہے"

"پتا نہیں مگر ہاں شاید جن سے پیار ہو تب ایسی ہی خوشی ہوتی ہے"

وہ اس کے پاس آیا "اور یہ کیسے پتا چلتا ہے کہ کسی کو آپ سے اتنی محبت ہے کہ نہیں"

اسکا دیکھنا ہی کچھ ایسا تھا کہ وہ فوراً گڑبڑا گئی

"پ..پتا نہیں"

کہتے ساتھ ہی ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئی اور وہ اسے جاتا دیکھتا رہ گیا..

"اگر.. اگر یہ اک بار کہہ دیتی کہ ہاں دور جانے سے محبّت کا پتا چلتا ہے.. دور جانے سے محبّت کا احساس ہو جاتا ہے تو... توار حان تمہیں دور جانے سے کون باز رکھ سکتا تھا.. "اسنے اس خیال کو جھٹک دیا.. خیال تھا خیال کو جھٹکا جا سکتا تھا مگر احساس.. احساس کا کیا اسے کون روند سکتا ہے.. --------------

آج عریبیہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی آج عمر کے گھر والے رباب کو منگنی کی انگھوٹی پہنانے اور نکاح کی تاریخ طے کرنے آرہے تھے۔ سارا انتظام صدف صاحبہ خود ہی دیکھ رہی تھیں۔ رباب اور عریبیہ کو تو بس تیار ہونا تھا جو وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ ہو رہی تھیں۔

ویسے عریبیہ کتنا اچھا ہوتا نا ہماری منگنی کے ساتھ ساتھ ماں تم دونوں کے نکاح کا بھی اعلان کر دیتیں۔۔ "رباب سوچ سوچ کر ہی خوش ہو رہی تھی۔

"رباب۔۔ تمہیں ہر اچھے وقت پر ایسی فضول باتیں کیسے یاد آجاتی ہیں۔۔" عریبیہ اسکے دوپٹے پر پن لگاتے ہوئے بولی۔

"نکاح کوئی فضول بات تو نہیں ہے" رباب نے چڑ کر کہا۔

"ہے، کم سے کم تب تک تو ضرور جب تک ارحان راضی نہیں ہو جاتا۔۔"

"تمہیں ایسا کوں لگتا ہے وہ خوش نہیں ہے۔۔"رباب اسکی طرف پلٹی۔

عریبیہ طنزیہ ہنسی تھی۔۔"اب تم تو ایسے مت پوچھو جیسے تم کچھ نہیں جانتی"

"نہیں میں سچ میں نہیں جانتی، تم بتائو تو۔۔"رباب عریبیہ کی طرف ہی متوجہ تھی اسکے جواب کیلئے جب صدف صاحبہ کمرے میں آئیں تھیں

"چلو لڑکیوا تنی دیر لگا دی ہے بھائی بھابی کب سے انتظار کر رہے ہیں"

"پھو پھو آپ رباب کو لے جائیں گی۔۔میں زرا واشروم سے ہو کر آئی۔۔پلیز۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ واشروم میں گھس گئی تھی۔

عریبیہ نے یہ سارا ڈرامہ اسلئے کیا تھا کے اسے اپنے چاچو اور چاچی کے سامنے نا جانا پڑے۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی چاچی کا اسے دیکھ کر موڈ خراب ہو اور رباب کے اتنے اہم دن کوئی گڑبڑ ہو۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی سوچ ہی رہی تھی جب دروازے پر دستک دے کر ارحان اندر آچکا تھا۔

"اگر نہیں آنا ہو تو ویسے ہی بتادے انسان۔۔،اس میں اتنا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی"

"میں نے کوئی ڈرامہ نہیں کیا۔۔"وہ منہ بناتے بولی

"اچھا تو پھر یہاں کیا کر رہی ہو۔۔"سامنے بھی ارحان تھا

"میں بس آنے ہی لگی تھی۔۔"عریبہ کا خیال تھا کے وہ یہ سن کر چلا جائے گا۔ مگر وہ ارحان ہی کیا جو عریبہ کو سکون میں رہنے دے۔۔ایسا عریبہ کا خیال تھا۔

"اب کیا ٹیکسی منگوائوں۔۔"اسے نہ اٹھتے دیکھ کر ارحان پھر سے بولا۔

عریبہ تنگ کر اٹھی اور باہر کو چل دی تو وہ بھی مسکراتا ہوا پیچھے ہو لیا۔

جب وہ لائونج میں پہنچے تو سب ان کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔رضیہ بیگم تو دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر جل اٹھیں۔ عریبہ نے آگے جھک کر پیار لیا تو وہ پیار دیتے ہوئے اپنی بھڑاس نکال گئیں "ہمارے ہاں کزنز کے ساتھ اتنا فری ہونا مناسب نہیں سمجھا جاتا"عریبہ خاموش رہی۔ صدف صاحبہ نے بات واضح کرنے کی کوشش کی تھی

"ارے نہیں بھابھی ایسی بات نہیں ہے، وہ میں نے ہی ارحان کو عریبیہ کو بلانے بھیجا تھا بس اسی لئے"

"پھر بھی صدف باجی آپ کام والی کو بھیج دیتیں۔۔"رضیہ بیگم تو ہار ماننے کو کسی صورت تیار نہیں تھیں۔

"ارے ممانی عریبیہ صرف میری کزن ہے جیسے نورین لوگ ہیں۔آپ پریشان نہ ہوں"ارحان نے انہیں چپ کروانے کی کوشش کی تھی۔وہ نورین کیلئے پتا نہیں کب سے ارحان کو پسند کئے بیٹھیں تھیں اسلئے ارحان کو کم ہی کچھ کہتی تھیں۔

"چلیں میرے خیال سے اب رسم شروع کرتے ہیں کیوں ماموں۔۔" کہتے ساتھ اسنے فوٹو گرافر کو تصاویر بنانے کیلیئے اشارہ کیا تھا۔

"بڑی بات ہے مام تمہیں کچھ نہیں کہتیں "تصویر بناتے ہوئے نورین نے ارحان کو آہستہ سے کہا۔

"بس بھئی پرسنیلیٹی ہی ایسی ہے"دھیان تصویر اچھی آنے پر ہی تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

رباب کو منگنی کی انگھوٹی پہنائی جاچکی تھی۔وسیم صاحب اور رضیہ بیگم رخصت ہو گئے تو عریبیہ اور رباب کپڑے تبدیل کرنے کے بعد پھر سے خوش گپیوں میں مصروف ہو چکے تھے۔رباب کے نکاح کی تاریخ اسکی کزن کی بارات والے دن طه پائی تھی ۔اقراءاور فہیم آپس میں کزن تھے جن کے والدین اپنے آبائی گائوں میں ہی ابھی تک رہائش پزیر تھے۔تو بڑوں نے فیصلہ کیا تھا کہ بار بار وہاں جانے سے بہتر ہے کے جب ان کی شادی پر جایا جائے تو تبھی ان کے نکاح کی تقریب منعقد کرلی جائے۔

"یار عریبیہ کتنا مزہ آئے گا نا ہم سب مل کر گائوں جائیں گے۔۔"

"پتا نہیں مجھے تو ڈر لگ رہا ہے۔۔تم نے دیکھا نا آج چاچی کیسے کہہ رہی تھیں۔۔"

"تو کیا تم بھی سنا دینا۔۔ایسے تو پھر ایسے ہی سہی۔۔"

"شرم کرو لڑکی تمہاری ساس ہیں وہ"

"ہاں تو اگر وہ ساس ہیں تو تم بھی میری بہ۔۔بھابھی ہو۔۔"رباب نے بہن کہتے کہتے جان بوجھ کر بھابھی بولا تھا۔

"اچھا جی۔۔جن کی وجہ سے تم مجھے بھابھی بول رہی ہو پہلے ان سے تو پوچھ لو کہ وہ مجھے

اپنی بیوی مانتے بھی ہیں کے نہیں۔۔"

"ارے۔۔ارے۔۔کیوں نہیں مانیں گے۔۔وہ تو کب سے۔۔کب سے۔۔سونے چلیں گئیں ہیں" رباب بات کو گھما گئی تھی۔

"اللہ رباب تم پتا نہیں کیا کیا بولے جا رہی ہو۔۔کوئی سر پائوں نہیں ہے بات کا۔۔میرے خیال سے تم بھی سو جائو" کہتے ساتھ وہ بھی لیٹ گئی سونے کیلئے۔

وہ روز کی طرح آج بھی سونے سے پہلے اپنی ماں کو اللہ حافظ بولنے آیا تھا کہ صدف صاحبہ نے کلاس لگا دی تھی۔

"ارحان تم کیا کرنے گئے تھے رباب کے کمرے میں۔۔؟اور کیا ضرورت تھی آ گے پیچھے داخل ہونے کی جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ بھابھی کوئی بھی غلط مطلب نکال لیتیں ہیں"

"کوئی خاص شوق نہیں تھا آپ کی بھتیجی چھپ کر بیٹھی ہوئی تھی آپ کے بہن بھائی سے بس اسے عقل سینے چلا گیا تھا۔۔"

"واہ ارحان۔۔ تمہاری عقل تو میں نے آج دیکھ ہی لی ہے۔۔" صدف صاحبہ نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے اسے سنائیں تھیں۔

"کیا ماں مجھے سمجھ نہیں آتی آپ نے کیا سوچ کر رباب کی ادھر منگنی کر دی ہے۔ اور ان سب سے پہلے میرا اور عریبیہ کا نکاح۔۔ کوئی تو ایسا کام کریں آپ لوگ کے ہمیں بھی سمجھ آجائے کچھ۔۔"

"بیٹا تم نے سمجھ کر جو کرنا ہے نا وہ میں نے آج دیکھ ہی لیا ہے۔۔"

"ماں مجھے آپ کی باتوں کی لوجک سمجھ نہیں آتی۔۔ اچھے بھلے ہم دوست تھے نکاح سے پہلے۔۔ اور اب۔۔ اب انجان بنا دیا ہے آپ لوگوں نے ہمیں ایک دوسرے کا۔۔"

ہم نے دیکھا ہے زمانے کا بدلنا لیکن

ان کے بدلے ہوئے تیور نہیں دیکھے جاتے

"انجان نہیں ہے وہ ارحان میری جان۔۔ بس تھوڑا حجاب ہے اسے تم سے جو کے وقت کے ساتھ ساتھ کم ہو جائے گا۔۔"

"چلیں یہ تو وقت آنے پر ہی پتا چلے گا" وہ اللہ حافظ بول کر سونے چلا گیا۔۔

رباب کچھ دیر سے موبائل پر ہی لگی ہوئی تھی۔

"کیا عریبیہ تمہارے ساتھ ہے"

"ہاں مگر کیوں میرے گھوڑے؟"

"مجھے اس سے ملنا ہے"

"وہ ایک شریف لڑکی ہے اور کچھ دیر پہلے تک تو تم بھی شریف ہی تھے"

"زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔2 منٹ میں وہ مجھے لان میں بیٹھی نظر آئے۔"

دیکھو مانا وہ تمہاری بیوی ہے مگر ملن کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔۔"

"رباب یقیناً تم نے عریبیہ کو نہیں بتایا ہو گا کہ تم۔۔۔"

وہ جلدی سے عریبیہ کی طرف لپکی "عریبیہ جاگ رہی ہو نا۔۔"

"ہم م۔۔نیند نہیں آرہی۔۔"عریبیہ نے اسکی طرف منہ کیا تھا۔

"چلو لان میں چلتے ہیں"

"لان میں اس وقت۔۔اور اگر ارحان ہوا تو۔۔"

"اف عریبیہ ہوا تو کیا۔۔۔۔چلو اب۔۔"

"عریبیہ تم اس وقت لان میں؟"ارحان کہتا ہوا ساتھ والی کرسی پر بیٹھا۔

"وہ۔۔رباب کافی بنانے گئی ہے۔۔"ارحان ہو اور وہ بھی اس وقت تو پھوپھو کی لاڈلی گھبرائے نا ایسا کیسے ممکن تھا۔

"ارے کدھر۔۔؟"وہ اسے یوں اٹھتے دیکھ کر بولا۔

"وہ۔۔کافی رات ہو گئی ہے نا۔۔"

"مگر ابھی تو تم نے کہا کے رباب کافی بنانے گئی ہے۔۔"اسنے جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کیلیئے پھر سے سوال کیا۔

"ن۔۔ نہیں۔۔اب نہیں پینی" وہ گڑبڑا گئی۔

"اچھا ٹھیک ہے پھر بھی بیٹھ جائو بات کرنی ہے تم سے" اسنے اصرار کیا تو وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔

"عریبیہ تم نے اپنے اور میرے بیچ تکلف کی دیوار کیوں کھڑی کر لی ہے"

"شاید یہی وقت اور رشتے کا تقاضا ہے۔۔"

"عریبیہ۔۔ ہم بچے تو نہیں ہیں جو اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکیں۔۔ ہمیں اپنی حدود پتا ہیں"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اسکی آنکھوں سے اس کے قول کی پختگی کا باآسانی اندازہ کر سکتی تھی۔

"عریبیہ تم اتنا کیسے بدل گئی ہو۔۔ تم وہ عریبیہ تو نہیں ہو جس کو ہم سب جانتے تھے۔۔ جو اپنے لئے آواز اٹھانا جانتی تھی۔۔ تم کب سے لوگوں سے بھاگنے لگ گئی۔۔" آج تو جیسے وہ سوچ کر آیا تھا جیسے سب پوچھ لے گا۔

"پتا نہیں۔۔ شاید ان سب چیزوں سے فرق نہیں پڑتا یا شاید خود کو آنے والے وقت کیلئے تیار کرنا چاہتی ہوں"

"کونسا وقت عریبیہ۔۔"

"آپ کو پتا ہے۔۔لوگ کہتے ہیں اکثر بیٹیوں کی قسمت ان کی ماؤں جیسی ہوتی ہے۔۔"

اسنے اپنے آنسو ظبط کئے۔

ٹوٹ چکے سب پیار کے بندھن

آج کوئی زنجیر نہیں

شیشۂ دل میں ارمانوں کی

آج کوئی تصویر نہیں

اب شاد ہوں، آزاد ہوں میں

کچھ کام نہیں ہے آہوں سے

آج پرانی راہوں سے کوئی مجھے آواز نہ دے

وہ جس دن سے ارحان کے گھر سے آئی تھی اسکا دماغ صرف اک ہی جگہ اٹکا ہوا تھا۔۔ابھی بھی وہ اپنے خیالوں کی وادی میں تھی کہ رومیسہ نے چٹکی بجا کر اسکی توجہ حاصل کی تھی۔۔

"یار آنسہ تم ابھی تک اس لڑکی کے بارے میں سوچ رہی ہو۔۔ تمہیں لگتا ہے وہ تمہیں چھوڑ کر اس لڑکی کی طرف جائے گا۔۔"

آنسہ "تم نہیں سمجھ رہی۔۔ کچھ تو ضرور ہے ان دونوں کے بیچ۔۔اس دن وہ صرف اسکو چڑا نہیں رہا تھا۔۔اسکے چڑانے کے پیچھے کہیں نہ کہیں اسکا غصہ تھا۔۔"

رومیسہ "یہ بھی تو ہو سکتا ہے تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہو۔۔ وہ لڑکی عجیب سی نہیں لگی تمہیں۔۔ مطلب اس دن بھی اسنے کوئی خاص بات نہیں کی۔۔ایسی لڑکی سے کون ۔۔ سمجھ رہی ہو نا تم۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمم۔۔ مگر تم نے اس دن دیکھا نہیں جو کیفے میں میں ہوا تھا۔۔ کیسے وہ ہم سب کو یہیں طھوڑ کر بھاگا تھا۔۔"

رومیسہ "اگر ایسا ہے تو پھر۔۔؟"

آنسہ "ایسا نہیں ہو گا۔۔ میں ارحان پر کسی صورت گیواپ نہیں کروں گی۔۔"

رباب اپنی الماری سیٹ کر رہی تھی جب عریبیہ اس کے کمرے میں آئی تو اسے کام

کرتے دیکھ کر اسکے ساتھ مدد کروانے لگی۔ساتھ ساتھ باتوں کی پٹاری جاری تھی جب رباب کسی خیال کے تحت بولی تھی "عریبیہ اک بات پوچھوں"

"ہم بولو" عریبی نے عام سے انداز میں کام کرتے ہوئے جواب دیا۔

رباب "یار تم اور ارحان کتنا بدل گئے ہو۔۔یاد ہے پہلے ہم تینوں کتنی مستیاں کرتے تھے۔" رباب بات کرتے کرتے ان لمحوں کو پھر سے محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اور وہ یاد ہے جب تم نے ارحان کی یونی میں ایڈ میشن لینا تھا۔کیسے ارحان نے تمہارا رزلٹ آنے سے ٹھیک ایک مہینہ پہلے ہی ماموں کو اپنی یونی کے فوائد و قوائد سب بتانا چروع کر دئے تھے"

عریبیہ بھی انہیں لمحوں کو پھر سے یاد کرتے ہوئے مسکرا دی تھی۔

"تو پھر تم لوگ ایسے کیوں ہو گئے یار،اک دوسرے سے چڑے چڑے کیوں رہنے لگے ہو" رباب نے پریشانی کا اظہار کیا تھا۔

"اوہ ہیلو میں ویں نہیں چڑتی ان سے۔۔وہ چڑاتے ہیں۔اور دیکھو اب چپ کر کے کام

کرواس سے پہلے کہ تمہارے ان رومانوی قصوں میں کام وہیں کا وہیں رہ جائے۔۔"

عریبیہ کو بولنے کے بعد احساس ہوا تھا وہ روانی میں بولتے بولتے کیا بول گئی تھی اور تو اور ارحان کو دروازے میں کھڑا دیکھ کر اور شرمندہ ہو گئی تھی۔

"یار رباب اک کپ کافی کا تو دے جائو چھت پر۔۔" وہ صرف اتنا کہہ کر پلٹ گیا تھا۔

"رباب ب۔۔ نہیں بلکل نہیں میں نہیں جا رہی کافی لے کر" عریبیہ نے رباب کو خود کی طرف التجاہی نظروں سے دیکھتے پایا تو صاف انکار کر دیا۔

"عریبیہ میری جان۔۔ بہن نہیں ہو کیا۔۔ دیکھو مجھے سونے سے پہلے یہ سب سمیٹنا ہے۔۔ پلیز چلی جائو۔۔" رباب نے اک بار اور ایموشنل کرنے کی کوشش کی تھی مگر جب وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو پھر دوسرے طریقے سے بلیک میل کیا تھا۔

"ٹھیک ہے کل کو ارحان کے کسی معاملے میں ہر گز میرے پاس مت آنا۔۔" اب کی بار رباب لاپرواہی دیکھا کر کام میں لگ گئی تو عریبیہ ہتھیار ڈالتے ہوئے کھڑی ہو گئی تھی

"ٹھیک ہے ناجا رہی ہوں اس میں اتنا ایٹیٹیوڈ دیکھانے کی کیا ضرورت ہے۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ کچن کی جانب بڑھ گئ تھی۔

وہ کافی بنا کر اوپر لے تو آئی تھی مگر اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی چھت پر جانے کی۔ہمت کر کے چھت پر قدم رکھا ہی تھا کے فوراً سے خیال آیا تھا" عریبیہ اگر اسے لگا کے میں جان بوجھ کر ان سے ملنے آئی ہوں تو۔۔" یہ سوچ ساتھ ہی وہ اندر پلٹی تھی فورا

"کوئی بات نہیں عریبیہ تم بتا دینا اسے کہ رباب نے تمہیں بولا تھا" ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کے ارحان کی آواز کان میں گونجی تھی۔

"یقین جانو میں انسانوں کو نہیں کھاتا۔اور ویسے بھی میرا ٹیسٹ ابھی اتنا خراب نہیں ہوا کے تمہیں کھاؤں۔۔"

عریبیہ ہمت کر کے اسکی جانب بڑھ گئ تھی اور کافی پیش کرنے کے ساتھ ساتھ فورا سے وضاحت دینا بھی اپنا فرض سمجھا تھا۔۔" وہ میں آپ سے ملنے نہیں آئی تھی۔۔مجھے رباب نے کہا تھا"

"ہاں ں۔۔"ارحان اسکی بات پر حیران ہوا تھا۔

"وہ آپ کو کہیں یہ نہ لگے کے میں جان بوجھ کر آپ سے ملنے کیلیئے خود کافی لے کر آئی ہوں"عریبیہ نے اک اور وضاحت عرض کی تھی۔

"عریبیہ مجھے ایسا کوں لگے گا۔۔اورا گر ایسا بھی ہے تو اس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے۔۔"ارحان نے کافی کا سپ لیتے ہوئے اسے سمجھآنے کی کوشش کی تھی۔مگر سامنے بھی عریبیہ تھی۔

"جی مگر ایسا نہیں ہے۔۔"

ارحان کے لبوں پر چند سیکنڈ ہی کیلیئے سہی مگر مسکراہٹ نے بسیرا ضرور کیا تھا۔۔

"عریبیہ۔۔تمہیں مجھ سے ڈر کیوں لگتا ہے۔۔"اب کی بار وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"پتا نہیں۔۔"وہ تھوڑا گھبرائی۔

"اگر بتائو گی نہیں تو میں تمہارے ڈر کو ختم کیسے کروں گا۔۔پہلے تو نہیں لگتا تھا ڈر۔۔پہلے تو تم ایسی نہیں تھی"اسکا لہجہ بہت دھیما تھا وہ آج سچ میں اسکے درنے کی وجہ

جاننا چاہتا تھا۔

"پتا نہیں۔۔شاید کچھ چیزوں کا خوف۔۔یہ خوف ہی ہے جو آپ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔"عریبیہ بھی اسکی طرف دیکھتے بول رہی تھی آج ان آنکھوں سے خوف نہیں آرہا تھا۔آج وہ آنکھیں۔۔کسی اپنے کی لگ رہی تھیں جن میں خوف۔۔ڈر نہیں تھا ہاں پیار ضرور تھا احترام بھی تھا۔۔

"کس چیز کا خوف۔۔"ارحان کی حیرت بڑھی تھی۔

"کہ کہیں آپ مجھے چھوڑ نہ دیں۔۔کہیں آپ مجھے طلاق نہ دے دیں۔۔کہیں میرا انجام ماما۔۔"عریبیہ کی آنکھوں سے اک آنسو کا قطرہ جھلکا تھا مگر اسکے بعد وہ خود کو سنبھال گئی تھی۔سو بغیر کچھ اور کہے پلٹ گئی تو ارحان نے بھی اس سے مزید کچھ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

اگلے دن وہ صبح صبح پھوپھو کے پیچھے لگی ہوئی تھی۔۔اور صدف صاحبہ اب تک اس سے خاصا تنگ آچکی تھیں۔

"عریبیہ اب میرا اور دماغ نہیں کھائو۔۔میں نے منع کر دیا ہے نا اک بار۔۔"

"یار پھو پھو آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں۔۔میں کیسے جاسکتی ہوں ان کی شادی میں۔۔"

"کیوں کیوں نہیں جاسکتی۔۔اقرا اور فہیم تمہارے بھی تو کزن ہے۔۔ بلکل ویسے جیسے رباب اور ارحان کے ہیں"

"اوہ ہو میں یہ تھوڑی کہہ رہی ہوں۔۔میں جانتی ہون وہ میرے بھی کزن ہیں مگر آپ بھی تو جانتی ہیں وہ سب لوگ مجھے پسند نہیں کرتے۔۔"

"اچھا تم اتنی سیانی بی بی زرا یہ بتائو ادھر رہو گی کس کے پاس؟"

"اتنے دن ماموں کے ہاں رہ لوں گی نا۔۔ تھوڑے دنوں کی تو بات ہے۔۔"

"اچھا اور وہ جو اسکی بیوی ہے۔۔؟ جانتی ہو نا وہ بھی تو نہیں پسند کرتی تمہیں۔۔"

"مگر حسن بھائی تو ہیں نا۔۔"

"عریبیہ بس اب اور دماغ نہیں بچا میرے پاس۔۔رباب کا نکاح ہے اور تم ہی نہیں ہو گی اسکے نکاح پر۔۔اور جس کو تم سے مسئلہ ہے وہ جانے اور اسکا مسئلہ تمہیں سر درد لینے کی ضرورت نہیں ہے آئی سمجھ۔۔" کہتے ساتھ خود تو اپنے کام میں لگ گئیں تھیں

www.neweramagazine.com

اور عریبیہ کو موڈ اچھا خاصا خراب ہو گیا تھا۔۔

"بتائو بھی کیسے یاد کیا ہمیں۔۔" وہ کرسی پر بیٹھتے بولا تھا۔

"کچھ خاص نہیں۔۔ تم نے بتایا تھا تمہیں عریبیہ پسند آ گئی ہے۔۔" آنسہ نے اسکے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے اسے یاد دلایا تھا۔

"ہاں تو۔۔" کامران حیران ہوا تھا شاید اسکی بات کرنے کا مقصد نہیں سمجھا تھا۔

"ہاں تو کیا۔۔؟ کیا ایسے ہی بیٹھے رہو گے۔۔ اس سے بات نہیں کرو گے؟"

"اور میں نے تمہیں یہ بھی بتایا تھا کے وہ کس مزاج کی بندی ہے۔۔"

"تو اس مین کیا ہے۔۔ ہر لڑکی شروع شروع میں ایسی ہی ہوتی ہے کم سے کم بات تو کر کے دیکھنی چاہیئے۔۔"

"یقیناً تمہارے پاس کوئی نا کوئی حل ہو گا اس مسئلے کا۔۔ تو اب بتا بھی دو تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔"

"اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔ ہاں مگر لاسٹ پیپر والے دن ہم ایک گیٹ ٹو گیدر پلین

کر رہے ہیں جس میں وہ بھی ارہی ہے تو میرا انہیں خیال تمہیں اس سے اچھا موقع پھر کبھی ملے گا۔۔"

"ہمم۔۔" پھر وہ دونوں ہنس دئے تھے۔

آج کے دن رباب اور عریبیہ کو شوکس میں سے سارے برتن نکال کرانہیں ساف کرنے کا کام ملا تھا پہلے تو کام والی نے کر دئے تھے مگر پھر اسے نیچے والے پورشن کی صفائی کرنی تھی تو وہ چلی گئی اسلئے اب یہ کام عریبیہ اور رباب کے زمہ آگیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ برتن صاف کر رہی تھی جب ارحان اسکے سامنے ایا تھا۔

"اب یہ کیا ڈرامہ ہے۔۔ تم کیوں منع کر رہی ہو شادی پر جانے سے۔۔"

"کیا تم شادی پر نہیں جانا چاہتی۔۔" رباب اپنی جگہ حیران ہوئی تھی

"جب آپ جانتے ہیں تو پھر پوچھ کیوں رہے ہیں۔۔" عریبیہ نے کام جاری رکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"کیونکہ مجھے تمہاری عقل پر حیرانی ہو رہی ہے۔۔ تم کب سے لوگوں سے ڈرنے

لگی۔۔"ارحان کا مزاج کافی بگڑا ہوا تھا۔

"ارحان پلیز۔۔آپ جائے یہاں سے۔۔"عریبیہ کو آج پھر وہ تینو پہلے جیسے لگے تھے۔

"میں تمہیں ہر گز اس چیز کی اجازت نہیں دوں گا عریبیہ ارحان۔۔"

"آپ کو اس کا کوئی حق نہیں ہے۔۔"

وہ ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر آگے جھکا تھا

"میں اپنے حق بہت اچھے سے جانتا ہوں اور وقت آنے پر یاد دلوانا بھی جانتا ہوں۔۔امید ہے تم مجھے مجبور نہیں کرو گی ان سب کیلئے۔"

"اسلئے بہتر یہی ہے اپنے دماغ سے نا جانے والا خیال تو نکال ہی دو۔۔"کہہ کر وہ رکا نہیں تھا۔

جب سے ارحان وہ ساری باتیں بول کر گیا تھا اسکے بعد سے اسکا موڈ ابھی تک خراب تھا۔وہ چھت پر ایسے ہی فضول میں کبھی آسمان کو دیکھنے لگتی تو کبھی منڈیر پر منہ رکھے

باہر سڑک پر دیکھنے لگتی۔اسی دوران رباب آئی تھی۔

"اللہ اللہ عریبیہ ابھی تک تم ارحان کی صبح والی بات پر منہ پھلائے بیٹھی ہو۔۔"

"وہ زراسی بات نہیں ہے۔۔کوئی کسی کو پیپر زمین اتنی ٹینشن دیتا ہے کیا۔۔؟اس دن مجھے باہر سب کے سامنے ڈانٹا۔۔اور آج پھر پتا نہیں کدھر سے اپنا حق لے آئے۔۔"

"ارے کدھر سے کیا مطلب یار تم دونوں کا نکاح ہوا ہے"رباب نے اسے یاددہانی کروائی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں نکاح میں سارے حقوق ان کے ہی ہیں کیا میرا کوئی حق نہیں ہے ہاں۔۔خود جب دل کرتا ہے جس کو مرضی اپنا کرش رکھتے ہیں،جب دل کرتا ہے اپنے کرش سے باتیں کرتے ہیں اور مجھے۔۔مجھے صرف اتنی سی بات پر اپنی مرضی نہیں کرنے دے رہے۔۔"جب وہ سب کچھ سنا چکی اپنا دل ہلکا کر چکی تو احساس ہوا کے وہاں رباب کے ساتھ ساتھ کوئی اور بھی تھا اور جو تھا وہ اسکو چند سیکنڈ کیلیئے ساکن کر گیا تھا۔وہ چلتا ہوا اسکے سامنے آیا تھا۔

"تم زرا آج یہ تو بتاؤ میرا کرش آخر ہے کون۔۔ جسکی تم مجھے دھمکیاں دیتی ہو۔۔"

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے آپ کو پتا نہ ہو۔۔ ہم تینوں جانتے ہیں آپ کا کرش کون ہے۔۔"

"نہیں مجھے نہیں پتا اور یقیناً رباب کو بھی نہیں پتا ہو گا۔۔" ارحان نے رباب کو دیکھا تو اسنے بھی کندھے اچکا دئے تھے۔

"وہی جس کے ساتھ آپ کیفے میں کافی پیتے ہیں۔۔"

"عریبہ۔۔ میں کس کے ساتھ کافی پیتا ہوں۔۔؟" اسکا مزاج بگڑا تھا۔

"آپ نے پہلے بھی کبھی غلطی نہیں مانی تو اب کیوں مانیں گے۔۔" وہ کہتی ہوئی دونوں کے بیچ سے راستہ بناتے ہوئے چلی گئی۔

ارحان نے رباب کی طرف دیکھا تھا "یار۔۔ اللہ مجھے صبر دے۔۔"۔

صدف صاحبہ بیڈ پر آنکھیں بند کئے تسبیح کر رہی تھی کہ جب انہیں اپنی ٹانگوں پر کچھ محسوس ہوا۔ جب انکھیں کھولیں تو عریبیہ ان کی ٹانگون پر سر رکھے لیٹی جانے کن سوچوں کی وادی میں تھی۔

www.neweramagazine.com

"خیریت ہے۔۔آج اتنے دن بعد پھوپھو کی کیسے یاد آگئی۔۔؟"

"توبہ کریں پھوپھو مجھے تو ہر وقت ہی یاد ہوتی ہیں۔۔بس وہ جو آپ کے بیٹے اتنا جیلس ہوتے ہیں اسلئے نہیں آتی۔۔" وہ صاف مکر گئی۔

"ہیں ہیں۔۔وہ کیوں جیلس ہونے لگا۔۔" صدف صاحبہ بھی انجان بننے لگیں۔

"بس کر جائیں آپ۔۔پھوپھو کی لاڈلی۔۔پھوپھو کی لاڈلی بول کر میرے کانوں کے پردے ہلا کر رکھ دئے ہیں اور آپ ایسے انجان بن رہی ہیں۔۔"

اسے ایسا بولتے دیکھ صدف صاحبہ اپنی ہنسی کو روک نا پائیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھوپھو۔۔" اسکی آواز بدلی تھی۔

"جی پھوپھو کی جان۔۔" صدف صاحبہ کی انگلیاں آہستگی سے اسکے بال سہلانے لگیں۔

"مجھ۔۔مجھے لگتا ہے میرے ساتھ بھی ماما جیسے ہو گا۔۔" اسکی آنکھ سے پانی کا قطرہ چھلکا۔۔

"عریبیہ۔۔ایسا کیوں سوچتی ہو۔۔تمہارے ساتھ اللہ نہ کرے ایسا کچھ ہو۔۔" عریبیہ کا گمان انہیں اچھا خاصا پریشان کر گیا۔

"پھوپھو کوئی نہیں چاہتا کہ اسکے پیارے کے ساتھ کچھ ایسا ہو۔۔ مگر کچھ چیزیں ہمارے بس میں نہیں ہوتیں۔۔ ہماری تقدیر میں کچھ حادثے لکھ دیئے گئے ہیں۔۔ کاش ہمارے چاہنے والوں کا اختتام ہمارے ہاتھ میں ہوتا۔۔ تو میں کبھی ان کے ساتھ وہ سب نہیں ہونے دیتی۔۔ ان کی زندگی کا اختتام ایسے نہیں ہونے دیتی۔۔ کبھی نہیں۔۔" اسکی آواز رندھی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی۔

"میری جان۔۔ پھوپھو قربان جائیں۔۔ چنداجو چیزیں ہمارے اختیار میں ہیں ہی نہیں ان کو سوچ کر خود کو کیوں تکلیف دیتی ہو۔۔ وہ تمہارے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہونے دے گا۔۔ میرا بھائی کمزور تھا اسلیئے وہ سب ہو گیا۔۔ مگر تمہارا ولی۔۔ تمہارا سرپرست کمزور نہیں ہے عریبیہ۔۔ وہ کبھی تم پر دنیا کو ترجیح نہیں دے گا۔۔"

"ہمم۔۔" اسنے کچی پکی نیند میں صرف اتنا ہی جواب دیا۔

قسط نمبر 5:

صدف صاحبہ آج پیزہ بنانے کی کوشش میں تھیں جس کیلیئے وہ میدے کا بیٹر بنانے میں مصروف تھیں اور عریبیہ پاس کھڑی انہیں پیزہ بناتے دیکھ رہی تھی۔

"بی بی جی ارحان صاحب کی کافی تیار ہے دے آئوں انہیں۔۔"کام والی نے پوچھا

"نہیں تم رہنے دو۔۔عریبیہ جائو تم دے کر آئو، پھر بولے گا اس بچی کو کیوں بھیج دیا نیچے۔۔جائو شاباش۔۔"صدف صاجی نے میدے کو گھوندتے ہوئے کہا۔عریبیہ اب کام والی کے سامنے کیا کہتی اسلئے خاموشی سے ٹرے پکڑے چل دی نیچے کو۔۔

وہ جب نیچے آئی تو ارحان سامنے ہی مل گیا اسے وہ ٹہلتے ہوئے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔"نہیں یار تم لوگ جائو میرا دل نہیں ہے"وہ شاید کسی چیز کیلئے منع کر رہا تھا۔"

"وہ یہاں کہاں سے آ گئی وہ جائے یا نا جائے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔اور بہتر ہو گا تم لوگ بھی اب یہ چیپٹر بند کر دو یار"وہ سامنے والے سے ناراض ہو رہا تھا۔عریبیہ کپ رکھ کر پلٹ گئی۔

صدف صاحبہ کا تجربہ کامیاب رہا تھا۔

"واہ ماں آپ تو شیف بنتی جا رہی ہیں"کہتے ساتھ ہی ارحان پیزہ کا سلائس اٹھانے لگا تھا کہ صدف صاحبہ نے اس کے ہاتھ پر اک چت لگا کر روک دیا۔

"جائو تم عریبیہ بیبی کو بلا کر لائو، انہیں بولو سب انتظار کر رہے ہیں"صدف صاحبہ

اسے کہہ کر اب رباب کے حصے کا پیزہ نکالنے لگیں۔صدف صاجی کی عادت تھی جب کوئی گھر پر نہیں ہوتا تو اس کا حصہ سنبھال کر رکھتی تھیں۔جب عریبیہ آئی تو اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی لگ رہی تھیں وہ صدف صاحبہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"لیں اب آگئی نا آپ کی لاڈلی اب میں لے لوں" ارحان نے کہتے ساتھ سلائس اٹھا لیا۔صدف صاحبہ نے تاسف سے ارحان کو دیکھا اور پھر عریبیہ کے ماتھے کو چھو کر دیکھا تو اسے بخار تھا۔

"اللہ مجھے صبر دے کدھر سے یہ تین نمونے میری جھولی میں ہی ڈال دیے، بیٹھو میں دوا لے کر آتی ہوں" کہتے ساتھ ہی وہ دوا لینے چلی گئیں۔

عریبیہ سے درد برداشت نہیں ہوا تو اسنے بازئوں کا دائرہ بنا کر سر اس پر رکھ دیا۔

"یہ لو میری جان دوا لو" صدف صاحبہ نے اسکے بال سہلائے۔

جب اسنے سر اٹھایا تو بھلے اک پل کو ہی سہی نظر ملی تھی۔اس کو اسے ایسا دیکھ کر تکلیف ہوئی تھی، یہ صرف بخار نہیں ہو سکتی جس سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے کوئی اور بات بھی ضرور ہو گی۔"ماں اگر ربی کو زیادہ تکلیف ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں" وہ

پوچھ توماں سے رہا تھا مگر جواب شاید عریبیہ سے چاہتا تھا جبھی تو بات کرتے ہوئے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔

"پھوپھو میں تھوڑا آرام کر لوں" وہ ٹیبل کا آسرا لے کر کھڑی ہوئ"

"ٹھیک ہے بیٹا میرے کمرے میں ہی لیٹ جائو" ابھی انہوں نے اپنی بات مکمل بھی نہیں کی تھی کے اس سے پہلے ارحان نے سہارا دیا تھا اور خاموشی سے اس کا ہاتھ تھام کر ساتھ چل دیا۔

سنو اقرار کرتے ہیں جاناں

دل و جان سے اظہار کرتے ہیں

ہماری سوچوں کا محور ہو تم

سوچوں کا محور ہی کیوں عزیز جان ہو تم

صدف صاحبہ ٹی وی لائونج میں کوکنگ شو دیکھ رہی تھیں۔اسنے فریزر سے پانی والی بوتل نکال کر گلاس میں پانی ڈالا اور پھر گلاس اٹھائے ان کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گیا۔"ماں عریبیہ ٹھیک ہے"

"ہم ٹھیک ہے شاید سو رہی ہے"انہوں نے بھی ٹی وہ دیکھتے جواب دیا۔

وہ پانی پی کر صدف صاحبہ کے کمرے کی جانب چل دیا۔لڑائی اور غصہ اپنی جگہ مگر اسے تکلیف میں چھوڑنا ممکن نہیں تھا، جبھی اسے دیکھنے چلا آیا۔

"جب اتنی پرواہ کرتے ہو تو اتنا تنگ کیوں کرتے ہو اسے"

جب وہ عریبیہ کو دیکھ کر آیا تو صدف صاحبہ نے راستے میں ہی روک لیا۔

"آپ سے کس نے کہا میں اسے تنگ کرتا ہوں اسے خود ہی شوق ہے تنگ ہونے کا"

"ارحان۔۔تم اس کے ساتھ تمیز کے ساتھ کیوں نہیں رہ سکتے"

"آپ کا اپنا وعدہ یاد ہے ناماں"اب کی بار اس نے سوال کے سوال میں سوال ہی کیا۔

"ارحان تم میری اس وقت کی کی گئی بات سے اب تک ناراض ہو۔۔؟انہوں نے فکر مندی سے پوچھا۔

"نہیں ہونا چاہیئے کیا ماں ؟اک تو آپ اور ماموں نے ہم دونوں کی مرضی جانے بغیر نکاح کروا دیا اور پھر آپ کو لگا کہ آپ کا بیٹا اتنا گراپڑا ہوا ہے کہ۔۔"

اسنے وقفہ لیا۔۔"ماں اگر آپ نا بھی کہتی میں تب بھی اپنے قدم اسکی جانب سے روک کر رکھتا مجھے اپنے نفس پر قابو رکھنا بھی آتا ہے اور اپنی عزت کو پاک رکھنا بھی۔۔میں کوئی ایسا کام کیسے کر سکتا ہوں جس سے اسکی عزت پر کوئی حرف ائے۔مجھے رشتون کا احترام کرنا آتا ہے ماں "آگے بڑھ کر اسنے اپنی ماں کا ماتھا چوما اور سیڑھیون کی جانب بڑھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

____

آج عریبیہ لوگوں کا آخری پیپر تھا۔ پیپر دینے کے بعد وہ اور غزل دونوں چلتے چلتے ڈسکشن کرنے لگیں جب آنسہ ان کے پاس آئی۔

"ہیلو گرلز۔۔کیسا ہوا پیپر۔۔"وہ عریبیہ کے گلے ملتے پوچھنے لگی۔

عریبیہ کو تو اس کے یوں بے تکلف ہونے نے حیرت زدہ کیا۔"ٹھیک اور آپ کا کیسا ہوا۔۔"

"ہم لوگوں کو تو دو گھنٹے پہلے ہی ہو چکا ہے۔۔آں اچھا ہی ہو گیا یار۔۔، تم لوگ بتاؤ سیلیبریشن کا کیا سین ہے۔۔"

"جی۔۔"عریبیہ پھر سے حیران ہوئی۔۔ناجان ناپہچان اتنی فرینکنس پہلی ہی ملاقات میں کے پلینز پوچھنے لگی۔

"یار میرا مطلب گھر جارہے ہو۔۔یاں ابھی یونی میں ہی ہو۔۔؟"

"نہیں تو ہم ایکچولی باہر آؤٹنگ کیلئے جارہے ہیں۔۔ریلیکس کرنے۔۔"اب کی بار جواب غزل نے دیا۔

"ارے یار۔۔میں تم لوگوں کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔میرے گھر میں اک گیٹ ٹو گیدر ہے فرنڈز کی۔۔تو میں چاہ رہی تھی کہ تم لوگ بھی آؤ پلیز"

آنسی نے اپنے مقصد کی بات بیان کی۔

عریبیہ کو خاموش پاکر اسنے فوراً وضاحت کی"ڈونٹ وری یار صرف گرلز کی ہے۔۔پلیز یار مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔اکیلے بھی تو سیلیبریٹ کر رہے ہو تو کیوں نا ساتھ میں کر لیں۔۔کیا معلوم اس کے بعد کون کہاں ہو گا۔۔"

"اریو شور ناصرف گرلز ہوں گیں۔۔"اب کی عریبیہ نے سوال کیا۔

"ہاں یار لڑکیاں ہی ہوں گی۔۔ چلیں کیا۔۔"وہ رسک نہیں لیناچاہتی تھی کہ کہیں عریبیہ کاموڈ نابدل جائے۔

غزل اور وہ دونوں اسکے ساتھ چل دیں۔

ارحان کا پیپر صبح میں ہی ہو گیا اسلئے وہ اب تک گھر آچکا تھا۔

"ارحان بیٹا جاو زرانورین کو تو لے آو،وہ آنا چاہ رہی تھی مگر اسے کوئی ساتھ آنے والا نہیں ملا"

"یار ماما میں سچ میں بہت تھک گیا ہوں۔۔آپ اس سے کہہ دیں نا کے اوبر پر آجائے۔۔"

"میں اسے ایسے کیسے کہہ دوں کے اوبر پر آجائے خوامخواہ میں بھابھی کہیں غصہ نا کر لیں۔۔میرے بیٹے نہیں ہو جاو لے آونا۔۔"صدف صاحبہ نے اصرار کیا۔

"یار ماں ں۔۔،اوکے جار ہا ہوں۔۔"کہتے ساتھ وہ چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عریبیہ اور غزل آنسہ کے ساتھ گھر میں داخل ہوئیں تھیں۔۔ میوزک کی آواز باہر تک سنی جاسکتی تھی۔ عریبیہ کو مزید حیرانی نے آگھیرا۔۔

"یار کیا اس کے ماں بابا کچھ نہیں کہیں گے اس سارے ہنگامے پر۔۔" وہ غزل کے کان میں سرگوشی کرنے کے انداز میں بولی۔

"پتا نہیں یار مجھے تو خود حیرت ہو رہی ہے۔۔ آئندہ کبھی کسی کے گھر نہیں جائیں گے۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ جب آگے بڑھیں تو ماحول دیکھ کر دنگ رہ گئیں۔۔ عریبیہ اور غزل دونوں کا تعلق بھی عمیر گھرانوں سے تھا مگر انہیں اپنی حدود کا پتا تھا۔ انہیں لباس اوڑھنے کا ڈھنگ اور بات کرنے کا سلیقہ بھی تھا۔ وہاں پارٹی پر زیادہ عوام کی ڈریسنگ ویسٹرن تھی۔۔ اور ویسٹرن میں بھی کوئی نچلے درجے کی۔۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے سب سے چھوٹے کپڑے پہننے کا مقابلہ ہے جبھی ہر کسی کی کوشش تھی کہ وہ سبقت لے جائے۔۔ مگر ان دونوں نے شکر کیا کے لڑکے نہیں تھے وہاں پر۔ آنسہ نے سب کے ساتھ بہت اچھے سے ان کا تعارف کروایا اور پھر پارٹی انجوائے کرنے کا کہہ کر نجانے کدھر غائب ہو گئی۔

کافی دیر ہو چکی تو اب صدف صاحبہ کے چہرے سے پریشانی واضح ہونے لگی۔اگرچہ عریبیہ ان سے پوچھ کر گئی تھی مگر اب وہ کال نہیں لے رہی تھی۔وہ خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ کسی کو یہ نہ لگے کے انہیں عریبیہ کا پتا نہیں۔۔وہ ایسے ظاہر کر رہی تھیں جیسے عریبیہ ان کی اجزت سے ابھی تک باہر ہے۔اسی دوران ارحان نورین کو بھی لے آیا۔

نورین نے ملتے ہی عریبیہ کا پوچھا تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا" جاو بیٹا ر باب اپنے کمرے میں ہے کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہے۔۔"

وہ تو چلی گئی مگر ارحان۔۔"ماما کیا عریبہ ابھی تک نہیں آئی۔۔"

"نہیں۔۔ہو سکتا ہے اسکا پیپر نا ختم ہوا ہو۔۔"

"مگر اسکا پیپر تو ڈیڑھ گھنٹا پہلے ختم ہو جانا چاہیئے۔۔"ارحان بھی پریشان ہوا۔۔

"ہاں اسکا پیپر کے بعد دوستوں کے ساتھ کہیں جانے کا پلین تھا۔بس آتی ہی ہو گی تھوڑی دیر میں۔۔"

"مگرماں آپ جانتی تو ہیں شہر کے حالات۔۔اوراب ویسے بھی شام ہو چکی ہے۔۔"وہ صدف صاحبہ کی فراخدلی پر حیران تھا۔

"ارحان۔۔میں تمہاری ماں ہوں کہ تم۔۔؟"صدف صاحبہ نے اب اپنی ناراضگی کا سہارالیناچاہا۔

"ہاں۔۔حد ہی ہو گئی ہے ماما۔اب میں اسکے بارے میں کچھ پوچھ بھی نہیں سکتا"اس کا موڈاچھاخاصا بگڑا۔

"نہیں۔۔نہیں پوچھ سکتے"صدف صاحبہ نے بھی دوٹوک جواب دیا۔

"یہ سب تو نکاح کروانے سے پہلے سوچتے آپ لوگ۔۔"

"ارحان ن۔۔۔میرے صبر کاامتحان لے رہے ہو۔۔"اب کی بار صدف صاحبہ کے تیور سچ میں بگڑتے دیکھ کر وہ نیچے چل دیا۔

اچھے خاصے حلے گلے کے بعد وہ لڑکیاں تصاویر لینے لگیں۔وہ اکیلی لاونج میں بیٹھی تھی کیونکہ غزل کو آنسہ اپنے ساتھ لے گئی تھی باہر تصاویر بنوانے کا بول کر۔عریبہ کو

حیرت تھی "شاید اسکے ماما بابا کہیں گئے ہوئے ہیں" وہ اسکے ماں باپ کو وہاں نہ پاکر سوچ ہی رہی تھی کے اسی دوران اسکو اپنے پاس کسی کے بیٹھنے کا احساس ہوا۔۔وہ کامران تھا۔وہ جھٹکے سے اٹھی "آپ۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔"

وہ بھی کھڑا ہوا "کیا آپ واقعی ہی نہیں جانتی کے میں یہاں کیوں آیا ہوں کس لئے آیا ہوں۔۔"

عریبیہ آگے بڑھنے لگی تو وہ سامنے آیا "دیکھیں مجھے یہ جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، اب میرا راستہ چھوڑیں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے راستہ نہیں چھوڑا "چھوڑدوں گا پہلے آپ میری بات سن لیں"

"نہیں مجھے نہیں سننی۔مجھے ایسی فضول باتوں کو نہیں جاننا"

"مطلب آپ جانتی ہیں میں کیا کہنا چاہتا ہوں" اسکے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

"آپ جیسے لوگ لڑکیوں کے ساتھ ایسی ہی فضول گفتگو میں پائے جاتے ہیں" اب اس کے صبر کا پیمانہ ٹوٹنے کو تھا۔

"آپ کسی کے پیار کو فضول کیسے کہہ سکتی ہیں۔یہ حق آپ کو کس نے دیا۔۔" وہ بھی پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔

"پہلی بات تو یہ محبت نہیں۔۔دوسری بات ایسی گری ہوئی حرکتوں کا نام ایسا ہی ہوتا ہے۔۔اور جب کوئی اپنی حد پار کرتا ہے تو خود بخود آپ کو سب اختیارات مل جاتے ہیں" عریبیہ اگے بڑھنے لگی تھی جب اس سے ہاتھ پکڑنے کی غلطی ہوئی،اور ساتھ ہی عریبیہ کی برداشت کا بھی خاتمہ ہوا تو اسنے اک زور طمانچہ رسید کر دیا۔

"آئیندہ۔۔آئیندہ کم سے کم میرے سامنے ایسی غلیظ حرکت کرنے کی جرائت نہ کی جئے گا۔۔"عریبیہ نے انگھشت کی انگلی اٹھا کر تنبیہ کی۔

باہر نکلتے ہوئے اس کا سامنہ آنسہ سے ہوا تو وہ غصیلی نگاہ ڈال کر آگے بڑھ گئی۔فورا سے غزل کو ساتھ لیا اور وہاں سے نکلنے کی کی۔

"عریبیہ کیا ہوا۔۔تم مجھے ایسے کیون لے آئی وہاں سے۔۔"

"غزل ابھی میرا دماغ پیلے ہی ہت خراب ہے اسلئے ابھی چھوڑ دو،بس ابھی جلدی گھر پہنچنا ہے یار بہت دیر ہو گئی ہے" وہ اب خود بھی پریشان ہونے لگی تھی۔

"ہمم مگر تم تو آنٹی سے پوچھ کر آئی ہو نا" غزل نے اسے ریلکس کرنے کی کوشش کی۔

"ہاں مگر پھوپھو نے کہا تھا زیادہ دیر نہیں کرنا۔۔یار" وہ بس سامنے دیکھی جا رہی تھی جیسے رکشہ وہ چلا رہی ہو۔

رباب، ارحان اور نورین کیرم کھیلنے کے ساتھ ساتھ گپیں لڑا رہے تھے۔اب کی بار پھر سے نورین نے پوچھا

"یار یہ عریبیہ کدھر رہ گئی ہے اب تک کیوں نہیں آئی"

ارحان نے سٹرائیکر سے گوٹ کو ہٹ کرتے ہوئے اپنا تجزیہ پیش کیا "اوہ شکر کرو تم ماں کے بھائی کی بیٹی ہو۔۔نہیں تو ماں تمہارا سر قلم کروا دیتی" ارحان نے آہستہ سے سرگوشی کی۔

"ارحان بدتمیز۔۔" رباب فوراً سے ماں کی سائیڈ لینے کو میدان میں آئی۔ان کی یہ مستیاں چل ہی رہی تھیں کہ عریبیہ اندر داخل ہوئی۔وہ اب تک خود کو نارمل کر چکی تھی مگر آج کے واقع کے اثرات پوری طرح زائل نہیں ہوئے تھے۔

"السلام و علیکم، کہتے ساتھ وہ نورین کے ساتھ گلے ملی۔

"ویسے تم کدھر سے آرہی ہو۔۔"اب کی بار سوال ارحان کی جانب سے آیا۔

"وہ۔۔میں۔۔وہ۔۔"اب کی بار اسکے اوسان سچ میں خطا ہوئے۔

"جی وہ۔۔مطلب آپ۔۔"ارحان نے اسکے الفاظ دہرائے۔

"ارحان پھوپھو نے بتایا تو تھا کہ وہ اپنے فرینڈز کے ساتھ گئی تھی"اب کی بار نورین اسکیلئے فرشتہ ثابت ہوئی۔

"جاو تم چینج کر آو۔۔"آگے کی جان بخشی رباب نے کروادی۔

وہ پھوپھو کے کمرے سے آنے کے بعد اب خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔۔ساری بات ان کو بتادی تو اب کوئی ڈر نہیں کہ اچانک ٹھٹکی "بس بھوک جاو جو ہوا۔۔ارحان کچھ پوچھے تو ٹال دینا۔۔اسے پتا چلا تو اک ہنگامہ کھڑا کر دے گا"یہی سوچ اسے پریشان کئے دے رہی تھی۔۔"آنسہ ارحان کی دوست ہے اگر اسنے بتادیا تو۔۔مگر وہ ایسا کیوں کرے گی۔۔"ابھی کسی نتیجے پر پہنچی بھی نہ تھی کہ رباب کمرے میں داخل ہوئ

"یار۔۔عریبیہ چلو جلدی مجھے یقین ہے ان دونوں نے ابھی تک فلم لگا بھی دی ہونی ہے۔۔"

"فلم۔۔"اسنے دہرایا۔

"ہاں بھئی ارحان کا آئیڈیا تھا کہ چونکہ آج نورین یہاں رک رہی ہے تو کیوں نا رات کو کوئی مووی دیکھیں۔

"میں نی ان کے ساتھ کوئی مووی شووی دیکھ رہی"اسنے صاف انکار کیا۔

"ہیں۔۔میں کونسا تمہیں اسکے ساتھ اکیلے مووی دیکھنے کا کہہ رہی ہوں۔ہم سب بھی دیکھ رہے ہیں۔"

"ہاں تو وہ وہاں ہوں گے تو نا۔۔میں نہیں آ رہی۔۔"انکار پر انکار

"پکا۔۔ٹھیک ہے میں جا کر سچ بول دوں۔۔"

"ہاں بول دو بھئی۔۔"

"ٹھیک ہے مجھے کیا بتا دیتی ہوں ان دونوں کو کہ پھوپھو کی لاڈلی کو ارحان کے ساتھ مووی نہیں دیکھنی۔"کہتے ساتھ ہی رباب نے دوڑ لگا دی وہ جانتی تھی عریبیہ اس بات

پر اسے پکڑے گی۔

دگڑ دگڑ کی آواز پر ارحان اور نورین دونوں پلٹے۔رباب بھاگ کر ارحان کے پیچھے ہولی

"بھائی وہ۔۔"

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔"اسکے بولنے سے پہلے عریبیہ بول دی۔

"کیسا نہیں ہے۔۔وہ حیران ہوا۔

"جیسا رباب۔۔بتانے والی ہے۔۔"وہ تیزی سے بولی۔

اب وہ رباب کی طرف پلٹا"اور تم کیا بتانے والی ہو؟"

"نہیں۔۔آپ رہنے دیں۔۔"وہ رباب کے بولنے کے در سے خود ہی ارحان کو جواب دیے جا رہی تھی۔

"کیا رہنے دوں یار۔۔"اب کی بار اسے عریبیہ کی طرف پلٹنا پڑا۔اور اس پلٹا پلٹی کے چکر سے نورین تو برے طریقے سے ہنسی جا رہی تھی۔

"جو وہ آپ کو بتانے والی ہے۔۔"اسنے فوراً سے جواب دیا۔

"بس۔۔اب کی بار اگر تم نے وہ بتانے والی ہے۔۔وہ بتانے والی ہے کیا نا۔۔پھر مت کہنا کہ میں ڈانٹتا ہوں،دماغ گھما کر رکھ دیا ہے۔۔"وہ اچھا خاصا تپ چکا تھا۔

"چلو چھوڑو یار پلیز آج کوئی بدمزگی مت کرنا۔آؤ مووی دیکھتے ہیں۔۔"نورین نے کہتے ساتھ فلم پلے کر دی۔

انہوں نے ایک گھنٹے کی مووی کے بعد سنیکس بریک لی۔ نگٹس تو عریبیہ اور رباب نے ہی فرائی کرنے تھے مگر وہ دونوں بھی کچن میں ہی پائے جا رہے تھے ان کو کمپنی دینے کیلئے۔

"ویسے تم لوگ کب جا رہے ہو گاوں ؟"نورین

"یار ہم لوگوں کا پلین ہے کہ شادی سے کچھ دن پہلے جائیں تاکہ وہاں صیح گھوم سکیں"رباب نگٹس فرائی کرنے کے ساتھ ساتھ جواب بھی دے رہی تھی۔

"اووہ واہ یار۔۔اف میرے تو بابا بزی ہیں اسلئے ہم لوگ اک دو دن پہلے ہی جا پائیں گے"رباب کو دکھ ہوا اپنا پلین بتاتے۔

"ارے یار رباب تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتی۔۔مزا آئے گا سب ساتھ ہوں گے۔۔"یہ آئیڈیا بھی ارحان کی طرف سے ہی پیش کیا گیا۔

"ہاں یار۔۔"رباب نے بھی ہاں ملائی اور عریبیہ تو ویسے ہی خاموش تھی۔

"ارے یار یہ تو سچ میں بہت زبردست آئیڈیا ہے۔۔"رباب کا موڈ کافی خوشگوار ہو گیا۔۔

لوگوں نے اسے میری محبت سمجھ لیا ..
محسن وہ مجھ کو جان سے پیارا تھا اور بس ..

سب سے پہلے اس کی آنکھ کھلی تھی انگڑائی لیتے ہوئے اٹھا تو ایل سی ڈی چل رہی تھی۔ وہ تینوں ابھی تک ڈھیر تھیں اسکی نظر عریبیہ پر پڑی تو ٹھر گئی۔زمیں پر بیٹھے صوفے پر سر رکھے سو رہی تھی۔اپنوں کیلیئے کتنی معصوم،انجان لوگوں کیلیئے غصے سے بھرپور، اسکو اس کی یونی میں لڑائِ کا قصہ یاد آیا تو خود ہی سے بڑبڑا دیا۔"شکر ہے ارحان یہ تم سے ڈرتی ہے نہیں تو تمہاری ناک پر بھی ویسے ہی دم کیا ہوتا جیسے اوروں کے کیا ہوا ہے"

"کیا ہوا اپنے رویے پر شرمندہ ہو رہے ہو۔۔" یہ آواز رباب کی تھی۔

"بلکل نہیں۔" ارحان ہو اور اتنی آسانی سے مان جائے۔

"تمہیں اتنی پیاری سی معصوم پر ترس نہیں آتا" اسنے اسکے رویے پر اسے شرم دلانے کی ناکام کوشش کی۔

"اسے بھی تو نہیں آیا میرے دل میں داخل ہوتے وقت" نظریں ابھی تک اس پر مہربان تھیں۔

"اب کیا اٹھا کر رہو گے اسے" رباب نے اسکی نظروں کے مرکز پر اسے طنز کیا۔

"توبہ کرو کس کو شوق ہے اپنی شامت بلوانے کا" اب کی بار وہ سر جھٹکتے ہوئے ہنس دیا۔

"رباب۔۔یہ کتنا بدل گئی ہے نا۔۔" ارحان

"ہم۔۔ارحان پتا ہے جب تک عورت آزاد ہوتی ہے تو اس کے خواب اسکی شخصیت آزاد ہوتے ہیں۔ مگر جب وہ کسی کی سرپستی مین دے دی جاتی ہے تو پھر اسکی شخصیت اسکے خواب اس انسان پر منحصر کرتے ہیں۔ چاہے تو وہ اسے ان خوابوں میں اڑنے دے

یا پھر اسکے پاوں میں اپنی انا، ہٹ دھرمی کی بیڑیاں باندھ دے۔اب یہ تم پر ہے تم اپنی محبت کے حصار میں اسے اڑنے دو گے یا پھر اپنی ضد میں اسکی خواہشیں روند دو گے"

وہ جب اٹھی تو آس پاس کوئی نظر نہیں آیا۔اٹھنے میں مشکل ہوئی شاید صوفے پر ایسے گردن رکھ کر سونے کا نتیجہ ہے۔اٹھتے ہوئے اوپر پہنچی تو رباب ٹیبل پر کافی رکھ رہی تھی۔

"میں تمہیں ہی جگانے جا رہی تھی، جلدی سے فریش ہو کر آجاو کافی ٹھنڈی ہو جائے گی"

"ہم" کہتے ساتھ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

کوئی پندرہ منٹ کے بعد باہر آئی تو کافی کے دونوں کپ ویسے ہی پڑے ہوئے تھے۔ دونوں کپ اٹھاتے کچن کی جانب بڑھ گئی۔رباب صبح کی کافی اس کے ساتھ ہی پیتی تھی جو کہ اب ٹھنڈی ہو چکی تو وہ گرم کرنے کیلئے لے گئی۔

جب کافی گرم کر کے لے کر آئی تو رباب ڈائنگ ٹیبل پر آچکی تھی۔کافی کا کپ تھماتے

پوچھا "نورین کدھر ہے؟"

"اسے ارحان چھوڑنے گیا ہے، ہمارے ساتھ چل رہی ہے تو اسکو بھی پیکنگ کرنی تھی"

"بس میرے علاوہ سب کے ساتھ اچھے ہیں، ایسے لگتا ہے میرے سوا سب لڑکیاں ہی ان کا کرش ہیں" عریبیہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"استغفر اللہ" رباب کو اس سے اچھا جواب نہیں سوجھا

"اور نہیں تو کیا ہر لڑکی کے ساتھ ہنس ہنس کر بات کر رہے ہوتے ہیں"

"خیر اب ایسا بھی نہیں ہے لڑکوں سے بھی اچھے سے ہی بات کرتا ہے میرا گھوڑا"

"بچی نہیں ہوں میں۔۔ کسی بھی لڑکی سے ایسے بات کریں گے جیسے رانجھا کی روح آگئی ہو اور میرے ساتھ۔۔ میرے ساتھ ان کے اندر کا ہٹلر جاگ جاتا ہے۔۔"

"تو کیا تم بھی میری کرش بننا چاہتی ہو" وہ اسکے کان کے قریب آکر بولا تھا جس پر عریبیہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں۔

"ارحان۔۔" رباب نے ڈانٹ لگائی تو مگر ارحان بھی ارحان تھا۔

وہ اسکی کرسی پر ہاتھ رکھے بولا "ہاں تو کیا کہہ رہی تھیں"

"پلیز ہٹیئے مجھے جانا ہے" عریبیہ

"ٹھیک ہے مگر پہلے بتاو میرا کرش کون ہے" رباب نے اسے آنکھوں آنکھوں کے اشاروں سے باز رہنے کا کہا جسے وہ خاطر میں ہی نہں لایا۔

"مجھے نہیں بتانا" وہ اس وقت بس یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی مگر حقیقت میں ہر چیزون کا سامنہ ہی کرنا پڑتا ہے۔

"مگر مجھے تو جاننا ہے" وہ بضد تھا۔ارحان

"آپ پھو پھو سے پوچھ لیں" اسنے اندھیرے میں تیر چلایا جو کے چل بھی گیا۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ تم نے یہ فضول بات ماں کو بھی بتادی ہے۔۔" اسنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔اور دکھ سے رباب کی طرف دیکھا جو بس ہنستی چلی گئی۔

رباب اپنی پیکنگ میں مصروف تھی اسے اجازت جو مل چکی تھی۔رضیہ بیگم وسیم کے پاس آئیں تھیں

"سنئے آپ صداف باجی سے کب بات کریں گے ؟"

وسیم: "پہلے جس کا نکاح ہے اس سے تو فارغ ہو جائیں"

رضیہ: "دیکھ لیں، کوئی پتا نہیں ہے کل کلاں کو باجی کو اس لڑکی پر ترس آجائے اور اسے اپنی بہو بنانے کا فیصلہ کر لیں"

وسیم: "ان کا بیٹا ہے وہ جو چاہیں فیصلہ کریں"

رضیہ: "وسیم صاحب اس بار میں نے خاموش نہیں رہنا۔۔بتا رہی ہوں اس گھر میں میری نورین ہی جائے گی۔۔"

وسیم: "اپ آج سے پہلے کون سا خاموش رہی ہیں"

رضیہ: "بس پھر یاد رکھیں آگے بھی نہیں چپ رہوں گی"

وہ اپنے بابا کا ہاتھ تھامے روتی ہوئی فریاد کر رہی تھی "بابا پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائے نا۔۔بابا میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔"اسکے بابا نے آہستہ سے اسکا ہاتھ اک شخص کے ہاتھ میں تھمادیا "میری گڑیا میں تمہیں اس کو سونپ کر جارہا ہوں" وہ شخص

اس کا ہاتھ تھام کر چل دیا۔۔چلتے چلتے نا جانے وہ کیسے کچھ جانے پہچانے لوگوں کے بیچ میں پہنچ گئے۔۔سب کے قہقے گونجنے لگے تھے وہ کانوں پر ہاتھ رکھتی بولی "ارحان ارحان پلیز ان کو چپ کروا دیں۔۔" مگر ارحان تو وہاں کہیں نہیں تھا بس لوگون کا ہجوم تھا اسکا سر چکرانے لگا تھا۔۔وہ دیوانہ وار بھاگتی جا رہی تھی ہجوم کو چیرتے ہوئے ۔۔وہ چلائی "بابا۔۔ماما۔۔"۔۔

وہ ڈر کر اٹھی۔۔ہر طرف اندھیرا دیکھ کر لیمپ کا بٹن ٹٹولنا چاہا مگر ناکام رہی۔۔سانس پھولنے لگا وہ بغیر جوتے کے باہر بھاگی۔۔باہر لائونج کی لئٹ آن تھی تو تھوڑا سکون پا کر چئیر پر بیٹھ گئی۔۔سر ہاتھّوں میں گرا دیا۔۔

پیچھے سے کسی کا ہاتھ کندھے پر محسوس ہوا تو وہ ڈر کر پلٹی۔۔"عریبہ ریلکس میں ہوں"

وہ ابھی بھی اپنے حواسوں میں نہیں لوٹی تھی۔وہ اسکی ساتھ والی نشست پر دراز ہوا

"ربی۔۔کیا ہوا" اسنے اس کے ہاتھ تھامے۔

"آپ نے مجھے چھوڑ دیا۔۔میں اتنا چلائی۔۔مگر آپ لوگوں کی بھیڑ میں مجھے اکیلا چھوڑ گئے۔۔۔" اب وہ سسکیاں لے کر رونے لگی۔

"مجھے معاف کر دو ربی آئیندہ کبھی چھوڑ کر نہیں جائوں گا" وہ سمجھ گیا تھا وہ خواب کی بات کر رہی ہے۔

آنسو تھے کے بہتے چلے جارہے تھے "آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔"

وہ حیراں ہوا اسکی بات پر۔ "تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے ربی۔۔"

ارحان نے اس کے آنسو صاف کیئے اور آہستہ سے اسکا گال سہلایا "ربی اگر میں کہوں کے میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔"

اسنے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا۔۔اور پھر سر اسکے کندھے سے ٹیک دیا۔۔

دل کی وحشت یہ کہہ رہی ہے مجھ سے
تجھ سے روٹھ جائیں گے منائے ہوئے لوگ

قسط نمبر 6:

وہ صبح سے ہی اپنے کمرے سے نکل کر نہیں دے رہی تھی۔اٹھتے ساتھ ہی اسکے دماغ میں پہلا خیال آیا تھا کہ ارحان اب اس کو خوب تنگ کرے گا رات والی بات پر۔۔"اف عریبہ۔۔اف۔۔صبر نہیں کر سکتی تھی"۔آج وہ لوگ گاوں کیلیئے نکل

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہے تھے۔اسنے اپنی پیکنگ کر لی تھی مگر مجال ہے جو صبح سے اک بار بھی باہر نکل کر ماحول کا جائزہ لینے کی کوشش کی ہو۔اتنے میں رباب اندر آئی "یار۔۔جانا نہیں ہے کیا"

"نہیں۔۔"وہ بیڈ پر بیٹھتے بولی۔

"یار میں اور ارحان ہے نا تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔"وہ اسکے پاس بیٹھتے بولی۔

"یہی مسئلہ ہے کہ وہ بھی ساتھ ہیں۔۔"

"کیا مطلب۔۔"رباب نے حیرانی سے دیکھا۔

"رباب۔۔کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ارحان اور پھوپھو چلے جائیں،میں اور تم بعد میں چلے جائیں گے۔۔"

"پاگلوں والی باتیں مت کرو۔۔وہ ویٹ کر رہے ہیں۔۔"وہ چل دی تو عریبیہ کو بھی اسکے پیچھے چلنا پڑا۔

عریبیہ نے شکر کیا تھا ارحان کو رات والی بات کہاں یاد تھی اور اب وہ گائوں پہنچ چکے

تھے۔سب ان سے بڑے پیار سے مل رہے تھے اسکی وجہ وہاں کے لوگوں کی روایات تھیں۔صدف صاحبہ گائوں کی بیٹی تھیں توسب بڑی خوشدلی سے مل رہے تھے۔جیسے کار گھر کے باہر رکی عریبیہ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔سب باہر دروازے پر ہی انتظار کر رہے تھے۔کزنز بہت خوش ہو رہے تھے ان لوگوں کو دیکھ کر۔خاص کر مبشر صاحب انہوں نے عریبیہ کی پیشانی چومی "فہیم دیکھو تمہاری بہن کتنی بڑی ہو گئ ہے"۔جہاں وہ عریبیہ کو دیکھ کر اتنے خوش ہوئے تھے وہیں میمونہ نے ساری کسر پوری کر دی تھی وہ سب سے ملی تھیں سوائے عریبیہ کے۔مگر مدثر صاحب اوران کی زوجہ کنیز نے آگے بڑھ کر بات سنبھال لی۔۔"کنیز دیکھو یہ تو بلکل شہناز کی پرچھائی ہے"ان دونوں نے عریبیہ کو گلے لگا کر پیار کیا۔۔۔

ان سب کو ان کے کمرے دیکھا دئے گئے تھے۔عریبیہ نے رباب کے ساتھ ہی رہنے کو ترجیح دی تھی۔گھر بھی تو اتنا بڑا تھا کسی حویلی کے جیسے۔گھر کے پچھلی جانب کمرے تھے اک جانب بڑا سا کچن تھا اور اسکے سامنے بیٹھک تھی۔بیچ میں کامن روم تھا۔اوپر والے فلور پر کمروں کے سامنے برآمدے بنے ہوئے تھے جن کو مہرابوں سے زینت بخشی گئی تھی۔عریبیہ لوگوں کو بھی اوپر والے پورشن میں سے رومز دئے گئے تھے۔جو

کہ ہمیشہ سے صدف صاحبہ اوران کے بچوں کیلئے مختص تھے۔گھر کے باہر بہت ہی عالی شان سا باغیچہ تھا جس کو رنگ برنگے پھول سے مزید خوبصورتی دی گئی تھی۔

رباب شاور لے رہی تھی تو عریبیہ ایسے ہی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔اسکی کھڑکی باغیچے میں کھلتی تھی۔دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونکی۔

"جی۔۔"

کنیز صاحبہ اندر آئیں۔عریبیہ انہیں دیکھتے ہی بولی"وہ رباب شاور لے رہی ہے"

کنیز صاحبیہ سن کر مسکرادیں"کیا میں اپنی اس بیٹی سے ملنے نہیں آسکتی"

"نہیں۔۔تائی ماں میرا مطلب یہ نہیں تھا"

"اقرا کے باباٹھیک کہہ رہے تھے تم بلکل شہناز اور کریم کی پرچھائی ہو۔اللہ پاک تمہیں اور تمہاری خوشیوں کو سلامت رکھے۔۔آمین"ان کی آنکھ سے آنسو چھلکا تھا۔

"وہ میں پوچھنے آئی تھی میری بیٹیوں کو کچھ چاہیئے تو نہیں۔۔"

"جی نہیں تائی ماں"کنیز صاحبہ نے اس کے سر پر بوسہ لیااور چل دی۔

وہ سب دوپہر کے کھانے پر جمع ہوئے تھے۔ عریبیہ کو بیچ میں جگہ ملی صدف صاحبہ اور رباب کے بیچ۔۔یا شاید اسکیلئے جان بوجھ کر وہ جگہ چھوڑی گئی تھی۔

صدف باجی آپ کو یاد ہے سرداراں مائی ماں جی کی دوست جو تھیں۔"میمونہ پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔کیسی ہیں وہ، بہت وقت ہو گیا ان سے ملے ہوئے"

"جی ان کا بیٹا آیا تھا آپ کا پوچھنے کہہ رہا تھا اماں کو اپ سے ملنا ہے"

"اوہ اچھا میں نے سوچا تھا اس بار واپسی سے پہلے ان کی طرف چکر ضرور لگانا ہے"

"جی وہ کہہ رہا تھا شام میں اماں کو لے کر آئے گا"

"چلو اچھا ہوا تم نے مجھے بتا دیا"

"ویسے باجی آپ کو رباب سے پہلے ارحان کا نکاح کرنا چاہئے تھا"

"کیوں بھائی، ایسا کیا ہو گیا"

"ہوا تو کچھ نہیں ہے۔۔مگر کسی کو کیا پتا کون آنے والے وقت میں اپنا رنگ دیکھا جائے"میمونہ نے یہ بات عریبیہ پر طنزیہ ہنستے ہوئے بولی۔

اسنے عریبیہ کی آنکھوں سے درد کا اندازہ کرنا چاہا مگر ناکام رہا۔۔ان آنکھوں میں خالی پن کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔

پہلے پہلے مشکل ہوتا ہے لوگوں کے الفاظ کے تیر سہنا۔۔ مگر پھر عادت ہو جاتی ہے۔۔ شروع شروع میں دل کرچی ہوتا ہے جب وہ پتیوں کی مانند ہوتا ہے تھوڑی سی سختی پر ہی مسلی جاتی ہیں مگر جب پتھر ہو جاتا ہے احساسات مر جاتے ہیں۔۔تب فرق پڑنا بھی ختم ہو جاتا ہے..لوگ اپنی زبان کی تیزی سے..اپنے الفاظوں سے اپنا،اپنی زات کا پتا دے دیتے ہیں..ہم جان جاتے ہیں کہ سامنے والے کا اندر آیا نور کی مانند شفاف ہے یا اک گندگی کا ڈھیر..جب وہ طنز کے تیر چلاتے ہیں تو ہماری نظروں میں اپنا مقام کھو دیتے ہیں..

"عریبیہ چلو یار "نورین دروازہ کھولتے اندر آئی۔

"کیوں بھئی "عریبیہ نے کھڑکی کے پاس کھڑے بغیر پلٹے جواب دیا.

"میں اور رباب ماموں کے گھر جا رہے ہیں تم بھی چلو "وہ چلتی اس کے پاس آئی اور پھر

بات بھول کر اسے دیکھنے لگی جو اپنے کزنز کے ساتھ فوٹبال کھیل رہا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی کیا چیز ہے جو مجھے اسکی طرف کھینچتی ہے" وہ سامنے اس پر نظریں جمائے مسکراتے ہوئے بولی۔

"شاید شرارت سے بھرپور اس کی مسکراتی آنکھیں" عریبیہ ٹرانس میں بولی۔

"ہم یاں شاید اسکی خوش اخلاقی" نورین بھی کب وہاں تھیں وہ دونوں اپنے اپنے تخیلات میں کھوئی ہوئی تھیں۔

"ہمم۔۔یا شاید اسکی رعب دار شخصیت"

"کیا مطلب" رباب کا تخلیقی مجسمہ ٹوٹا۔

عریبیہ فوراً سنبھلی۔آج پہلی بار اسکے دل کا حال اسکی زبان پر آیا تھا وہ بھی کس کے سامنے۔

"مطلب کتنا ڈانٹتے ہیں مجھے تو" وہ کھڑکی سے دور ہوتے ہوئے بولی۔

"کیا تم ارحان کو۔۔"

"ایسا نہیں ہے۔۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔مجھے تو ہر وقت ڈانٹتے ہی رہتے ہیں" وہ نورین

کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بولی۔

"آپ کیوں آئیں تھیں"

"بتایا تو ماموں کے پاس جانا ہے" نورین نے اسکے ماتھے پر چپت لگائی۔

"آپ لوگ جائیں، میرا بلکل بھی دل نہیں"

"عریبیہ اس بار کوئی بہانا نہیں ممانی نے خاص طور پر کہا ہے کہ تمہیں بھی لے کر آئوں"

"اچھا آپ جائیں میں پھوپھو سے پوچھ کر آتی ہوں"

"اوکے جلدی آنا" کہتے ساتھ وہ آگے بڑھ گئی۔

اسکے قدم کمرے کے باہر ہی تھم گئے۔

"مجھے پتا چلا ہے شہناز کی بیگم تمہارے پاس رہتی ہے" اندر سے کسی کی آواز کانوں میں سنائی دی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی ماسی۔۔وہ کریم بھائی کی بھی تو بیٹی ہے"

"دیکھو برا نا ماننا۔۔کل کو کچھ الٹا سیدھا ہو گیا۔۔یہ نا ہو تم بیٹے سے بھی جائو"

"نہیں ماسی وہ ایسی نہیں ہے۔۔میں بچپن سے اسے جانتی ہوں"

"کیا اپنی ماں کو بھول گئی ہو۔۔کیسے روتی تھی کریم کیلیئے۔کل کو لڑکے کو پھنسا لیا تو۔۔؟ کہیں نیکی نا گلے پڑ والینا"

"ایسے کیوں کہتی ہو ماسی عورت بیچاری کیا پٹی پڑھائے گی مرد کو۔۔مرد کوئی اتنا بچا تو نہیں ہوتا۔۔اب بندہ کیا اپنے کھوٹے سکے کو کسی دوسرے کے سر ڈالے۔۔"انہوں نے استفسار کرتے کہا۔

وہ آنسو پونچھتے پلٹی ہی کے ارحان کے ساتھ جا لگی۔

"یوں چھپ کر کسی کی باتیں سننا غلط بات ہے"

میں کسی کی باتیں نہیں سن رہی" نظریں نہیں اٹھائیں تھیں اس وقت آنکھو میں جو تکلیف تھی وہ اس کو خود تک ہی رکھنی تھی۔

"تو۔۔ادھر کیا پہرہ دے رہی تھی"اسکی نظریں عریبیہ پر ہی تھیں۔

"پہرہ اپنی چیزوں پر دیا جاتا ہے" بس اک پل کو نظر اٹھائی تھی صرف یہ دیکھنے کیلئے آیا جس سے شکوہ کیا ہے وہ شکوہ کے اہل بھی ہے کہ نہیں۔۔یہ تو محظ الفاظ تھے مگر ان الفاظوں کے پیچھے کچھ ٹوٹا تھا۔

"آپ کیوں آئے میری زندگی میں۔۔آپ کو نہیں آنا چاہئے تھا" وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ شکوہ کرنے لگی۔

اس نے گرفت مضبوط کرتے اسے خود کے قریب کیا "ادھر دیکھ کر بتاؤ کیا سچ میں نہیں آنا چاہئے تھا"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے جھکا سر نفی میں ہلا دیا "نہیں"

"آپ کو ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہئے تھی جس کا کردار۔۔"

اس سے پہلے وہ جملہ مکمل کرتی ارحان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"آج تم ٹھیک نہیں ہو اسلئے یہ بات برداشت کر رہا ہوں آئندہ ایسی بات منہ سے نکالی تو انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی" اسنے تنبیہ کرتے کہا

"مجھے جانا ہے"

"تو جائیو"

"چھوڑئے مجھے "

"چھوڑ دوں "اسنے کان میں سر گوشی کی تو عریبیہ نے سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"مگر اس رات تو کچھ اور ہی کہہ رہی تھی "عریبیہ کی سانسیں گڑ بڑ ہوئیں۔

"عریبیہ۔۔"نورین کی آواز پاس سے آتے ہی محسوس ہوئی "لو دیکھو تم یہاں کھڑی ہو ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں یار۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پوچھا کہ نہیں۔۔"

وہ الجھی الجھی بولی "ن۔۔ نہیں پھوپھو کے پاس کوئی ہے"

"اووہ۔۔ "پھر کچھ یاد آنے پر نورین پھر سے بولی "اچھا ارحان تم پھوپھو کو بتا دو گے عریبیہ ہمارے ساتھ گئی ہے"

عریبیہ نے اپنے خیالوں میں اپنا سر پیٹ لیا "لو تم لے لو اجازت۔۔ پکا منع کر دیں گے۔۔ وہ کیوں چاہیں گے کے میں اچھا وقت گزاروں۔

وہ عریبیہ کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جیسے اس کے خیالات کا اندازہ لگانا چاہ رہا ہو پھر مسکرا کر

بولا "او کے بتا دوں گا" ارحان تو کہہ کر آگے بڑھ گیا مگر حیران ہونے کیلئے اسے پیچھے چھوڑ گیا۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی زین مل گیا۔ زین نورین کا ماموں زاد کزن تھا جو کہ اس سے بڑا تھا۔ اسنے بڑی خوش دلی سے سلام کیا، حال چال پوچھنے کے بعد عریبیہ کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا

"ارے یہ اپنی عریبیہ ہے نا۔۔ کتنی بڑی ہو گئی ہے ماشاءاللہ"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عریبیہ کے چہرے پر حیرانی دیکھ کر وہ پھر سے بولا "ارے میں زین۔۔" پھر خود ہی احساس ہونے پر بولا "لو بھلا تمہیں کیسے یاد ہو گا تم تو اتنی چھوٹی تھی تب"

"زین نورین کو کال کرو" ممانی بولتے ہوئے آئیں۔۔ پہلے تو حیران ہوئیں اور اگلے ہی پل سب کو گلے ملنے لگیں۔ عریبیہ کو تو کتنے ہی پل خود سے لگائے رکھا "میں نورین کی ممانی ہوں" خوش ہوتے ہوئے بتانے لگیں "رباب اور نورین تو آتے ہی رہے ہیں ۔۔ تمہیں اتنی دیر بعد دیکھ کر بڑی خوشی ہو رہی ہے"

عریبہ کو اب کوفت ہونے لگی تھی زین سے۔۔اس کے چہرے پر بلاوجہ کی مسکراہٹ سے۔۔خوامخواہ میں اسکی بتیسیاں نکلی جارہی تھیں۔تو وہ رباب کے کان میں بولی

"رباب میں تنگ آگئی ہوں اسکی بتیسیوں سے"

"تمھیں کیا ہے۔۔بیچارہ خوش ہو رہا ہے تو ہونے دو"

"مگر مجھے ہی دیکھ کر کیوں خوش ہو رہا ہے۔۔"

"ارے کیا ہوا عریبہ۔۔کان میں باتیں کرنا محفل کے آداب کے خلاف ہے"

تبھی وہ چائے لے کر اندر داخل ہوئیں "معزرت بچو صبح سے اہتمام نہیں کر پائی" کہتے ساتھ وہ عریبہ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئیں

"ویسے ممانی لگتا ہے آپ کو عریبہ کے آنے کی زیادہ خوشی ہے "نورین نے تنگ کرتے کہا۔

"ہاں سو تو ہے۔۔دیکھو بلکل اپنے ماں کے جیسے چہرے پر معصومیت ہے "انہوں نے کہتے ساتھ عریبہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھی مسکرا دی۔

وہ گھر پہنچتے ہی صدف صاحبہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔جب داخل ہوئی تو انہیں اکیلا پا کر شکر کیا۔

"پھوپھو میں نے دیکھ لیا ہے آپ کا پیار میڈان چائنا تھا"

وہ ان کی گود میں سر رکھتے بولی۔

"اچھا ایسا ہے تو چلو اٹھو میری گود سے" انہوں نے اس کے سر پر اک چت لگائی۔

"ہائے دیکھیں تو زرا کیسے میرے منہ پر ہی مان لیا" وہ منہ بناتے بولی۔

"ہاں بلکل آج سے میں تمہاری ساس ہوں" وہ مصنوئی خفگی دیکھاتے ہوئے بولی۔

"کس کی ساس۔۔پہلے ان سے تو پوچھ لیں جن کی بیوی ہوں"

"ربی اب تم پٹو گی مجھ سے کتنی بار بولا ہے ایسی باتیں نہ نکالا کرو منہ سے، تمہیں زرا سا رحم نہیں آتا کیسے کچھ بھی بول دیتی ہو، میرے بیٹے کیلیئے"

"آپ کو خیال آیا میری ساس بنتے ہوئے۔۔؟بس آج سے میں بھی بہو بن کر دیکھاوں گی آپ کو"

اس پر صدف صاحبہ ہنسی تھیں "ہائے میں تو چاہتی ہوں تم بنو بہو۔۔اسی بہانے تمہیں

کچھ عقل تو آئے گی"

عریبیہ لان میں بیٹھی تھی جب نورین بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"تم یہاں اکیلی بیٹھی کیا کر رہی ہو"

"کچھ بھی نہیں بس یونہی۔۔" اسنے تھوڑا وقفہ کیا "آپ ارحان سے محبت کرتی ہیں"

نورین کے ہونٹوں پر اک دلفریب سی مسکراہٹ چھلکی "ام۔۔ پتا نہیں شاید ہاں شاید نہیں۔۔ مگر جب وہ پاس ہوتا ہے تو دل کرتا ہے اس کا محور صرف میں ہوں اور میری سوچوں کا محور بس وہ" پھر عریبیہ کی طرف پلٹی "مگر تمہیں کیسے اندازہ ہوا"

"آپ کو دیکھ کر ہی پتا چل جاتا ہے۔۔ جب آپ ان کے ساتھ ہوتی ہیں تو آپ کے چہرے کا رنگ سب بتا دیتا ہے"

"تو مطلب ارحان بھی جانتا ہو گا" نورین نے خوش سے کہا

نورین کے تو صرف الفاظ تھے مگر اس کے اندر تیس اٹھی تھی۔۔ "تو مطلب ارحان سب جانتا ہے۔۔ کیا وہ بھی ایسا ہی چاہتا ہے۔۔ کیا یہی قسمت میں لکھا ہوا

ہے۔۔صرف اتنا سا ہی ساتھ تھا۔۔"وہ یہ سب خود سے سوچ رہی تھی تبھی ارحان بھی انہیں دیکھ کر ادھر ہی آ گیا۔

"اوئے تم دونوں ادھر کیا کر رہی ہو "عریبیہ نے اسے نظرانداز کرتے ہوئے اپنی نظر پودوں پر مرکوز کی۔نورین کی باتیں تو وہ برداشت کر سکتی تھی مگر ارحان کی نظروں میں نورین کے مجسمے کو ٹھہرتے ہوئے وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"تمہارا انتظار "نورین شوخ انداز میں بولی.

"کس لئے "وہ حیران ہوا

"اپنوں کا انتظار کیوں کیا جاتا ہے ارحان۔"اسنے ارحان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لڑکی دھیان سے ایسی باتیں کسی کو خوش فہمی میں مبتلا کر سکتی ہیں "وہ جواب دینے کے ساتھ ساتھ عریبیہ پر بھی غور فرما رہا تھا صاف پتا چل رہا تھا وہ وہاں تکلفا بیٹھی ہوئی ہے۔

"ہم تو چاہتے ہیں آپ خوش فہمی میں مبتلا ہوں "جہاں نورین کی بات پر ارحان کا قہقہ بلند ہوا وہی دوسری جانب عریبیہ اٹھ کھڑی ہوئی

"آپ باتیں کریں میں چلتی ہوں "کہتے ساتھ وہ ارحان کو نظرانداز کرتے آگے بڑھ

گئی۔

....

جہاں دل ڈرتا ہے ہجر کے خوف سے..

وہیں زمانہ روک دیتا ہے وصلِ یار سے..

تم ہی کوئی ترکیب بتاؤ..

زمانہ بھی نہ روٹھے اور جان بھی بچ جائے..

عزہ اقبال

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وہاں سے سیدھی اپنے کمرے میں آئی تھی. رباب موبائل پر لگی ہوئی تھی. عریبیہ خاموشی سے کمرے میں داخل ہوتے ہی کھڑکی کے پاس جاکر ٹھہر گئی. نظریں صرف اس کا ہی طواف کر رہی تھیں.. منظر دیکھ کر تکلیف بھی ہو رہی تھی..دوسری طرف دل وہاں سے ہٹنے پر راضی بھی نہیں تھا.. محبّت بھی عجیب ہوتی ہے..پتا بھی ہے کہ تکلیف دیتی ہے پھر بھی باز نہیں رہا جاتا. اسکی بھی اس وقت کچھ ایسی ہی حالت تھی..

"کیا دیکھ رہی ہو عریبیہ "رباب چلتے ہوئے اس کے پاس آئی. "نورین اور

ارحان.." پھر خود ہی سامنے دیکھ کر بولی

"اچھے لگتے ہیں ساتھ میں" کہتے ساتھ ہی اسکی آنکھ سے آنسو نکل کر گال سے پھسلا تھا.

"کیا مطلب.." رباب کو سمجھ نہیں آئی اسکی.

"مطلب..دے بوتھ آر پرفیکٹ..آئی فیل سو آڈ وِد ارحان..لک شی از جسٹ لائک ھم.."

"تمہارے دماغ میں یہ ساری باتیں کدھر سے آئی ہیں عریبہ.."

"بات یہ نہیں ہے کہ کدھر سے آئی ہیں..بلکہ یہ ہے کہ یہ سوچ ٹھیک ہے.."

"مجھے تو تم پر حیرت ہو رہی ہے عریبہ..تم اتنی احمق کیسے ہو سکتی ہو..جو انسان تمہارے لئے بنا ہے..جس کے ساتھ تمہارا نام لکھ دیا گیا ہے..جس کو تمہارا محرم بنا دیا گیا ہے..تم اسکے ساتھ کسی اور کا تصور بھی کیسے کر سکتی ہو..کیسے اتنی آسانی سے تم نے یہ سب کہہ دیا.." رباب نے تاسف سے دیکھا.

"تمہیں لگتا ہے میں یہ سب خوشی سے کہہ رہی ہوں...تمہیں کیا پتا..تمہیں کیا پتا رباب..صرف اس بات کا وہم ہی مجھے اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے کے اگر ارحان نے

مجھے چھوڑ دیا تو..."

وہ کہتے ساتھ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی..

"مگر مجھ سے لوگوں کی باتیں بھی برداشت نہیں ہوتی.. تمہیں پتا ہے سب کیا کہتے ہیں.. سب کہتے ہیں کے میرا کردار.. میرا کردار بلکل میری ماں جیسا ہو گا.. میں ارحان کو پھانس لوں گی..."

وہ اب سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی. رباب بھی اس کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھ چکی تھی اور اسکو اپنے ساتھ لگا کر بہلا رہی تھی.. "تم دفع کرو لوگوں کو.. کیوں ان لوگوں کیلئے خود کو تھکا رہی ہو جن کو رتی بھر بھی تمہاری پروا نہیں.."

"رباب.. جب ان کو کل کو پتا چلے گا نکاح کا تب تو وہ میرے کردار پر پکی مہر ثبت کر دیں گے.. اس میں میرا کیا، قصور ہے کہ وقت نے اسے میرا محرم بنا دیا.. بتاؤ نا کیا اپنے باپ کی مرضی ماننے کا مطلب بد کرداری ہوتا ہے.. کیا مجبور ہو کر کسی سے نکاح کرنے کا مطب آوارگی ہوتا ہے.."

"نہیں ریبی.. میری جان بار بار یہ لفظ دہرا کر خود کو تکلیف مت دو.. مجھے بتاؤ کس نے

کہاہے"رباب اس سے سوال کررہی تھی مگر عریبیہ اسکی سن ہی کہاں رہی تھی..وہ تو بس اپناہی بولے جارہی تھی.

"مگر میں اسے چھوڑ بھی نہیں سکتی..اب میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی..میں پہلے ہی اپنے دو پیاروں کو کھوچکی ہوں..اب..اب مجھ میں اور ہمت نہیں..بھلے وہ جس کو مرضی چاہے..جس کو مرضی اپنالے..مگراس سے کہناوہ مجھ سے اپنانام جدانہ کرے..اگر اس نے کبھی ایساکیاتو عریبیہ مرجائے گی رباب...عریبیہ مرجائے گی.."

آنسو کب کے شدت پکڑ چکے تھے.رباب کادل چاہ رہاتھاوہ اسکاگلاد بادے جس نے بھی یہ سب باتیں کی ہیں..مگرانسان کیسے ہر کسی کی زبان پکڑ سکتاہے.......وہ روتے روتے سوگئی تھی.وہ قریباًرات کے دس بجے اٹھی تھی.رباب بھی اسکے پاس ہی کراؤن سے سر ٹیکے کتاب پڑھ رہی تھی.اب اسے اٹھتادیکھ کر سیدھی ہوچکی تھی.

"آہ شکر تم اٹھ گئی..کب سے تمہارے اٹھنے کی دعائیں کررہی تھی..اتنی بھوک لگی ہوئی ہے کے بس"

"کیوں کیاابھی تک کھانانہیں لگایاگیا"وہ کچھ کچھ شرمندہ سی ہوئی.

"نہیں.. نہیں کھانا تو کب کا کھالیا گیا ہے.. بس ہم لوگ ہی تمہارا انتظار کر رہے ہیں جاؤ جلدی سے فریش ہو کر آؤ.." وہ اس کی بات آدھی سنی انسنی کر کے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی........ وہ لوگ نیچلے پورشن میں آئے تو رباب عریبیہ کو ڈائنگ چئر پر بیٹھنے کا کہتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئ. کوئی اور وقت ہوتا تو عریبیہ رباب کے پیچھے ہی ہو لیتی مگر ابھی تک وہ سونے سے پہلے والی کیفیت سے باہر نہیں آئ تھی.. رونے کے سبب آنکھیں بھی کافی سوجھی ہوئ تھیں.. اک پل کو شکر بھی کیا کے سب سو گئے ہیں نہیں تو بلا وجہ کے سوال پوچھتے.. وہ ٹیبل پر ہیڈ ڈاؤن کئے بیٹھی تھی. جب اس کی آواز پر چونکی..

"کیسی طبیعت ہے اب تمہاری.." فقط اک غلطی ہوئی تھی سر اٹھانے کی.. چونکہ وہ پہلے سے اس کا منتظر تھا سو اس کے سر اٹھاتے ہی نظر ملی..

"تم روئ ہو.." وہ حیران ہوا. چند سیکنڈ لگے تھے اسے اندازہ کرنے میں.

"ن.. نہیں.. نہیں تو.." اسنے جھوٹ کا سہارا لینا چاہا..

"جھوٹ مت بولو.. میں جانتا ہوں تم روئ ہو.. چلو اب شرافت سے بتاؤ ایسی کیا بات ہو گئی جس کی وجہ سے رو رو کر تم نے اپنی آنکھوں کا یہ حال کر لیا ہے.."

"ماں بابا یاد آرہے تھے.. بس شاید اسلئے.."

"اور تم.." رباب نے برتن لگاتے ساتھ تبصرہ کیا..

"اسکا مطلب.. اور تم.. تم نے کھانا نہیں کھایا.." عریبیہ نے بھی بات پر کو رڈا لنے کو بہت بے تکا سا جوڑ بنایا. جس کو وہ باآسانی سمجھ گیا اور امڈ آتی مسکراہٹ کو چھپا گیا.

"مگر مجھے کیوں لگ رہا ہے کے کوئی اور بات بھی ہے.."

وہ خاموش رہی تو ارحان نے اسکے ہاتھوں کو تھاما..

"دیکھو ربی ماموں جاتے وقت تمہیں مجھے سونپ کر گئے ہیں.. اگر تم اپنے ساتھ یہ سب کرو گی تو میں ماموں کو کیا جواب دوں گا یار.." اسنے کہا کچھ نہیں بس سر جھکا دیا.. سر جھکانا مطلب تسلیم کر لینا کہ سامنے والا ٹھیک کہہ رہا ہے.. اس نے بات سمجھ لی تو ارحان نے بھی اس کے ہاتھوں کو آزاد کر دیا........

قسط نمبر 7:

سب کزنز لائونج میں بیٹھے اقراء اور فہیم کو تنگ کر رہے تھے۔ اقراء کے اک طرف عریبیہ بیٹھی تھی تو دوسری طرف رباب۔ تینوں صوفہ کے اوپر پائوں چڑھائے اک

دوسرے سے چمٹی چائے پی رہی تھیں۔ارحان اور فہیم سائیڈ والے صوفوں پر براجمزن تھے۔

"ہمارے وقتوں میں تو لڑکا اپنی منگیتر کے محلے تک میں نہیں جاتا تھا شرم کے مارے اور یہاں دیکھیں میمونہ ممانی کیسے نین مٹکے ہو رہے ہیں"

ارحان نے پاس بیٹھی میمونہ کو کہا تھا۔

"میں کیا کہوں اس سے۔۔ مجال ہے جو ان نے یا ان کے ابا حضور نے آج تک میری سنی ہو"

عریبہ نے شرمندگی سے پہلو بدلا۔کیونکہ وہ جانتی تھی میمونہ کا اشارہ فہیم اور مبشر تایا کی طرف ہے جو جب سے عریبہ آئی تھی تب سے اس کا کافی خیال رکھ رہے تھے۔

"مطلب کے ماموں بھی بلکل فہیم کے جیسے ہی تھے" اسکا کہنا تھا کے سب کے قہقے گونجے۔اسی دوران نورین مسکراتی آکر رباب کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"یہ تم اتنا کیوں مسکرا رہی ہو" فہیم نے سوال کیا تھا۔

اسنے صوفہ کی پشت سے تھوڑا آگے ہو کر عریبہ کو دیکھا جو چائے کا سپ لینے میں مگن

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔

"گوڈنیوز ہے۔۔ ممانی آئی ہیں عریبیہ کا رشتہ لے کر"

ابھی سبحوش بھی نہیں ہوئے تھے کے اس سے پہلے سپ لیتی عریبیہ کے حلق کو چائے لگی تھی۔ سب اسکی طرف لپکے تھے اقراء نے اس کی پیٹھ سہلائی "او ہو چندا آرام سے۔۔"

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ بیڈ پر بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی وہ واشروم کا دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی تو وہ فوراً سے کھڑا ہوا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ماں۔۔ نورین کی ممانی کیا کرنے آئی تھیں۔۔"

"جب پتا ہے تو پوچھ کیوں رہے ہو۔۔" وہ تولیہ سے ہاتھ صاف کرتے بولیں۔

"دیکھنا چاہ رہا ہوں آیا آپ کو میری تکلیف کا اندازہ ہے بھی کہ نہیں۔۔ میرے خیال سے اب آپ کو بتا دینا چاہیے سب کو۔۔"

"حکم کر رہے ہو یا نصیحت۔۔" انہوں نے اسکو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دونوں ہی نہیں۔۔ مگر یہ سمجھانے کی ضرور کوشش کر رہا ہوں کہ اب چیزوں پر میرا اختیار ختم ہو رہا ہے اور میں نہیں چاہتا اس سب میں میں آپ سے کیا کوئی وعدہ توڑ بیٹھوں۔۔"

"مجھے خوشی ہے میرے بیٹے نے ہمیشہ میرا مان رکھا ہے۔۔ مجھے بس عمرہ سے واپسی تک کی مہلت دو۔۔ واپس آتے ہی اک ریشیپشن رکھ دوں گی تم دونوں کیلئے۔۔"

وہ جانے لگا تو صدف صاحبہ پیچھے سے بولی تھیں "جب بھی تم دونوں کو دیکھتی ہوں تو مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ میرا اور بھائی جان کا فیصلہ غلط نہیں تھا۔۔"

وہ ان کی بات پر مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

"مجھے تو پہلے ہی دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا۔۔ جیسے وہ تم سے لپٹ رہی تھیں" رباب نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"پتا نہیں کب سکون ہو گا زندگی میں۔۔ پہلا مسئلہ سلجھتا نہیں ہے کے دوسرا دروازہ کھٹکھٹانے پہنچ جاتا ہے" وہ مسلسل چکر کاٹ رہی تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا گھر چلتے ہیں۔۔مجھے اسکی بتیسیوں سے ہی اندازہ ہو گیا تھا"

"اچھا یہ چکر لگانے تو بند کرو۔۔اب یہ کوئی اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے۔

"رئیلی رباب۔۔ تمہیں لگتا ہے وہ جو بلا وجہ مجھ پر غصہ کرتے ہیں۔۔اب وجہ ہونے پر کچھ نہیں کریں گے "اسنے رباب کو دیکھتے ہوئے اسکی عقل کا اندازہ لگانا چاہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔۔"دھڑم سے دروازہ کھلا تھا۔

"ایزی گھوڑے۔۔"رباب فوراسے پہلے بیڈ سے نیچے آئی تھی تو اسی پل عریبہ نے رباب کی پشت میں پناہ لی۔

"تم زرا سامنے آئو"وہ اس پر چلایا۔

"دیکھیں مجھے سچ میں کچھ نہیں پتا۔۔"اسنے اک طرف سے ہلکا سا منہ نکال کر کہا۔

"ہاں ان کا دماغ خراب ہے نا جو اوپر بیٹھیں تمہاری معصومیت کے قصیدے پڑھ رہی ہیں"

"تو کیا تم نہیں پڑھتے۔۔"رباب نے چٹکلا چھوڑا تو اگلے ہی پل اسنے رباب کو بازو سے کھینچ کر سائیڈ پر کیا تھا۔

"مگر سچ میں۔۔میں کچھ نہیں بولی تھی۔۔"وہ چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت لئے بولی.

"سبحان اللہ یہی آپ کی آدائیں ہیں جو آج وہ ساس سے اسکی بہو کا ہاتھ مانگ رہی ہیں۔۔"

"ت۔۔تو۔۔اس میں میری نہیں آپ کی غلطی ہے "اسنے کہنے کی جسارت کی تھی۔

"ہاں۔۔میری غلطی۔۔"

"لاوارث چیز کو ہر کوئی اپنا حق سمجھتا ہے۔۔اور میں تو پھر اک لڑکی ہوں۔۔جس کے سر پر نا اسکا باپ ہے اور نا کوئی اور۔۔کم سے کم لوگوں کیلئے تو ایسا ہی ہے۔۔ایسے میں انہوں نے کسی کی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھنے کا سوچ لیا تو غلط نہیں ہے۔۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی ان چند لفظوں کا سہارا لیتے ہوئے بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔وہ اسکی بات پر جہاں حیران ہوا تھا وہیں اک خوشی بھی ہوئی تھی اسے۔اس نے ان ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے بتایا تھا کہ اسے اب لوگوں کے سامنے اون کر لینا چاہیئے۔

"آہ کتنا سکون ہے اس فضا میں۔۔" وہ آج پہلی بار کھیتوں میں آئی تھی۔ہر طرف ہریالی۔۔کھلا آسمان دیکھ کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے ہوائوں کے سنگ اڑ چلے۔۔اڑ چلے ان دکھوں سے پرے۔۔کسی ایسے جہاں صرف صاف دل کے لوگ ہوں۔۔جہاں دل دکھانے کا فن کسی کے پاس نا ہو۔۔لقمان،نورین اور رباب دونوں اسکے اس قدر چہکنے پر خوش ہو رہے تھے۔آج جو سب بھی ہوا تھا اس سے باہر آنے کا یہی حل ڈھونڈا تھا عریبیہ نے اور اب اسے خوشی ہو رہی تھی کے اچھا ہوا جو وہ لوگ ادھر آ گئے۔وہ بیری کے درخت کے نیچے کھڑی لقمان کی مہارت کو دیکھ رہی تھی جو اک ٹیلے پر کھڑے ہو کر بیر اتار رہا تھا۔

"دیکھو رباب یہ کتنا چھوٹا ہے اور کیسے بیر اتار رہا ہے" اوروں کیلیئے یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں تھی مگر اس کیلیئے تو تھی۔

"کاش عریبیہ ماموں تمہیں یہاں لائے ہوتے تو اب تمہاری ایسی حالت تو نا ہو رہی ہوتی" رباب اسکی حرکتوں پر ہنسی تھی۔

"مگر مجھے لگتا ہے میں جتنی بار بھی ادھر آئوں گی اس جگہ کی خوبصورتی بڑھتی جائے گی"

لقمان نے اسکی طرف بیر اچھالتے ہوئے آواز لگائی "عریبیہ اپی کیچ۔۔"

جیسے ہی وہ بیر کیچ کرنے بھاگی اسی پل جوتا پائوں سے نکلا اور نیچے پڑا کانٹا اسکے پائوں میں پیوست ہو گیا۔اسکی چیخ سنتے ہی سب اسکی طرف بھاگے تھے۔

"کیا ہوا۔۔عریبیہ "

"م۔۔میرا پائوں "کہتے ساتھ ہی اسنے رونا شروع کر دیا۔اتنے میں لقمان بھی بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"چلیں جلدی کریں۔۔فہیم بھائی لوگ آرہے ہیں "لقمان کی بات سنتے ہی تینوں کے اوسان خطا ہوئے تھے

"رباب۔۔اب کیا ہوگا۔۔"اپنی تکلیف سے زیادہ اسے ارحان کی ڈانٹ کی فکر لاحق ہوئی۔

"عریبیہ چلنے کی کوشش کرو۔۔یار "رباب نے اسے بازو سے تھامتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ لوگ دو قدم چلے بھی نہیں تھے کے ارحان اور فہیم ان کے سر پر پہنچ چکے تھے۔

"رباب۔۔ عریبیہ "اپنا نام سنائی دیا تو مجبوراً ان لوگوں کو رکنا ہی پڑا۔

"مر گئے۔۔ "لقمان نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ گھر سے اتنی دور اکیلے وہ بھی اس وقت کھیتوں میں کیا کر رہے ہو۔۔؟"

"وہ آپی کو کھیت دیکھنے تھے "وہ تینوں تو ابھی سوچ ہی رہیں تھیں کہ کہاں سے بات شروع کی جائے اس سے پہلے لقمان جواب عنایت کر چکا تھا۔

عریبیہ کے پائوں سے خون رسنے لگا تھا۔تکلیف بھی بہت تھی مگر ارحان کا ڈر شاید زیادہ تھا۔اسلئے اسنے خاموش رہنے کو ہی ترجیح دی۔

اب ارحان ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا تھا کیونکہ نورین کی شکل بتا رہی تھی اسے تو یہاں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔

"تم دونوں میں سے کس کو دیکھنے تھے کھیت "

"ربا۔۔ب کو۔۔ "عریبیہ نے فٹ سے جواب دیا۔

"کس کی اجازت سے آئی ہو تم دونوں ادھر "

فہیم نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا "یار اندھیرا ہو رہا ہے۔۔گھر جا کر بات

کر لینا"

"چلو اب" اسنے غصے سے کہا۔

وہ چلتی کیسے۔۔ڈر کی وجہ سے تکلیف تو برداشت کر لی تھی مگر اب چلنا۔۔وہ ممکن نہیں تھا وہ بھی اتنا زیادہ۔

"کیا مسئلہ ہے اب۔۔"وہ زچ ہوا۔

بس پھر کیا تھا عریبہ منہ کو ہاتھوں میں چھپا کر رونا شروع کر چکی تھی۔

"وہ اسکے پائوں میں کانٹا لگ گیا ہے۔۔"رباب نے اسے بتایا۔

"عریبہ۔۔"وہ غصے سے کہتا ہوا اسکی جانب بڑھا تو عریبہ لڑکھڑاتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹی۔

"ارحان میرے خیال سے میں ان لوگوں کو گھر لے کر چلتا ہوں اور واپسی پر گاڑی لے کر آتا ہوں"

اسکا غصہ ابھی تک کم نہیں ہوا تھا نظریں ابھی تک عریبہ پر ہی تھیں گویا اسکی عقل کا اندازہ کرنا چاہ رہا ہو۔"ہمم۔۔ٹھیک ہے"

"اب تم رونا بند کروگی یا میرا دماغ پھر سے گھوم جائے" اسنے بیٹھتے ہوئے اسکا پائوں پکڑا۔

"آپ ڈانٹیں گے تو رونا ہی آئے گا نا۔۔" وہ ہچکی لیتے ہوئے بولی۔

"میری سمجھ سے باہر ہے کے آخر کو تم کیا سوچ کر ایسی حرکتیں کرتی ہو۔۔"

"چھورئے میرا پائوں۔۔" اسنے پائوں پیچھے کھینچتے ہوئے کہا۔بس جتنی باتیں سن لی تھیں وہ کافی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نہ چھوڑوں تو۔۔" اسنے اسے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے کہا۔

"چھوڑئے۔۔مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔" اسنے اپنا ہاتھ واپس لینا چاہا مگر ناکام رہی۔

"مگر اس رات تو تم کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔۔" انداز شرارت سے بھرپور تھا۔

"مجھے نہیں پتا آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔" وہ نظریں چرا گئی۔جس پر اک خوبصورت سی مسکراہٹ نے ارحان کے ہونٹوں پر بسیرا کیا۔

"مگر مجھے تو ایسا نہیں لگتا کہ تمہیں یاد نہیں۔۔، جبکہ تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کے تمہیں سب یاد ہے" وہ ابھی بھی اسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"دیکھیں۔۔ میں آپ کی کوئی کرش ورش نہیں ہوں جس سے آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔" اسکے چہرے پر گھبراہٹ واضح تھی۔

"اور اگر میں کہوں ہو تو۔۔"

"میں اتنی بیوقوف نہیں ہوں" اسنے ناک سے مکھی اڑائی۔

ارحان کا قہقہا بلند ہوا تو عریبیہ سلگ کر رہ گئی۔ اب وہ اسکے پاؤں کا دوبارہ سے جائزہ لینے لگا تھا۔

وہ جب گھر پہنچے تو سب ہی جیسے ان کے انتظار میں تھے. اور تو اور ڈاکٹر صاحب کو بھی دعوت پہنچ چکی تھی اور وہ آ بھی گئے تھے. رباب عریبیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے صوفے کے پاس لے کر آئی. صدف صاحبہ نے اسکے سر پر پیار کیا..

"کتنی بار کہا ہے مت ڈرا کر وا تنا.. اب دیکھو.."

اسنے تو کیا شرمندہ ہونا تھا الٹا ارحان سلگ کر رہ گیا..

"یہ ڈرنے کی وجہ سے نہیں..ایسے باہر نکلنے کی سزا ملی ہے.."

"پھوپھو کچھ بھی نہیں ہوا...میں ٹھیک ہوں"

"اچھا تو آپ ٹھیک تھیں..تو مجھے اور فہیم کو ایسے ہی خوار کروایا.."

اب کی بار عریبہ بھی سلگ گئی تھی.

"اگر آپ کو تیمارداری نہیں آتی تو کوشش بھی نہ کیجئے" اسنے صدف صاحبہ کے ساتھ لگتے کہا.

"اوہ..تیمارداری بیماروں کی کی جاتی ہے..مگر جنابِ علیہ کو تو کچھ ہوا ہی نہیں..وہ تو مزاق کر رہی تھیں" ارحان نے اسے اس کی بات یاد دلائی.

"میں نے وہ سب اپنی پھوپھو جان کی تسلی کیلیئے کہا تھا.."

"ایسی جھوٹی تسلی دینے کا فائدہ.."

تو وہ ہار ماننے والا نہیں تھا.

....

وہ بیڈ پر ٹانگیں سیدھی کئے کراؤن سے سر ٹیکے بیٹھی تھی. جب کے رباب صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی..

"رباب یہ.. عمیر بھائی لوگ کب آرہے ہیں.."

"انشاء کل.."

"شکر ہے ان کا نکاح ہے تو اک دن پہلے آرہے ہیں.. نہیں تو عین شادی والے دن ہی پہنچتے"

"لگتا ہے تائی ماں کافی یاد آرہی ہیں" رباب نے اس کا مزاق اڑایا.

"توبہ کرو.. میری تو یہ سوچ کر جان نکل رہی ہے.. پتا نہیں وہ مجھے دیکھ کر کیسے خاموش رہیں گی.."

"تم بس ارحان سے دور رہنا.. وہ خود ہی ٹھیک رہیں گی.."

"توبہ ہے.. پہلے کونسا میں ہر وقت ان کے ساتھ ہوتی ہوں.." عریبہ نے تنک کر کہا.

"تو کیا دکھ ہے اس بات کا.." رباب نے اسے چھیڑا.

"دکھ نہیں ہے تو خوشی بھی نہیں ہے..." تبھی رباب کے چہرے پر موبائل کو دیکھتے مسکراہٹ بکھری..

"بڑے بڑے لوگ آرہے ہیں تمہاری تیمارداری کو.."

"ارحان کا میسج تھا.. کہ کہیں ہم لوگ سو تو نہیں گئے.."

"تم نے بتا تو نہیں دیا کہ ہم جاگ رہیے ہیں.." جیسے ہی اسنے رباب کی میٹھی میٹھی پنسی دیکھی فوراً سے چادر اوپر تک لے لی

"اللہ حافظ مجھے نیند آرہی ہے.."

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

اسنے آہستہ سے چادر سر کا کر دیکھی تو کمرے میں گھپ اندھیرا تھا. آہستہ آہستہ منہ باہر نکالا اور پھر شکر کا کلمہ پڑھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا. وہ چادر ہٹا کر پھر سے کراؤن سے سر ٹیکے سیدھی ہی ہوئی تھی کہ یک دم لائٹ آن ہوئی اور ارد گرد کا منظر واضح ہوا.

فہیم، اقراء اور ارحان دروازے کے پاس کھڑے تھے اور لائٹس رباب نے چلائی تھیں. وہ دیکھتے ساتھ ہی شرمندہ سی ہو گئ.

"چچ.. چچ.. ہم یہاں تیمارداری کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو پرواہ ہی نہیں.." ارحان نے دکھی لہجا اپناتے کہا.

وہ تینوں بیڈ کی طرف بڑھے تھے. اک کے ہاتھ میں پلیٹس تھیں اور اک کے ہاتھ میں آئسکریم کا ڈبا. عریبہ نے حیران ہو کر ان کو دیکھا جواب تک اپنی جگہ بنا کر بیٹھ چکے تھے اور اب باؤلز میں آئسکریم نکال رہے تھے..

"ویسے بھابھی آپ اینوی میرے دوست سے ڈرتی ہیں.. دیکھیں بیچارہ کتنا سویٹ ہے.. آدھی رات کو آپ کیلئے آئسکریم لایا ہے.."

عریبہ کے چہرے کا رنگ اچانک سے غائب ہوا تھا فہیم کی بات پر.

"پریشان ہونے کی بات نہیں ہے اپنی ہی پارٹی کے بندے ہیں.. اقرا اور فہیم جانتے ہیں.."

عریبہ نے باری باری سب کی طرف دیکھا تھا اور اب رباب پر آکر اس کی نظریں ٹک گئیں تھیں.

"دیکھو ارخان نے کہا تھا نا بتانے کیلئے.. کیونکہ ماں کو بھی نہیں پتا اس کا.. تو ہمیں ڈر تھا

کے تم ان کے سامنے پھوٹ دو گی.."

"ہاں تو اب کیوں بتایا... پھوٹ تو اب بھی دوں گی.."

"بھائی اب یہ تمہارا اور ارحان کا مسئلہ ہے.." اسنے کہتے ساتھ ہی اپنی آئسکریم کے ساتھ انصاف کرنا شروع کر دیا.

....

اقراء اور فہیم جا چکے تھے. اب کمرے میں صرف وہ دونوں ہی موجود تھے. رباب ٹیرس پر کھڑی کسی سے بات کر رہی تھی. وہ اٹھ کر آیا اور عریبیہ کے پاس بیٹھ گیا.

"اب کیسا ہے پاؤں.." اسنے اسکی طرف دیکھتے پوچھا.

"ٹھیک ہے.." اسکے جواب دینے کے بعد کچھ دیر خاموشی رہی تو عریبیہ کی بات نے خاموشی کو توڑا..

"آپ کو نہیں لگتا یہ بات کسی اور کو نہیں بتانی چاہیے تھی.. اور اس وقت آپ کا یہاں ہونا بھی مناسب نہیں ہے.."

وہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا..

"تمہیں بھروسہ نہیں ہے مجھ پر.. تم میری عزت ہو..میں کوئی بھی ایسا کام ہر گز نہیں کر سکتا جس سے تمہاری عزت پر حرف آنے کا خطرہ ہو.. جانتی ہو نا یہ بات.."

"جانتی ہوں.. بات آپ پر اعتماد کی نہیں ہے.. میرے بابا نے اپنے آخری وقت میں اگر مجھے آپ کو سونپا ہے تو مطلب انہیں اپنے بعد آپ ایسے شخص لگے جو میری حفاظت کر سکتے ہیں... مگر مجھے زمانے کی باتوں سے خوف آتا ہے.."

"چلو آج تمہیں اک بات بتاتا ہوں.."

"تمہیں اس بات کا ڈر ہے کے شاید میں تمہیں چھوڑ دوں گا.."وہ جو اتنی دھیان سے اس کی بات سن رہی تھی اسکے تاثرات نے اسکے خدشے کو سچ ثابت کیا.

"تمہیں پتا ہے تم کب سے اس دل کی مکین ہو.."وہ حیران ہوئی تھی.جہاں اسکو ڈر تھا کہ یہ چھت اس کے سر سے کبھی بھی کھینچی جاسکتی ہے..آج اسے پتا چلا تھا وہ تو ہے ہی اس کی.

"جب تم ممانی کی چادر پکڑے لان میں اکیلی بیٹھی رو رہی تھی..جب تم نے مجھ پر بھروسہ کر کے مجھے وہ سب باتیں بتائی تھیں جن کو، کبھی کسی کو نا بتانے کا عہد تم نے

کسی کے ساتھ کیا تھا.."

"اس دن تمہاری تکلیف کو ختم کرنا میرے بس میں نہیں تھا..اس دن میں نے چاہا تھا کاش وقت کو پلٹنا میرے بس میں ہوتا.. تو میں سب ٹھیک کر دیتا مگر تمہاری آنکھوں میں کبھی آنسو نا آنے دیتا.. مگر شاید یہی زندگی ہے جس میں کبھی آپ کو اپنے پیاروں کو تکلیف میں دیکھ کر صبر کرنا ہوتا ہے تو کبھی انہیں خوشی میں دیکھ کر شکر.."

عریبیہ شاک میں تھی اور وہ اسے ایسے دیکھتے دیکھ کر مسکرا دیا.

"اگر ایسا تھا تو مجھے پتا کیوں نہیں چلا.."ہم تو اتنے وقت سے ساتھ میں تھے.

"جب تم سے محبّت کا ادراک ہوا تبھی اس جزبے کو کئی تہوں کے نیچے چھپا دیا تھا صرف اس ڈر سے کے کہیں میرا یہ جزبہ تمہاری رسوائی کا سبب نہ بن جائے.."

عریبیہ کی آنکھ سے آنسو چھلکا تھا..دل تھا کہ کب کا اس ذات کے سامنے جھک گیا تھا جس نے اس کی زندگی میں ایسے شخص کو جگا دی جس کو اپنی حدود پتا تھیں..جو عزت کی چادر ڈالنا جانتا تھا. وہ خاموش تھی..وہ کہتی بھی تو کیا..

"کیا اب بھی کہو گی کہ تم میرا کرش نہیں ہو.."دلفریب سی مسکرا کے ساتھ اس نے

پوچھا..

"کیا اب بھی کہو گی میں بیو قوف نہیں ہوں.."اس بات پر تو وہ دل کھول کر ہنسا تھا جس پر عریبہ تو شر مندہ ہی ہو گئ.

"ہاں تو اب مجھے کیا پتا، تھا.."

"کیا نہیں پتا تھا.."اسکا دل چاہتا تھا جیسے اس نے اپنے جزبات بیان کر دئے ہیں اب وہ بھی کر دے.

"یہی کہ آپ کی کرش لسٹ لمبی ہو چکی ہے.."کہتے ساتھ ہی وہ بھی ہنس دی تھی.

"جی نہیں..میری کرش لسٹ اب بھی اتنی ہی ہے..بس اب میری بیوی عقلمند ہو گئ ہے.."آخر کو وہ ارحان تھا وہ کیسے اسے اتنے سکون میں دیکھتا.

"ارحان.."وہ روہانسی سی ہوئ.

ارحان نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا.."کل ممانی لوگ آرہے ہیں"

"جانتی ہوں.."

"عریبہ...تم کب تک چپ رہو گی..."

"پتا نہیں... شاید جب تک برداشت ہے.."

"مگر میں نہیں چاہتا کہ تم سب فضولیات برداشت کرو.. میں نہیں چاہتا کہ تم کبھی بھی ممانی والی غلطی دہراؤ.."

"میں بھی نہیں دہرانہ چاہتی ارحان.. مگر کچھ چیزیں انسان کے اختیار میں نہیں ہوتیں.."

"ربیٰ تم مجھ سے وعدہ کرو.. وعدہ کرو چاہے کچھ بھی ہو جائے... اگر ہم الگ بھی ہو جائیں تب بھی تم کبھی وہ قدم نہیں اٹھاؤ گی جو ممانی نے اٹھایا.."

"پہلے آپ مجھ سے وعدہ کریں چاہے کچھ بھی ہو جائے.. بھلے آپ کا دل مجھ سے بھر جائے مگر آپ مجھے چھوڑیں گے نہیں.."

"یار تم سوچ لو پہلے تمہیں میرے ساتھ رہنا ہے کے نہیں.." اب کے اسنے آنکھوں میں ڈھیروں شرارت سموئے کہا.

"ٹھیک ہے" اسنے بھی سنجیدہ ہوتے کہا.

"کیا ٹھیک ہے.." وہ حیران ہوا.

"یہی کے سوچتی ہوں آپ کے ساتھ رہنا بھی ہے کہ نہیں.."اس کو شرارت سوجھی تھی.

"خبر دار اگر تمہارے دماغ میں ہمارے رشتے کو لے کر دوسرا خیال بھی آیا تو..."

وہ سنجیدہ ہوا تھا.اسے اسکی سنجیدگی اچھی لگی تھی.دل بھی نا عجیب عجیب خواہشیں کرتا ہے. جہاں کبھی اسے پسند نہیں آتا کوئی اس پر پابندیاں لگائے وہیں محبّت میں تقاضا کرنے لگتا ہے محبوب کی پابندیوں کا..اچھا لگنے لگتا ہے محبوب کی خواہشات کی تھاپ پر رقص کرنا.

میری گفتگو کا آغاز تم ہی تو ہو..

میری خاموشی کا راز تم ہی تو ہو..

میں تو اب ہوں ہی نہیں خود میں...

میری شخصیتِ پہچان تم ہی تو ہو..

میں نے تو کب کا مٹا دیا ہے اپنا جہاں..

میری زندگی کا کارواں تم ہی تو ہو..

www.neweramagazine.com

میں تو ہوں خاک سے بنا اک گنہگار بشر..

میری دعاؤں کا تاویل حصہ تم ہی تو ہو..

میں نے تو چاہا تھا تمہیں بے غرض بے پناہ..

میری تنہائی کا اک خوبصورت تصور تم ہی تو ہو..

میرے ہجوم میں اک ہنسی گو نجتی ہے...

میری اس خوشی کا احساس تم ہی تو ہو..

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تو ہوں آزاد بنجارہ تیری راہ میں..

میری مصروفیاتِ زندگی کا ساز تم ہی تو ہو...

می ہوں کب سے منتظر تیری اک جھلک کا فارس...

میری آنکھوں میں جو ہے انتظار تم ہی تو ہو....

بقلم یلدا فارس

قسط نمبر 8:

باقی سب کی طرح وہ بھی نیچے لاؤنج میں اپنے تایا لوگوں کے آنے کا انتظار کر رہی تھی. تھوڑی دیر پہلے ہی ان کا فون آیا تھا کے وہ لوگ گاؤں میں داخل ہو چکے ہیں. اسلئے اب سب ان کے استقبال کیلئے تیار تھے.

جیسے ہی اسنے رضیہ کو دیکھا اس کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں. مگر چہرے پر بغیر کوئی تاثر لائے وہ کھڑی رہی. اسنے سر آگے کو کیا تھا پیار لینے کیلئے مگر وہ بغیر پیار دئے اسکے ساتھ کھڑی رباب کے گلے لگیں. جس پر رباب نے اشاروں سے عمیر سے شکوہ کیا تو وہ نظریں جھکا گیا.

سب سے ملنے کے بعد انہیں کمرے دیکھائے گئے تھے اور ساتھ ہی کھانا بھی لگا دیا گیا تھا. سب سکون سے کھانا کھا رہے تھے جب رضیہ نے چٹکلا چھوڑا تھا.

"بس اب تو دعا ہے خیر خیریت سے یہ فنکشن گزر جائیں، کہیں صدف باجی آپ کی دریادلی ہمارے گلے نہ پڑ جائے.."

"میرا خیال ہے تم لوگ صفر سے کافی تھک گئے ہو.." صدف صاحبہ نے ضبط کرتے ہوئے اسے خاموش کروانا چاہا.

www.neweramagazine.com

"ویسے بھابھی آپ بڑی چھپی رستم نکلی.."اب کی بار میمونہ نے رضیہ سے شکوہ کیا.

"آپ کی بھابھی یہاں کسی کا رشتہ لے کر پہنچ گئیں اور آپ نے کانوں کان خبر تک نہی لگنے دی.."

عریبہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا اسنے منہ کی طرف جاتا چمچ واپس پلیٹ میں ڈال دیا تھا اور پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگا یا.

"ممانی میرے خیال سے وہ بات ختم ہو چکی ہے.."ارحان نے دو ٹوک الفاظ میں جواب دیا.

"کونسی بات..کوئی مجھے بھی بتائے گا.."میمونہ کو تو حقیقت میں کچھ معلوم نہیں تھا.

"آپ کی بھابھی آئیں تھیں باجی کے پاس زین کیلئے عریبہ کا رشتہ لے کر.."میمونہ کو تو سنتے ہی آگ لگ گئی تھی.

"بس بہت ہو گیا..چلو میمونہ تمہاری تو کوئی بیٹی نہیں سمجھ آتی ہے..مگر رضیہ تم زرا مجھے بتاؤ کیا تمہاری نورین کیلئے کسی کا رشتہ نہیں آیا.."

"بھابھی کم سے کم آپ میری نورین کو تو اس سے نا ملائیں.."وہ حقارت سے بولیں.

"ہیں.. ہیں.. کیا کہا تم نے.. کیوں نا ملاؤں.. سب کو اپنے باغیچے کے پھول سہانے ہی لگتے ہیں.اور ایسا کیا ہے میری بیٹی میں.. خاندان میں سے سب سے صابر بچی ہے میری.. جتنی فضول باتیں میری بیٹی تم لوگوں کی برداشت کر جاتی ہے یہی تم لوگوں کی اولادیں ہوتی تو ابھی تک واپس منہ پر مار چکی ہوتیں.خاموش رہتی ہوں تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کے کچھ پتا، نہیں.. سب کے کرتوت جانتی ہوں میں.."

کمرے میں صرف صدف صاحبہ کی آواز تھی.ان کا اک رعب تھا اک مان تھا.جب وہ بات کرتی تھیں تو پھر کسی کی جرات نہیں ہوتی تھی کے کچھ بول جائے.سب خاموشی سے کھانا کھانے لگے تھے.

....

صدف صاحبہ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر لگے درختوں کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ تسبیح کر رہی تھیں جب اسنے پیچھے سے آ کر ان کے گرد بازوؤں کا حلقہ بنایا.وہ اس کے ہاتھوں کو پہچان چکی تھی.

"آئے ہائے زینی پیچھے ہٹو..اتنی گرمی ہیں.."یہ ان کا تکیہ کلام تھا جب بھی کوئی ان کے پاس آتا تو یہ کہتیں کے گرمی بہت ہے.

"نا آج تو میں نی ہٹ رہی.. چاہے آپ جو مرضی کہہ لیں.."

"اچھا تو پھر بلاؤں میں اپنے بیٹے کو.."انہوں نے اسے ڈروادینا چاہا جس پر وہ ہنس دی.

"بلالیں اب نی مجھے ان سے ڈر لگتا.."

"ہیں.. ہیں.. ایسا کیا ہو گیا اک رات میں.."

"ہوا تو اک رات میں ہی ہے جو بھی ہوا ہے مگر آپ کو بتادوں اب ہماری پھر سے دوستی ہو گئی ہے.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ تو ٹھیک ہے.. مگر پتا تو چلے ایسا کیا ہو گیا اک رات میں.."

"وہ تو میں نی بتا سکتی بھئی آخر کو کوئی پرائیویسی بھی ہوتی ہے میاں بیوی کی.. اب ہر چیز ساس کو تھوڑی بتائی جا سکتی ہے"اب وہ ان سے دور ہوتی بیڈ پر شاہانہ انداز میں بیٹھتی بولی تھی.

"دیکھو تو زرا کل تک میں دوست تھی.. میرے سپوت کے ساتھ دوستی کیا ہوئی اک رات میں میں ساس بن گئی"

اس بات پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی."میری پیاری جانِ عزیز.. آپ کی جگہ بھلا کوئی لے

سکتا ہے.. "وہ پھر سے ان کے ساتھ لپٹی تھی.

انہوں نے ایک ابرو اچکا کر پوچھا تھا "پکا.. "

"جی پکا.. "وہ آنکھیں بند کئے بولی تھی.

"ارحان بھی نہیں.. "وہ صدف صاحبہ کی شرارت سمجھ چکی تھی.

"لیں دیکھیں یہ تو اب آپ زیادتی کر رہی ہیں.. "اسنے کہنے کے ساتھ پھر سے آنکھیں بند کر دیں. کتنے عرصے بعد انہوں نے اسکے چہرے کو پہلے جیسے کھلتے دیکھا تھا. وہ جانتی تھی وہ ان کے کمرے میں اب کو شکریہ کہنے آئی تھی. جو دوپہر میں انہوں نے سب کے سامنے اس کی سائیڈ جولی تھی. جہاں کمرے میں وہ دونوں خوش ہو رہی تھیں. وہیں دروازے کے باہر کھڑا ارحان بھی مسکرا اٹھا تھا.

....

رباب عریبیہ کے بارے میں رضیہ کے خیالات جان کر پریشان تھی. وہ لان میں چائے کا کپ پاس میں رکھے بینچ پر بیٹھی یہی سوچ رہی تھی جب عمیر وہاں آیا تھا. اک نظر اسکی چائے پر ڈالی جس کے اوپر ٹھنڈی ہونے کی وجہ سے ملائی کی اک تہہ بن گئی تھی.

"سب ٹھیک ہے نا.. تمہاری چائے بھی ٹھنڈی ہو گئی ہے" وہ اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھتے بولا.

"ہم بس دل نہیں کر رہا تھا." وہ ابھی بھی سامنے ہی دیکھ رہی تھی..

"تم چاہو تو مجھ سے بات کر سکتی ہو.."

رباب نے اب چہرے کا رخ اسکی طرف کیا. اور پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد بات کرنے کا فیصلہ کیا. "تمہارے خیال میں گھر والوں کا ہمارے نکاح کا فیصلہ صحیح ہے.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیوں تمہیں کوئی شک ہے.."

"پتا نہیں.. میں کنفیوز ہوں شاید.."

"تم کھل کر کہو جو بھی تمہارے دل میں ہے.. نکاح کوئی چھوٹی بات تو نہیں ہوتی.."

"مجھے ڈر ہے.. آج ہم سب نے دیکھا ممانی لوگوں کا عریبہ کے ساتھ برتاؤ... کل کو اگر انہیں میرے اور عریبہ کے ملنے پر کوئی مسئلہ ہوا تو.. دیکھو میں تمہیں ہر گز ان کے خلاف بدزن نہیں کرنا چاہ رہی.. ہر کسی کی اپنی سوچ ہوتی ہے.. مگر میں ایسی نہیں ہوں اور تم یہ بات اچھے سے جانتے ہو... وہ میری بہن ہے.."

"تو تمہیں یہ ڈر ہے کے کل کو میں یا ماما بابا میں سے تمہیں کوئی اس سے ملنے سے منہ نا کرے.."

"ہمم بلکل.. ہو سکتا ہے ان دونوں کے بیچ کوئی تلخ کلامی ہو جائے اور پھر اس کا سارا ملبہ ہمارے رشتے پر آ گرے.. میں کسی کی گیرنٹی نہیں دے سکتی مگر ہاں میں ان کی عزت کروں گی کیونکہ وہ تمہاری ماں ہیں.."

"تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں ایسا کچھ نہیں ہو گا اور ہوا بھی تو ہمارے رشتے پر انشاءاللہ کوئی آنچ نہیں آئے گی. اور جہاں تک رہی بات ماما اور عریبیہ کے ٹکراؤ کی.. تو میرا خیال ہے ممانی جلد ہی اس کی بھی شادی کر دیں گی.. تو جب وہ اپنے گھر چلی جائے گی پھر کم و بیشتر ہی ان کی ملاقات ہو گی..."

رباب جواب تک عمیر کی باتیں سن کر خوش ہو رہی تھی وہیں اس کی ساری مسکراہٹ اس کا سکون عمیر کے آخری جملے کی نظر ہو گیا تھا.

....

مہندی کے فنکشن کا انتظام پاس والے شہر میں کیا گیا تھا. عریبیہ اور رباب دونوں کے

مہندی کے جوڑے اک ہی طرز کے تھے. وائٹ اور گرین کا کومبینیشن تھا. فراک سفید رنگ کی تھی جس میں لائٹ گرین کلر کی کلیاں ڈالی گئیں تھیں. دامن کو سیلور رنگ کے موتیوں سے زینت بخشی گئی تھی. رباب عریبیہ اور صدف صاحبہ ارحان کے ساتھ اک کار میں تھے. اسی طرح ساری فیملیز الگ الگ گاڑیوں میں سوار تھیں. سب اک ہی ساتھ روانہ ہوئے تھے.

سارے کزنز سٹیج پر اقراء اور فہیم کے گرد جمع ہو چکے تھے. جب کے بڑے سٹیج کے سامنے رکھے گئے صوفوں پر براجمان ہو چکے تھے. اقراء عریبیہ کو بلکل بڑی بہنوں جیسا پیار دیے رہی تھی.

"سب سے پہلے مجھے مہندی عریبیہ لگائے گی"

"ہم.. مگر اک شرط پر.." پاس بیٹھی نورین کو شرارت سوجھی.

"سب سے پہلے آپ کی جوٹھی میٹھائی بھی عریبیہ ہی کھائے گی." سٹیج پر موجود سبھی کزنز نے اپنی ہنسی ضبط کی تھی.

وہ عریبیہ تھی بغیر جانے میدان میں کود جانے والی "ہاں تو اس میں کیا بات ہے کھالوں

گی میں"

سب کے قہقہے بلند ہونے تھے.

"میں تو کہتی ہوں آپ سے پہلے عریبیہ کی شادی کروادیتے ہیں"اس بار رباب نے عرض کی.

جس پر عریبیہ نے اسے آنکھیں دیکھانی چاہیں تو نورین میدان میں کود پڑی"ہاں تو تم پی چاہ رہی تھی آپی کی جوٹھی میٹھائی کھانا"نورین نے میٹھائی عریبیہ کے منہ کے آگے کرتے کہا.."اور بڑوں کا ماننا ہے جو دلہن کی جوٹھی میٹھائی کھاتا ہے اس کی شادی جلدی ہو جاتی ہے.."

عریبیہ نے انکار کرتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کی تو سب کزنز نے اسے گھیرے میں لے لیا؛ور عریبیہ کو میٹھائی کھانی ہی پڑی.

اسکا فون مسلسل بج رہا تھا تو وہ کال سننے سٹیج سے نیچے آ گئی. وہ کب سے کال کٹ کر رہی تھی مگر سامنے والا کوئی بہت ہی ڈھیٹ انسان تھا. عریبیہ نے اب کی بار موبائل آف کر دیا اور سامنے پڑے صوفوں میں سے اک پر آ کر بیٹھ گئی. وہ آس پاس کے ماحول سے

انجان وہاں بیٹھی تھی جبھی پاس بیٹھی میمونہ اور رضیہ کو نہیں دیکھ پائی. اگر دیکھ لیتی تو کبھی وہاں پر نہ بیٹھتی. حوش تب آیا جب کانوں میں میمونہ کے جملے پڑے.

"کیا کروں میں باجی.. میں تو اسے منع کر رہی ہوں کہ وہ اس لڑکی کو خود سے دور رکھے.. مگر وہ سنتی کدھر ہے"

"وہ تو بچی ہے مگر تم تو سمجھ دار ہونا.. میں تو صدف باجی کیلئے بھی کڑتی ہوں.. کہیں ان کی اچھائی ان کے گلے ہی نہ پڑ جائے.. ماں نے خودکشی کر کے راہ فرار ڈھونڈ لیا اور زمانے کی ساری رسوائی کریم بھائی اور ہم لوگوں کیلئے چھوڑ گی" رضیہ نے سنگدلی سے سمجھایا.

"بس کیا بتاؤں.. کبھی کبھی تو مجھے اس کیل دکھ ہوتا ہے کیسی ماں تھی اس کی.. مگر پھر کہتی ہوں یہ بھی تو اس کے ہی وجود کا حصہ ہے"

اس سے ضبط مشکل ہوا تو اس نے آنسو پیتے وہاں سے جانے میں ہی غنیمت جانی.. مگر انسان کیا کر سکتا ہے جب قسمت میں ہی دکھ لکھ دیا ہو.. اسنے قدم بڑھانے ہی چاہے کے اسکے کانوں میں رسوائی سے بھرپور جملہ گونجا

ٹھک.. کرچ... کی آوازوں پر سب متوجہ ہوئے. کانچ کا ٹیبل اپنے اوپر پڑے کانچ کے گلاسوں سمیتھ زمین بوس ہو چکا تھا. اس کا ضبط کب کا ختم ہو چکا تھا.. آنسو بھی جاری ہو چکے تھے..

"خدارا بس کردیں.. بس کردیں.." کہتے ساتھ وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی. ٹیس اٹھی تھی معصوم کلیوں جیسے ہاتھوں میں کانچ چبھا تھا مگر اس تکلیف کی ہر واہ کسے تھی. سب بھاگتے ہوئے اس کی جانب بڑھے.

"لو دیکھ لو.. کہتی تھیں نا میں اپنی ماں کی طرح اسے بھی ہماری خوشیوں سے بیر ہے" رضیہ نے حقارت بھری نظروں سے دیکھتے کہا.

"ن... نہیں... نہیں ہوں میں اپنی ماں کی طرح.. نہ ہی میری ماں کو آپ کی خوشیوں سے کوئی بیر تھا... جھوٹے ہو تم سب لوگ" اس کی آواز رندھی ہوئی نکل رہی تھی.

"اٹھو میری بیٹی.." صدف صاحبہ نے اسے اٹھانا چاہا مگر اسنے انکار کردیا.

"نہیں پھوپھو.. مجھ میں اور ہمت نہیں.. اب اگر اور چپ رہی تو میں مر جاؤں گی.. "اس سے بولنا مشکل ہو گیا تھا.. کوئی چیز ساتھ دینے کا تیار نہیں تھی نہ زبان نہ آنسو..

زبان بولنے کو تیار نہیں تھی تو آنسو رکنے کو..

"نہ میری گڑیا" انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا. وہ اٹھ کر میمونہ کی جانب بڑھی." آ..آپ ہی تھیں نا تائی ماں جو دادو کے ساتھ ہمارے گھر آئیں تھیں... بھول گئیں آپ نے کیسے... کیسے ماں کو واسطے دئے تھے"

میمونہ ششدر رہ گئی تھی... وہ نہیں جانتی تھی کہ عریبیہ کو وہ سب یاد ہو گا.

"میری ماں نے صرف آپ لوگوں کی وجہ سے خودکشی کی... آپ لوگ ہیں قاتل میری ماں کے.. ہماری خوشیوں کے"

"ہاں تم تو کہو گی اس کی بیٹی جو ٹھہری" اب کی بار رضیہ نے اک اور ضرب لگانی چاہی. مگر عریبیہ کسی کی سب نہیں رہی تھی وہ بس آج خود کی سنا رہی تھی.. وہ آج ظلم کی داستان سنا رہی تھی..

اک وقت تھا جو ظلمت کا تھا...

اک ہجوم تھا جو ظالموں کا تھا...

اک حکم تھا جو سزا تھا...

اک سزا تھی جو ناکردہ گناہ کی تھی...

اک بہتان تھا...اک فریب تھا....

اک ملکہ تھی جو پاک دامن تھی...

اک ہجوم تھا جو الزام تراش تھا..

اک پری تھی جو ملکہ کی پرچھائی تھی..

وہ جس نے ملکہ کی ریت نہ نبھائی تھی...

اس نے خود کو سمیٹا تھا..

بھرے مجمے کو عکس دکھایا تھا..

"بتائیں ان سب کو تائی ماں کیا آپ نے اور دادو نے نہیں کہا تھا ماں سے کے اگر انہوں نے بابا کو نا چھوڑا تو آپ تایا کو چھوڑ کر چلی جائیں گی.."اسنے آہ بھری...

"میری ماں بری عورت نہیں تھی...بلکہ آپ لوگوں کی ذہنیت بری تھی..تایا ابو ماں کو صرف بہن سمجھتے تھے اور آپ..آپ لوگوں نے میری ماں پر تہمت گڑھ دی.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سب کو یاد ہے تو یہ کہ میری ماں نے خودکشی کی تھی اگر کچھ نہیں یاد تو وہ... وہ ظلم تھا جو آپ میری ماں پر کرتے تھے... کیسے دادو تایا انہیں پیٹتے تھے.. اور وہ بیچاری تو... سب سے چھپاتی چھپاتی دنیا سے چل بسی"

اسنے بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے..

"ٹھیک کہا آپ نے میرے اوپر ترس ہی آنا چاہیے.. میری قسمت سچ میں بہت بری ہے جبھی میرے ماں باپ کو واپس بلا لیا گیا اور مجھے... مجھے آپ سنگدل لوگوں میں اکیلا چھوڑ دیا گیا"

وہ کہتے ہوئے حال سے باہر نکل گئی. رباب نے ساتھ جانے کی کوشش کی روا نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا.

....

وہ رباب کی کال سنتے ہی اسے ڈھونڈنے نکل پڑا تھا. چند منٹ کی ڈرائیو کے بعد ہی وہ اسے سڑک کے کنارے بیٹھی نظر آ گئی. سامنے اس کے جوتے پڑے ہوئے تھے. وہ بلا خوف و خطر ننگیں پاؤں وہاں بیٹھی ہوئی تھی. اسے آج کسی چیز کا خوف نہیں تھا. وہ بس

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے ماں باپ کی چھاؤں میں جانا چاہتی تھی.

ارحان خاموشی سے آکر اسکے پاس بیٹھ گیا. وہ اٹھ کر جانے لگی تو ارحان نے ہاتھ تھام لیا بس پھر وہ وہیں پر پھر سے ڈھ گئ. بات کرنے کی کوشش کی تو الفاظ نہ ادا ہوئے اور آنسو بہتے چلے گئے..

"م.. مجھے لگتا ہے میرا دل پھٹ جائے گا.. بہت.. بہت تکلیف ہے.." اسنے زبان کے ساتھ ہاتھوں کی مدد لی تھی اپنی بات کہنے کو. ارحان نے اسکے سامنے پاؤں کے بل بیٹھتے اس کے دونوں ہاتھ تھام لئے...

"نہیں ربی میں ایسا نہیں ہونے دوں گا"

"م.. مجھے ماں بابا کے پاس جانا ہے پلیز" وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح روتے ہوئے فریاد کر رہی تھی.

"میرا تو کوئی نہیں ہے" اسکے آنسوؤں میں اور شدت آگئی تھی. ارحان جو محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے آنسوؤں کے ساتھ ساتھ اسکی دھڑکنیں بھی رکنے کو کر رہی ہوں.

"ربی میری طرف دیکھو"

عریبیہ نے نفی کی

"پلیز.. دیکھو میری طرف.. کیا میں تمہارا نہیں ہوں.. کیا تم مجھے اس بھیڑ میں اکیلا چھوڑ دو گی.."

"نہیں... آپ بھی میرے نہیں ہیں... سب کو عریبیہ سے صرف ہمدردی ہے... کوئی نہیں ہے جو عریبیہ کا ہو... جس کی دھڑکنیں عریبیہ کے دور جانے سے رکتی ہوں،. عریبیہ ہو یا نا کسی کو فرق نہیں پڑتا"

وہ ابھی بھی بچوں کی طرح رو رہی تھی.

"اچھا اور اگر میں کہوں کہ نا صرف تمہارے دور جانے سے بلکہ اس بات کے تصور سے بھی میری سانسیں مجھ پر تنگ ہونے لگتی ہیں تو.."

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا.. تو طہ ہوا وہ جب بھی روٹھا کرے گی تب تب اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ ہاں وہ ہے جو اس کی زندگی کی.. اس کے ساتھ کی.. اس کی خوشیوں کی دعا منگتا ہے. ہاں اس پر صرف عریبیہ کا حق ہے اور عریبیہ پر صرف اسکا. عریبیہ نے اپنے ہاتھ پیچھے لینے کی کوشش کی..

"مجھے گھر جانا ہے.. مجھے ڈر لگ رہا ہے." وہ ارحان کی شوخیاں خوب پہچانتی تھی.

"کس سے"

"اندھیرے سے.."

"مگر پہلے تو تم یہاں اکیلی تھی.."

"آپ نہیں لے کر جا رہے.." اسنے خود جانے کی دھمکی دینی چاہی.

"لڑکی تمہیں اللہ ہی سمجھ سکتا ہے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....

گاؤں کیوں کے دور تھا اور اندھیرا ابھی تھا اسلئے آتے وقت سب لوگ اک ساتھ آئے تھے. مگر اب عریبیہ کی وجہ سے وہ پہلے لوٹ رہے تھے.

"ربیبی تمہاری وجہ سے ہمیں اتنا بڑا رسک لینا پڑ رہا ہے"

"کیسا رسک.." وہ پہلے ہی اندھیرے سے ڈر رہی تھی.

"یہی اکیلے آنے کا.. اگر کہیں بیچ راستے میں ڈاکوؤں نے روک لیا تو.." عریبیہ

اندھیرے کے سبب اسکی آنکھوں میں چھپی شرارت نہیں دیکھ پائی تھی.

"آپ کو مجھے نہیں لے کر آنا چاہیے تھا.."

"ایک منٹ.. تم نے شاید خود ہی کہا تھا گھر جانے کا"

"ہاں تو آپ منع کر دیتے"

"تم مان لیتی نہ جیسے" وہ جو اسکو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا اب خود سلگ کر رہ گیا تھا.

"آپ ان حالات میں بھی ایسے لڑ رہے ہیں" وہ روہانسی سی ہوئی.

"ہاں... میں... میں لڑ رہا ہوں" وہ حیران تھا.. آیا وہ غلط سمجھ رہی یا وہ سچ میں اس سے لڑ رہا ہے.

"دیکھیں مجھے پہلے ہی ڈر لگ رہا ہے اور اوپر سے آپ ڈانٹ بھی رہے ہیں" اسکی آنکھوں میں ڈھیروں خوف تھا وہ باہر کی جانب دیکھتے بولی.

"لڑکی.. میں نے کب ڈانٹا"

"آپ ہمیشہ ہی اپنی غلطی نہیں مانتے"

"یااللہ مجھے صبر دے" وہ جو دعا پڑھ رہا تھا اک دم اپنے بازو پر اسکے ہاتھوں کی گرفت محسوس کرتے چونکا..

جو ہاتھ اسنے ہینڈ بریک پدر کھا تھا عریبیہ نے ڈر سے اسکا وہی بازو تھام لیا تھا. وہ اسکی اس حرکت پر مسکرا دیا. ارحان نے اسے ہوشیار ہو کر بیٹھنے کو کہا تھا. کیونکہ سڑک ٹوٹی ہوئی تھی مگر وہ اس سڑک پر اتنی رات کو کار کی سپیڈ کم نہیں کر سکتا تھا جس کے باعث عریبیہ کے تو اچھے خاصے جن نکل گئے تھے.. کم سے کم اسے یہی لگ رہا تھا.

....

وہ گھر پہنچنے تک کافی بہتر ہو چکی تھی. اسنے گھر کے سامنے پہنچتے ہی شکر ادا کیا... وہ گھر آئے تو ارحان نے اس سے کھانے کا پوچھا جس پر اسنے انکار کر دیا...

"میں کچھ وقت کیلیئے سونا چاہتی ہوں" وہ جو کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کسی کے ساتھ بڑھتے قدم ریکھ کر رک گئ. ارحان نے ابرو اچکا کر پوچھا.. "کیا.. "؟

"آپ کدھر جا رہے ہیں.. "وہ حیران ہوئ.

"اور کدھر جاؤں گا تمہارے ساتھ جارہا ہوں"

"ارحان... آپ کو پھو پھو سے کیا گیا عہد یاد ہے نا.."

وہ اسکو دیکھ کر مسکرادیا.."تم ناایسے ہی بنتی ہو.. ویسے ماشاءاللہ کافی سمجھ دار ہو" کہتے ساتھ اسنے اسکے ماتھے پر اک چت لگائی.

"ڈونٹ وری مجھے عہد بھی یاد ہے اور یہ بھی کہ تم میری عزت ہو.. وہ کیا، ہے نا میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی اکیلے بیٹھ کر رونے"

"تو کیا آپ میرے ساتھ روئیں گے.."

"خیر اب ایسا بھی نہیں ہے..ہاں مگر تمہیں رونے نہیں دوں گا.." وہ کہتے ساتھ آگے بڑھ گیا تو وہ بھی پیچھے چل دی.اب چونکہ یہ پہرادار صاحب اسکی پہراداری کا کام سنبھال چکے تھے تو مجبوراًاسے اپنے رونے کے پلین کو منسوخ کرنا پڑا.. لہذا وہ بھی اچھے بچوں کی برح کپڑے تبدیل کر کے سونے لیٹ گی تو ارحان ٹیرس پر چلا گیا.

....

وہ سب لوگ ان لوگوں کے پہنچنے سے کچھ دیر بعد ہی پہنچ گئے تھے. صدف صاحبہ آج

پہلی مرتبہ ایسے غصے میں دیکھائی دے رہی تھیں. ان کے پیچھے سبھی بہن بھائی بھاگتے ہوئے داخل ہوئے. انہوں نے سامنے ارحان کو کھڑے پا کر جلدی سے پوچھا.

"کدھر ہے عریبیہ..؟"

"وہ سونے چلی گئ.."

"ہائے میری بچی... بھوکی سو گئ.." پھر انہوں نے میمونہ اور رضیہ کا رخ کیا.. "تم لوگوں کو زرا سی شرم نہیں آئ میری بیٹی کا دل دکھاتے.." انہوں نے دکھ بھرے انداز سے کہا.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہی سب کرنا تھا تو مجھے کیوں بلایا.. ہاں.."

"آپا معزرت.. آئندہ نہیں ہوگا.."

"بس بہت دیکھ لی میں نے اپنی بچی کی برداشت... بہت بول لیا تم لوگوں نے.. زرا بتاؤ نا مجھے آج تم لوگ مر جاؤ... کیا کچھ ہے اپنے رب کے حضور پیش کرنے کو.. ہیں ایسے کرتوت.."

آج وہ سارا لحاظ ساری مروت بالائے طاق رکھتے ہوئے بول رہی تھیں. اب انہوں نے

وسیم کارخ کیا..."چچ..چچ..میں نے ان سب چیزوں کو یہ سوچ کر بھلا دیا کہ جب وہی نہیں رہی تو اب پرانی باتیں کریدنے کا فائدہ... مگر تم نے اور تمہاری بیوی نے حد ہی کر دی... کیا تمہیں اتنی سنگدلی زیب دیتی ہے.. تمہیں خوف تو نہیں آتا ہو گا کے تمہاری بھی ایک بیٹی ہے.."

رضیہ تڑپ کر بولیں "ہائے..ہائے.. باجی اللہ خیر کرے میری بچی کیلئے.."

"ہائے میں صدقے بیبی..اب کیسے سینا جلا ہے.. بخش دو اسے وہ مر گئی ہے..اب اس کی بچی کو زندہ رہنے دو.."

انہوں نے آخر میں نفرت بھری نگاہ میمونہ پر ڈالی اور عریبیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں.

.....

وہ عریبیہ کے کمرے میں آئیں. انہوں نے عریبیہ کے ماتھے پر پیار کیا "عریبیہ میری بیٹی اٹھو"

اسنے ایک بار آنکھ کھول کر دیکھا اور پھر ان کی گود میں سر رکھ کر پھر سے سو گئی.

"ربی پھو پھو کی جان اٹھو... آؤ کھانا کھائیں.. پھوپھو نے بھی کچھ نہیں کھایا" انہوں نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا. تو وہ اٹھ گئی سر ابھی بھی گود میں ہی رکھا تھا مگر آنکھیں کھول چکی تھی.

"پھو پھو ماں مجھ سے پیار نہیں کرتی تھیں" وہ ابھی بھی تکلیف میں تھی.

"نہیں چندا ایسے نہیں کہتے.. وہ تو تم سے بڑا پیار کرتی تھی"

"نہیں.. پھو پھو.. اگر ایسا ہوتا تو وہ خود کی جان لینے سے پہلے میرا سوچتی.. وہ سوچتی کے مجھے کن لوگوں کے آسرے پر چھوڑ کر جا رہی ہیں.. خود تو انہوں نے موت کو گلے لگا کر سب مصیبتوں سے چھٹکارا پالیا اور مجھے.. مجھے جہنم میں جھونک گئیں.. ماں باپ کو ایسے اقدام سے پہلے بچوں کا خیال نہیں آتا کیا... کیا وہ یہ نہیں سوچتے کہ وہ اپنے بچوں کو ان بھیڑیے نما انسانوں میں اکیلا کرنے جا رہے ہیں.. کیوں ان کو خیال نہیں آتا کے وہ اپنے بچوں کو ان سنگدل لوگوں کی بھیڑ میں تنہا چھوڑ کر جا رہے ہیں.. وہ کیسے اتنے خود غرض ہو سکے ہیں پھو پھو کیسے.." وہ مضبوطی سے ان کا ہاتھ تھامے اپنی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی.. مسلسل روئے جانے کی وجہ سے آنکھیں سوجھ گئی تھیں.

....

وہ فجر پڑھ کر لائونج میں ہی بیٹھ گئیں. انہیں بیٹھا دیکھ کر سبھی ادھر آتے گئے. اب جب سب بڑے آچکے تھے تو انہوں نے کہنا شروع کیا..

"دیکھو وسیم... آج تک تم نے اور تمہاری بیگم صاحبہ نے اپنی مرضی کی ہے.. میں نے کبھی کسی کو مجبور نہیں کیا کہ مجھے عزت دے.. جیسے تم لوگ میرے بھائی تھے ویسے ہی کریم تھا.."

"آپا آپ کھل کر کہیں آپ جو کہنا چاہتی ہیں... آپ ہماری بڑی ہیں آپ کو تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے"

"اگر تم لوگوں کو لگتا ہے کہ تم لوگ میری اک بیٹی کو بیاہ کرلے جاؤ گے اور دوسری کے ساتھ زیادتی کروگے تو میں اس کی اجازت ہرگز نہیں دوں گی..، کل رات کی باتوں نے مجھے سوچنے پر مجبور کیا ہے.. تم اگر چاہو تو عمیر کا نکاح کہیں اور کر سکتے ہو.. نا مجھے نا میری اولاد کو برا لگے گا... مگر میں آئندہ اپنی بچی کو کچھ کہنے کی اجازت ہرگز کسی کو نہیں دوں گی.." انہوں نے بڑی سخت بات کہہ دی تھی. آج تو نکاح طے تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیسی باتی کر رہی ہیں باجی آج شام میں دونوں کا نکاح ہے..لوگ کیا کہیں گے"

"ہم.. مگر میں لوگوں کی وجہ سے اپنے بچوں کی زندگی نہیں برباد کر سکتی...اگر رباب کی قسمت میں شادی ہونا لکھی ہوگی تو ہو جائے گی.."انہوں نے بات میں وقفہ لیا.

"تم اپنا اور اپنی بیوی کا فیصلہ بتاؤ"انہوں نے دوٹوک انداز. میں کہا.."نہیں باجی آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا..بس آپ رشتہ نہ ختم کریں.. ہمیں کسی سے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا..."

جب بھائی نے بہن کا مان بڑھایا تو بہن نے بھی بھائی کی مان لی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

"رباب تمہیں ڈر نہیں لگا جب پھوپھو نے منگنی ختم کرنے کی بات کی.."عریبیہ نے اپنے پاس بیٹھی رباب کو دیکھتے ہوئے پوچھا.

"پتا نہیں..شاید نہیں.."اس نے سرد آہ بھر کر کہا.

"کیوں نہیں لگا..جب کہ ہم جانتے ہیں عمیر بھائی اور تم اک دوسرے کو چاہتے ہو.."

"ہم چاہتے تو ہیں... مگر میں نہیں چاہتی میں اپنی اک چھوٹی سی چاہت کو پانے کے چکر

میں اتنے قیمتی رشتے کھو دوں.."

"تم میری فکر کیوں کرتی ہو رباب جو قسمت میں لکھا ہو گا وہ ہو کر رہے گا.. تم اپنی خوشیوں کی پرواکرو.." عریبیہ نے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حلقہ بناتے کہا.

"ہاں تو پھر جو میری قسمت میں ہو گا وہ بھی مل کر رہے گا..اگر عمیر کا ساتھ میرے حق میں بہتر ہو گا تو وہ مجھے مل کر رہے گا.. تم اتنا مت سوچا کرو...اور تم بھی اب سے صرف اپنی خوشیوں کا سوچو.." اسنے بھی اسکے گرد لپٹے ہاتھوں کو تھامتے کہا.

....

"اوئے یہ تم نے میرے ساتھ میچنگ کی ہے" ارحان نے سٹیج پر بیٹھی عریبیہ کے پاس والے صوفے پر دراز ہوتے ہوئے کہا. ارحان تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا.. سمجھنا مشکل تھا کہ آیا اس نے اس سوٹ کو پہن کر اسکی شان میں اضافہ کر دیا ہے یا پھر سوٹ نے.. عریبیہ بھی حیران تھی آیا اس کے کوٹ کا کلر عریبیہ کی فراک سے کیسے میچ ہو گیا. اب یہ بات تو صرف ارحان اور رباب ہی جانتے تھے کیونکہ یہ ان دونوں کا پلین تھا جس کیلئے رباب نے عریبیہ کو منا کر یہ فراک زبردستی دلائی تھی.

"اپ کتنے خوش فہم ہیں نا" وہ اس کی بات پر مسکرا کر رہ گئ

"اور آپ کتنی سنگدل "ارحان نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا

"مطلب بندہ اتنی محنت سے تیار ہوا، کوئی تھوڑی سی تعریف ہی کر دیتا ہے"

"میں۔۔تعریف "وہ گڑ بڑائی

"ہاں۔۔کیوں نہیں کر سکتی "وہ حیران ہوا تھا اس کے اس اعتراض پر

"آپ کی۔۔"وہ جس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیا پیش کرے تعریف میں اس کو سلگا کر رکھ گئی تھی۔

"کیا مطلب۔۔آپ کی۔۔اب میں اتنا برا بھی نہیں لگ رہا"اسنے شکل پر بارہ بجاتے کہا۔

"کوئی بھول رہا ہے آج میرا دن ہے "رباب جو پاس بیٹھی دونوں کی سرگوشیوں کو سن رہی تھی اب کی بار بول ہی پڑی۔

"ہاں یہ تو تمہارے شوہر کو پتا ہونا چاہیے "ارحان اسے کیسے بخشتا جس نے اس کی ہونے والی تعریف رکوادی تھی

اتنی دیر میں عمیر بھی سٹیج پر آچکا تھا۔

"یار عمیر بھائی سنبھالیں اپنی بیوی کو آپ کے چکر میں میرا رومانس تیل ہو رہا ہے" وہ روانی میں بول کر پچھتایا

"ارے حیران کیوں ہو رہے ہیں ان کی کرش لسٹ بڑی لمبی ہے۔۔55 منٹ بھی دینے لگیں سب کو تو صبح سے شام ہو جائے" وہ بات سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ارحان کو چڑانا نہیں بھولی تھی۔

"تچ۔۔تچ۔۔یہی نقصان ہوتا ہے اک ہی یونیورسٹی میں پڑھنے کا" عمیر نے بھی حصہ ڈال کر قہقہہ لگایا تھا۔

"آپ کو کیا پتا ساتھ پڑھنے کے ب نہیں بلکہ شادی شدہ ہونے کے اثرات ہیں" یہ بات اسنے صرف خود سے کہی تھی۔

واپس گھر پہنچتے ہی فریش ہونے کیلئے انہوں نے اپنے اپنے کمروں کا رخ کیا. تینوں ہی جلدی میں تھے کے بس جلدی سے فریش ہو کر صدف صاحبہ کے کمرے میں جائیں.

رباب اور ارحان جب کمرے میں داخل ہوئے تو عریبہ وہاں پہلے سے ہی پائی گئی..

"ہم کیسے بھول گئے اس کو.." ارحان نے چڑتے ہوئے کہا.

عریبیہ صدف صاحبہ سے لپٹی ہوئی تھی اس کی بات پر مسکرا دی..اب اک طرف عریبیہ تھی تو دوسری جانب رباب ارحان بیچارہ سامنے کھڑا بس دیکھ رہا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ ہوا..

"ماں یہ کیا بات ہوئی..یہ ہر وقت آپ کے ساتھ چپکی رہتی ہے.."

"ہاں تو خود کی ہی محنت سے چپکتی ہوں" اسنے صدف صاحبہ کے گرد بازوں کا حلقہ بناتے کہا.

"ماں مجھے بھی آپ کے ساتھ لیٹنا ہے..ان میں سے کسی ایک کو اٹھائیں"

"بھئی عریبیہ اٹھے..آخر کو بیوی ہی شوہر کی خواہش پوری کرتی ہے"

"کوئی نہیں جہاں پھو پھو ہوں وہاں کوئی شوہر نہیں.." اسنے صاف منع کیا.."

"یہ تو بیٹا، کل اماں کو جانے دو پھر بتاؤں گا"

"اچھا اچھا بس..ارحان تم ادھر رباب والی سائیڈ پر آجاؤ نا بیٹا.. تم لوگ جانتے ہو نا عریبیہ نہیں اٹھے گی.."

اب چونکہ کوئی آپشن نہیں تھا تو وہ رباب کی طرف لیٹ گیا..

"پھو پھو آپ اتنے دن وہاں کیسے رہیں گی.."

"اتنے دن کہاں ہے.. تھوڑے سے دن کی تو بات ہے..اور پھر اللہ سونے کے گھر جا کر واپس، آنے کو کس کا دل چاہتا ہے.."

"پھو پھو آپ مجھے بھی ساتھ لے جاتیں.. مجھے پتا ہے ان دونوں نے آپ کے جانے کے بعد مجھے بہت رلانا ہے" وہ روہانسی ہوئی. جس پر رباب اور ارحان دونوں اس کی حالت پر ہنس دئے..

"لو ایسے کیسے ڈرائیں گے.. یہ اک بار میری گڑیا کو کچھ کہہ کر تو دیکھیں"

"اور جو آپ کی گڑیا ہمیں اتنا تنگ کرتی ہے وہ.."

"اچھا گاؤں میں کس نے کس کو تنگ کیا.." عریبہ بھی بھرپور مقابلے پر آئی تھی.."

"اچھا جی.. جو خود آج تک تنگ کرتی آئی ہو اس کا کیا... میں نے اک زرا سا تنگ کر لیا وہ یاد ہے.."

"اک زرا سا تنگ.. وہ جو آپ مجھے اتنا ڈراتے رہیں ہیں وہ کس کھاتے میں جائے گا"

"ہاں.. میں.. میں تمہیں ناگ بن کر دکھاتا رہا ہوں ناجو میڈم مجھ سے ڈرتی رہیں ہیں.."

"ناگ نہیں بنے تو ناگ سے کچھ کم بھی نہیں تھے" وہ اپنی طرف سے تو بہت آہستہ بولی تھی. مگر جلد رباب کے قہقہے نے اس کی ساری غلط فہمی دور کر دی..

"اچھا.. اب تو تم ماں کو اک بار جانے دو.."

"دیکھا پھوپھو.. دیکھا آپ نے.. میں اب ان سب کے ساتھ کیسے رہوں گی.."

"بھئی اللہ آپ پر رحم کرے" رباب نے ارحان کے کان میں سرگوشی کی.

"ارحان.. خبردار اگر تم نے یا رباب نے اس، کو تنگ کیا.." ساتھ ہی انہوں نے عریبیہ کے ناتھے پر بوسہ دیا.. "اچھا دیکھو.. میرے بعد لڑنا مت.. مل جل کر رہنا.. یہ نہ ہو جب میں واپس آؤ تو تم لوگوں کے جھگڑے نپٹانے میں ہی مجھے سال لگ جائے.." تینوں ہنس دئے..

"ارحان اب تم سربراہ ہو گے گھر کے.. کسی بھی بات کیلیئے تم جواب دہ ہو گے.. اور رباب اور عریبیہ تم دونوں بھی زیادہ اس کو تنگ مت کرنا.. رباب بھائی کو وقت پر ناشتا

www.neweramagazine.com

دینا.."انہوں نے باتیں کرتے ہوئے محسوس کیا کہ وہ تینوں سوچکے تھے.

صبح وہ تینوں صدف صاحبہ کو سی آف کرنے کیلئے ایئرپورٹ پر تشریف لائے تھے. ہر ماں کی طرح جہاں وہ اتنے خوبصورت سفر پر نکل رہیں تھیں وہیں انہیں پیچھے کی فکر گھیرے ہوئی تھی.. جبھی انہوں نے سارے رستے تینوں کو ڈھیر ساری نصیحتوں سے نوازا تھا..ابھی تینوں سے گلے مل کر دعائیں دیتی اندر کی جانب بڑھ گئیں..

"ہاں تو کیا سین ہے..آج ناشتہ کیوں نا کہیں باہر کیا جائے"ارحان نے پلٹتے ہوئے کہا.رباب اور عریبہ دونوں چہک گئیں.

"واہ بھائی ماں کے جاتے ہی فارم میں آ گئے ہو.."رباب نے چھیڑنا تو ارحان کو چاہا تھا مگر گھوری سے نوازا عریبہ نے تھا.

"یار تم نا ایسے ہی جلتی رہنا ہم دونوں کے پیار سے..اب عمیر کو تم سے پیار نہیں ہے اس میں میرا کیا قصور ہے.."رباب نے منہ بنایا

"ویسے تم کہو تو اسے بھی بلا سکتا ہوں میں...آخر کو بھائی ہوں تمہارا اتنا تو کر ہی سکتا ہوں"

"نہیں... بڑی مہربانی.."

"لو اب تم لوگ خود ہی نہیں ملنا چاہتے اک دوسرے سے..." اسنے گاڑی مورتے کہا.

....

پتا نہیں ایسا کیوں ہوتا ہے جب ہم خوش ہونے لگتے ہیں.. جب ہمیں احساس ہونے لگتا ہے کہ اب زندگی میں سب ٹھیک ہونے جارہا ہے تبھی زندگی ہمارے سامنے کوئی نیا امتحان لی آتی ہے.. کوئی نئی آزمائش.. شاید یہی زندگی ہے جس میں صرف سفر ہے اور رکنا موت ہے. آپ نے بس اللہ پاک کے ساتھ اپنے تعلق کو روز بروز بہتر کرتے جانا ہے اور امتحانات کو جھیلتے جانا ہے.. جس میں کبھی آپ سرخرو ہو کر مضبوط ہوں گے تو کبھی ٹوٹ کر بکھر جائیں گے..

وہ اور رباب ٹی وی دیکھ رہی تھیں جب کام والی نے آکر بتایا کہ اس کے ماموں آئے ہیں. عریبہ فوراً سے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی.

"السلامُ علیکم، کیسے ہیں ماموں جان" عریبہ نے ان سے گلے ملتے کہا.

"میں ٹھیک ہوں.. میری گڑیا کیسی ہیں"

"اللہ کا شکر ہے، آپ بتائیں چائے یا کافی"

"فلحال صرف پانی لوں گا. یہ بتاؤ صدف آپا کدھر ہیں" انہوں نے صوفے پر تشریف رکھتے کہا.

"وہ.. وہ تو عمرہ کرنے گئی ہیں.. ماشاءاللہ" اسنے خوشی سے بتایا.

"اچھا.. تو گھر میں کون کون ہے.."

"میں رباب اور ارحان.."

"کیا مطلب.. صرف تم تین لوگ.. اور گھر میں جوان لڑکے کے ہوتے ہوئے وہ تمہیں ایسے ہی ادھر چھوڑ کر چلی گئیں.."

"اور عریبیہ اسی جوان لڑکے کے ساتھ بچپن سے رہ رہی ہے" اب کی بار جواب رباب نے عنایت کیا.

"ہاں بڑوں کے ہوتے ہوئے الگ بات ہوتی ہے.. مگر اس طرح.. عریبیہ چلو بیٹا آپ اپنا بیگ لے کر آؤ آپ میرے ساتھ چل رہی ہو.."

عریبیہ توبس ان کی بات ہی سن کر رہ گئ"

"مگر ماموں... میں پھوپھو سے پوچھے بغیر کیسے جاسکتی ہوں.."

"ان سے میں خود ہی بات کر لوں گا.. ویسے بھی مجھے ان سے اس چیز کی توقع نہیں تھی."

"انکل آپ تھوڑاانتظار کر لیں ارحان شام تک آجائے گا.. پھر فیصلہ کر لی جئے گا.."

"تواب مجھے فیصلہ لینے سے پہلے اپنے سے آدھی عمر کے بچے سے پوچھنا ہو گا... وہ کیا کر لے گا آکر.. عریبیہ کیا تم بغیر سامان کے جانا چاہتی ہو.."

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جو سمجھ نہیں پارہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے ان کے غصے کو دیکھتے سامان پیک کرنے چل دی. رباب بھی اسکے پیچھے آئ تھی.

"ربی تم ایسے چلی جاؤ گی..،ارحان بھی گھر پر نہیں ہے"

"یار تم بتاؤ رباب تم نے دیکھا ناوہ کسی صورت مجھے یہاں رکنے نہیں دیں گے.. ویسے بھی جب تک پھوپھو نہیں آجاتی ہم کر بھی کیا سکتے ہیں.."

اسنے بے بسی سے کہا.

آخری قسط

اس کو یہاں آئے ہوئے دو ہفتے ہونے کو تھے۔۔۔اک بار بھی ارحان کی کال نہیں آئی تھی۔۔۔اور نہ ہی اس نے کال کی تھی گلہ تھا مگر جس سے تھا وہ کہیں نہیں تھا۔۔

"اک بار۔۔اک بار پوچھ ہی لیتے۔۔۔کیسی ہوں۔۔زندہ بھی ہوں کہ نہیں" وہ آج بھی سر کراؤن سے ٹیکے یہی سوچ رہی تھی۔

"آخر کو رباب بھی تو اس سے روز بات کرتی ہے۔۔۔کیا اتنی ہی محبت کی عمر ہوتی ہے۔۔۔جتنا پل ساتھ ہوتی ہے تو زندہ ورنہ مر جاتی ہے۔۔۔"

وہ روز کی طرح یہی سوچتے نیند کی وادی میں جا چکی تھی۔

....

وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی لیٹ گھر آیا تھا. اپنے کمرے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا جب رباب کو اپنا منتظر پایا تو سلام کرتے ہوئے اسکی طرف بڑھا اسے ملنے.

"وعلیکم السلام، ارحان آخر کب تک تم اپنے ساتھ یہی رویہ رکھو گے، اگر تمہیں اسکے بغیر یونہی زندگی گزارنی تھی نہیں رہ سکتے تھے اسکے بغیر تو کیوں اسے جانے دیا" رباب

اس کی بہن تھی وہ کیسے اس کی تکلیف کو نظر انداز کر سکتی تھی.

"اسنے اجازت طلب ہی کب کی تھی" ارحان نے اپنے غم کو چھپاتے ہوئے شکوہ کر ہی دیا. کیا نہیں تھا ان الفاظ میں شکوہ، درد، زخمی دل کی تڑپ سب تو تھا. بس کوئی نہیں تھا تو وہ جس کیلئے یہ الفاظ تھے جس سے شکوہ تھا.

وہ اس جملے سے اپنے بھائی کی تکلیف کا اندازہ بخوبی کر سکتی تھی.

"اسنے جانے کی خواہش بھی تو نہیں کی تھی ارحان" رباب نے پھر سے سوال کیا.

"اسنے رکنے میں بھی تو خاص دلچسپی نہیں دکھائی تھی. اسنے تو اک پل کو مجھ سے پوچھنا بھی گوارا نہیں کیا. وہ جس کیلئے یہاں تھی جب وہی نہیں تو پھر وہ کیوں رکتی" وہ یہ سب کہتے ہی تلخ یادوں سے لوٹا تھا.

"چلیں میں چینج کر لوں" کہتے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا.

"آخر تم دونوں میں اتنی انا کیوں ہے". رباب صوفے پر بیٹھتے بڑبڑائی.

....

وہ بھی اپنے کمرے میں آتے ہی صوفے پر دراز ہو گیا اور سر پیچھے کو گرا دیا.

"عریبیہ۔۔کم سے کم جانے سے پہلے بتا ہی دیتی۔۔۔میرا انتظار ہی کر لیتی۔۔۔میں سمجھا تھا کہ۔۔۔تم..تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو۔۔مگر شاید میں غلط تھا۔۔۔تمہیں اتنے دنوں میں اک بار بھی میری یاد نہیں آئی ہو گی۔۔۔"

میں چاہتا ہوں تجھ پہ دل ہار دوں

میں چاہتا ہوں تجھ پہ جاں وار دوں

مگر میری جاں میں کیسے اپنی انا ہار دوں

میں چاہتا ہوں تیری قربت میں زندگی گزار دوں

مگر میری جاں میں کیسے خود کو ہار دوں

میں چاہتا ہوں تیرا رنگ اوڑھ لوں

مگر میری جاں میں کیسے اپنا رنگ چھوڑ دوں

میں چاہتا ہوں تجھ سے اقرار محبت کروں

مگر میری جاں میں کیسے اظہار محبت کروں

میں چاہتا ہوں تجھ سے عہد وفا کروں

مگر میری جاں میں کیسے خود کو پابند وفا کرون

عزہ اقبال

وہ شاور لے کر نکلا ہی تھا جب اس کے موبائل پر بیپ ہوا. وہ تولیے کے ساتھ بال خشک کرتے موبائل کی جانب بڑھا. کسی انجان نمبر سے میسیجز بھیجے گئے تھے.. جیسے جیسے وہ میسج پڑھتے جارہا تھا اس کی رگیں تنی جارہی تھیں. اسنے فوراً اس نمبر پر کال کی..

"میں جانتا تھا.. کہ بس تمہیں میسج ملنے کی دیر ہے تم خود مجھے یاد کروگے.. "سامنے والا کافی خوش ہوا تھا اس کا اندازہ ٹھیک ثابت ہوا.

"میں نے تمہاری بکواس سننے کیلیئے کال نہیں کی... صاف صاف بتاؤان کے بدلے کیا چاہتے ہو.."

"ہاہاہا.. ہم کیا چاہیں گے بس آپ کا بھلا چاہتے ہیں.. "

"میری عزت کو اچھال کر تم میرا بھلا چاہتے ہو.. صرف دو دن.. دو دن اس کے بعد تم میرا بھلا چاہنے کا انعام پالوگے.. "وہ کہہ کر کال کٹ کرنے لگا تھا جب سامنے والا پھر

سے بولا۔"کال مت کاٹنا.. کل دوپہر تین بجے ریسٹورنٹ روز مری آکر دیکھ لینا"ارحان نے کال کاٹ دی تھی بغیر کچھ کہے

....

"ممانی میں اپنی دوست سے ملنے جارہی ہوں انشاءاللہ جلد ہی آجاؤں گی".

سامنے سے خاموشی پا کر وہ باہر کی طرف بڑھ گئی. آدھے گھنٹے بعد وہ ریسٹورنٹ پہنچ چکی تھی. وہ سامنے ہی تھا. اسی کے انتظار میں.. دل کی دھڑکن بھی زوروں پر تھی، بظاہر پرسکون نظر آرہی تھی مگر اندر خوف تھا. پھوپھو ادھر ہوتی تو اور بات تھی.. مگر اب جب وہ یہاں نہیں تھیں تو اپنے مسئلے خود ہی سنبھالنے تھے.

"کیا چاہتے ہو مجھ سے"اسنے ٹیبل پر جھکتے ہوئے کہا.

"بیٹھ تو جائے.. بات زرا فرصت سے کرنے کی ہے.."

"میں یہاں تمہاری کوئی بکواس سننے نہیں آئی"

"میرے خیال سے تم ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہو کہ فیصلہ کرو.. یہ میں بتاؤں گا کہ تم کیوں آئی ہو.."وہ بھرپور خباثت سے مسکرایا."رہی بات میں تم سے کیا چاہتا

ہوں..وہ تم جانتی ہو.."

"جو تم چاہتے ہو وہ ممکن نہیں... میرا نکاح ہو چکا ہے.."اسکا قہقہہ جاندار تھا

"اچھا تم کہو گی اور میں مان لوں گا.."اسنے اس کے ہاتھ کو پکڑتے کہا."اور کس سے ہوا ہے تمہارا نکاح.."

عریبیہ نے فوراً سے اپنا ہاتھ پیچھے لیا اور اک بار پھر وہ اسکے گال پر زوردار طمانچہ رسید کر چکی تھی.

"اب کی بار تمہاری کسی بکواس میں نہیں آؤں گی...جو چاہے کر لو.. جس کو چاہے دیکھاؤ.. بھلے شہر بھر میں لگوا دو...مجھے فرق نہیں پڑتا.. آئندہ مجھے کال کی تو...سائبر ایکٹ کا تو پتا ہی ہو گا.."

وہ کہتے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گئی اور وہ وہیں اس کی ہمت پر ششدر رہ گیا.

"اس لڑکی کا لیول وہ نہیں ہے جو ہم سمجھ رہے تھے.. یہ بہت پہنچی چیز ہے.."اسنے اس کے جاتے ہی کال ملائی تھی.

"میں اچھی طرح جانتی ہوں اس جیسی پہنچی ہوئی چیزوں کو زمین پر کیسے لاتے ہیں.. تم

بتاؤ کام ہو گیا..؟"

"ہاں ہو تو گیا ہے.. مگر اسنے آئندہ آنے کیلیئے منع کر دیا ہے"

"اسکی اب ضرورت بھی نہیں پڑے گی.. تم بس پلین کے مطابق اب آخری تیر چھوڑو.."کہتے ساتھ ہی سامنے سے فون بند کر دیا گیا تھا

....

وہ لان میں الجھی بیٹھی سامنے چائے کا کپ رکھے ہوئے تھی۔جب حسن اسکے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔کچھ پل یونہی اندازہ لگانے کے بعد وہ تھک کر بول دیا۔

"کیا سوچ رہی ہے گڑیا؟"

"ارے آپ کب آئے"وہ چونکی۔

"بس ابھی ابھی جب ہماری گڑیا جانے کن خیالوں میں تھی"

وہ پھیکا سا مسکرا دی۔

"کیا پیچھے کچھ چھوڑ آئی ہو"

"کیا مطلب۔۔"

"مطلب کے جب سے آئی ہو جانے کدھر کھوئی کھوئی رہتی ہو۔پہلے جب اتی تھی تب تو ایسے نہیں ہوتی تھی"

"سنیں کیا ایسا نہیں ہو سکتا آپ ماموں سے بات کریں اور مجھے واپس جانے دیں"

وہ اسکو غور سے دیکھنے لگا "گڑیا ابھی صدف آنٹی بھی نہیں ہیں ادھر۔۔تو یہ سب مناسب تھوڑی ہے"

وہ سن کر چپ ہو گئی۔ نہیں بتا سکتی تھی کہ اس سے زیادہ مناسب کچھ ہے ہی نہیں ۔۔اپنے ولی کی سرپرستی میں ہونے سے بھی بھلی کوئی چیز ہو سکتی ہے۔

وہ اپنے کام میں اتنا مصروف تھا کہ آنے والی کال بھی نہیں دیکھی کس کی ہے. بس مصروف سے انداز میں موبائل اٹھا کر کان سے لگالیا. جس کا احساس اسے اگلے ہی پل ہو گیا کہ غلط کر دیا اس نے کال اٹھا کر...

"مجھے حیرت ہوئی.. تم نے میری کال فوراً سے لے لی"

"بسس...ایک دن..ایک دن..اور تم دیکھ لو گے ارحان اپنے وعدے کا کتنا پکا

ہے.."

"تو پھر تم نہیں آئے... مگر جانتے ہو وہ آئی تھی..داد دینی پڑے گی تمہارے خاندان کی لڑکیاں.."

"بکواس بند کرواپنی.."وہ کال کٹ کرنے ہی لگا تھا کہ سامنے والا جلدی سے بولنے لگا.

"اور اس کا ثبوت تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے" کہتے ساتھ اس نے کال بند کر دی.وہ شک نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا عریبیہ کیسی ہے..مگر جو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا وہ...دماغ کہہ رہا تھا خود کی آنکھوں سے دیکھے منظر کو جھٹلایا نہیں جا سکتا جبکہ دل تھا کہ مسلسل دماغ کے مخالف تھا..جو اک ہی بات پر اڑ گیا تھا"نہیں ارحان مانا تم نے خود سے دیکھا ہے... مگر تم اسے جانتے ہو..تم جانتے ہو وہ کبھی امانت میں خیانت نہیں کر سکتی".یہی وجہ تھی کہ وہ سامنے سے دیکھائے گے منظر کے بعد بھی بتائی گی جگہ پر نہیں گیا تھا..کیونکہ وہاں جانا مطلب دماغ کے ارادوں کو ہوا دینا..شک کی چنگاری کو سلگانا مطلب تھا جو وہ نہیں چاہتا تھا...

عریبیہ اپنے کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب کام والی دروازہ کھٹکھٹا کر اندر

www.neweramagazine.com

آئی۔

"وہ بی بی جی آپ سے ملنے کوئی آیا ہے"

"مجھ سے ملنے۔۔"وہ حیران ہوتی ہوئی کمرے سے نکلی۔آخری سیڑھی پر پاؤں رکھتے ہی جس کی آواز کانوں میں گونجی تھی اسی آواز کو سننے کیلئے تو وہ کب سے بے چین تھی۔

"آپ عریبیہ کو بلادیں میں اسے لینا آیا ہوں"

"مگر ابھی اسکے ماموں گھر پر نہیں ہیں تو آپ اسکو نہیں لے جاسکتے"یہ عریبیہ کی ممانی تھی جو بلاوجہ اسے سمجھا رہی تھیں۔تبھی عریبیہ نے ڈرتے ڈرتے لوئونج میں قدم رکھے"آپ۔۔"

"اپنا سامان لے کر فوراآئو۔۔گھر چلنا ہے"وہ اسکی ممانی کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔

"مگر ماموں گھر پر نہیں ہیں"اسنے ڈرتے ہوئے کہا۔

ارحان نے بھی دل جلانے والی مسکراہٹ اچھالی"وہاں سے آتے ہوئے دیکھا تھا کہ میں گھر پر نہیں ہوں"

اسکے لہجے کو وہ خوب پہچانتی تھی۔آج اسکے لہجے میں کہین اپنائیت نہیں تھی۔ہاں کچھ تھاتو وہ شکوئوں کی ڈھیری تھی۔۔خود غرضی تھی۔۔

"مگر یہ کس حق سے تمہارے ساتھ جاسکتی ہے جب کہ تمہاری والدہ بھی۔۔"

اسنے ان کا جملہ مکمل ہونے نہیں دیا" ویسے جو حق میں رکھتاہوں اسکا اشتہار لگوانے کی مجھے ضرورت تو نہیں۔۔پھر بھی آپ کی تسلی کیلیئے بتادیتاہوں بیوی ہے میری۔۔"

سامنے والے کو حیران دیکھ کر وہ واپس اپنی جوت پر آیا" رہی بات کب ہوا۔۔کیسے ہوا۔۔کیوں ہوا۔۔توماں آنے والی ہیں ان سے آکر پوچھ لی جےئ گا"

عریبیہ تو اپنی ممانی کے سوالات سے بچنے کیلیئے اپنا سامان لینے بھاگ گئی۔

رباب ٹی وی لائونج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیِ جب کسی کی آہٹ پر پلٹی اور پلٹتے ساتھ ہی صوفے سے چھلانگ لگا کر اسکی جانب بڑھی

"ربی تم آگئی۔۔کس کے ساتھ آئی ہو۔۔انہوں نے تمہیں کیسے آنے دیا۔۔"اسنے اک ساتھ کتنے ہی سوال داغے تھے۔

"مہربانی کر کے پانی وانی پوچھ لو گی یا تم بھی اپنے بھائی کی طرح ہی زلیل کرو گی" وہ صوفے پر بیٹھتی بولی تو رباب شرمندہ سی ہو گئی۔ فوراً سے اسکے سامنے پانی کا گلاس پیش کیا۔

"کس کے ساتھ آئی ہو۔۔" رباب کے پھر سے فوراً سوال پوچھنے پر عریبیہ نے پانی پیتے ساتھ ہی گلاس سے اسے آنکھیں دیکھائیں۔

"ارحان کے ساتھ۔۔" اسنے گلاس رباب کی طرف بڑھاتے کہا۔

"ارحان کے ساتھ" اسنے بے یقینی سے دہرایا۔ "اور ظفر ماموں نے تمھیں آنے دیا۔۔"

"وہ گھر ہوتے تب نا۔ اور ویسے بھی کس کی ہمت ہے ان جناب کو منع کرنے کی۔۔ کیسے کہہ دیا میری بیوی ہے"

رباب تو حیرت زدہ رہ گئی "پھر۔۔'

"پھر کیا میں تو وہاں سے بھاگ گئی اور جب کار میں آئی تو جناب کا موڈ ماشاءاللہ استغفراللہ تھا۔ مجال ہے کوئی بات کی ہو۔۔ گھر کے سامنے اتار کر یہ جا وہ جا۔"

رباب کے چہرے پر حیرانی کی جگہ پریشانی نے لی تھی۔"عریبیہ کیا تم بھی وہی سمجھ رہی ہو جو میں سمجھ رہی ہوں۔۔'

"ہائے رباب ایسے مت بولو یار۔۔ابھی تو پھوپھو بھی ادھر نہیں ہیں"

"کیا پھر سے تم سے کوئی گڑبڑ ہوئی ہے"

"ن۔۔نہیں تو اس بار تو پکا میں نے کچھ نہیں کیا" وہ دماغ پر زور دیتے بولی۔

"چلو بھئی تم میاں بیوی کے آپس کی بات ہے" رباب نے خود کو علیحدہ کرتے کہا جس پر عریبیہ تو دنگ رہ گئی۔

وہ قریبا رات کو تین بجے کے قریب گھر لوٹا تھا جب تک سب سو چکے تھے اور پھر صبح میں ان سب کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ جا چکا تھا۔یہی بات عریبیہ کو پریشان کر رہی تھی کل سے جب سے وہ آئی تھی ان دونوں کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔وہ صدف صاحبہ کے ساتھ ہی گھر آیا تھا. عریبیہ نے آج اسے دیکھا تھا وہ خاموش تھا.اس کے چہرے پر موجود تاثرات سے اندازہ لگانا مشکل تھا کے اس کے اندر کیا چل رہا ہے. صدف صاحبہ

سب سے مل کر اپنے کمرے میں فریش ہونے چلی گئیں تو رباب اور عریبیہ نے ڈائینگ ٹیبل کا رخ کیا کھانا لگانے کیلیۓ. اسی دوران ارحان بھی آکر کرسی پر دراز ہو گیا اور پلیٹ میں پڑا اسیلیڈ کھانے لگا. تبھی صدف صاحبہ بھی آ گئیں.

"تو کیسا رہا میرے پیچھے سب.. "انہوں نے کرسی پر بیٹھتے کہا.

"سب ٹھیک تھا ماما" ارحان نے اپنی پلیٹ میں چاول ڈالتے جواب دیا.

"ہاں تو پھر میری بیٹی کو تم لوگوں نے تنگ تو نہیں کیا" انہوں نے اپنے ساتھ والی چیئر پر خاموش بیٹھی عریبیہ کو دیکھ کر کہا.

"آپ کی لاڈلی بیٹی آپ کے جانے کے بعد یہاں رکتی تو تھا.. "ارحان نے طنز کا تیر چلایا.

"کیا مطلب.. عریبیہ کدھر گئی تھی."

"کچھ نہیں ماں وہ ظفر انکل آئے تھے انہیں یوں آپ کے بغیر عریبیہ کا یہاں رہنا مناسب نہیں لگا تو وہ اسے ساتھ لے گئے تھے"

"جی.. اور آپ کی لاڈلی جانے کیلیۓ اتنی بے تاب تھی کہ کسی کو بتانا بھی گوارا نہیں کیا"

وہ اچھا خاصا سلگا ہوا تھا۔ عریبیہ تو بس اس کو دیکھ کر رہ گئی۔

"خیر ماں.. آپ نے ریسپشن کا کہا تھا.. اس کیلئے تیاریاں مکمل ہیں.. کل رات میں 8:00 کے حساب سے سب ارینجمنٹس ہیں.."

"ارحان... تم اس معاملے میں جتنے بے چین ہو آج سے پہلے کسی اور چیز کیلئے نہیں ہوئے"

"میں چاہتا ہوں جتنی جلدی سب جان لیں کہ کس کا کیا حق ہے اتنا ہی بہتر ہو گا.."

عریبیہ اور رباب اس سارے معاملے میں خاموش رہی تھیں صرف صدف صاحبہ اور ارحان ہی باتیں کر رہے تھے۔

"یار رباب اک کپ کافی دے جاؤ میرے روم میں.." وہ کہتے ساتھ وہاں سے اٹھا تھا پھر اک پل کو رکا

"رباب کا مطلب ہے رباب.." وہ جاتے ہوئے احساس دلا گیا تھا کہ وہ اس وقت عریبیہ سے نہیں ملنا چاہتا.....

اسکے منع کرنے کے بعد بھی وہ کافی لے کر آ گئی تھی۔ دروازے کی طرف پیٹھ کئے وہ

NEWERAMAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی فائل کا جائزہ لینے میں مصروف تھا جب دروازے پر دستک ہوئی.

"آجائیں.." اسکے قدم اندر پڑتے ساتھ ہی وہ بغیر دیکھے جان چکا تھا کے کافی کون لے کر آیا ہے. "میں نے شاید رباب کو کہا تھا.." ابھی بھی بغیر پلٹے ہی اسنے جواب دیا.

وہ چلتے ہوئے اس کے سامنے آئی تھی. "ناراض ہیں آپ.."

"کیا میرے پاس ناراض ہونے کا حق ہے.." اسنے فائل بیڈ پر اچھالتے ہوئے کہا.

"میں نہیں جانا چاہتی تھی..ماموں زبردستی لے کر گئے تھے.."

"ارے یار تم ایکسپلینیشن کیوں دے رہی ہو..میری اتنی حیثیت کہاں"

"آپ اچھی طرح جانتے ہیں آپ کی حیثیت کیا ہے میرے لئے"

"جی بہت اچھے سے جان گیا ہوں..اتنی حیثیت ہے کہ ماشاءاللہ سے دو ہفتوں میں اک بار بھی آپ نے بات کرنا گوارا نہیں کیا"

"تو آپ نے بھی تو نہیں کی..کیا پھر مجھے بھی ایسے ہی ریایکٹ کرنا چاہیے.."

"چھوڑ کر میں نہیں آپ گئیں تھیں.."

"اچھا اتنے بدگمان ہیں تو پھر ریسپشن کیوں رکھوائی..

"وہ تلخ سا ہنس دیا.."تو تمہیں دکھ ہو رہا ہے.."

"ارحان.."اسنے زور دے کر کہا مگر سامنے والے نے کوئی توجہ نہیں دی.اسنے وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا.

....

شام ہو چکی تھی.وسیم ان کی بیگم اور عمیر صدف صاحبہ سے ملنے آیے تھے.تو ارحان اور رباب بھی وہیں موجود تھے.عریبیہ جانتے بوجھتے نہیں آئ تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی وجہ سے کوئی بدگمانی ہو.چائے سرو کی جا چکی تھی. تبھی وسیم نے بات شروع کی..

"آپا آج آپ کا بھائی آپ کے پاس اک عرضی لے کر آیا ہے امید ہے آپ نا نہیں کریں گی.."

"بلا جھجک بولو.. مناسب بات ہو گی تو میں بھلا کیوں منع کروں گی.."

"بس صدف باجی آپ انکار نہیں کریں گی..بس سمجھ لیں اگر انکار کیا تو آپ کی بہن

آپ سے ناراض ہو جائے گی.."

رباب کو بات کا کافی حد تک اندازہ ہو چکا تھا وہ پچھلے کچھ دنوں سے عمیر کی ڈھکی چھپی باتوں سے ان کے خیالات کا اندازہ بخوبی لگا چکی تھی.

"آپا ہم چاہتے ہیں کہ آپ نورین کو اپنی بیٹی بنالیں.."

"وہ میری بیٹی ہی ہے.. مگر میں تمہاری بات سمجھی نہیں.."

"مطلب آپا کہ ارحان اور نورین کی منگنی کردی جائے.. پھر عمیر اور رباب کے ساتھ ہی ان دونوں کی شادی کردیں گے.."

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں اک پل کو خاموشی چھا گئی تھی جسے ان سب نے محسوس کیا تھا۔

"دیکھو وسیم میرے بس میں ہوتا تو میں ضرور اپنے بھائی کی خواہش پوری کرتی مگر کریم جانے سے پہلے ہی عریبہ کو ارحان کی سرپرستی میں دے کر جا چکا ہے"

"کیا مطلب ہے آپا۔۔ ہم سمجھے نہیں"

"کریم کے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے ہم نے عریبہ اور ارحان کا نکاح پڑھوا دیا تھا۔ میں تو تمہیں کل کی دعوت دینے والی تھی ماشاءاللہ سے کل ریسیپشن پلین کیا ہے"

"آپا آپ نے ہم سب سے اتنی بڑی بات چھپائی۔۔انہیں بھائی نہیں سمجھتی تھیں کم سے کم بیٹی کا سسرال سمجھ کر ہی بتا دیتی"

"یہ کیسی بات کر رہی ہو رضیہ۔۔ سمجھنے والی کیا بات ہے یہ میرا بھائی ہے۔بس میں نہیں چاہتی تھی کہ بچوں کی پڑھائی مکمل ہونے سے پہلے کوئی ایسی بات ہو۔۔"

ریسیپشن کی تقریب کافی اچھی گئی تھی. جلد رکھنے کی وجہ سے گاؤں سے کم ہی لوگ آپائے تھے. البتہ یہاں پر موجود وسیم صاحب کے خاندان کے سبھی افراد آئے تھے. رضیہ کو بات کچھ خاص پسند تو نہیں آئی تھی.. مگر جو کچھ بھی پچھلے دنوں گاؤں میں ہو چکا تھا اس کے بعد بولنے کا کچھ فائدہ نہیں تھا اور ویسے بھی وسیم اپنی بہن کو زبان دے چکے تھے کہ عریبہ کے معاملے میں کچھ ایسا نہیں ہو گا. عریبہ کے ماموں کی پوری فیملی آئی تھی.

حسن نے بھی سٹیج پر آکر اسکے سر پر پیار دیا اور پھر ارحان کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا.

"تو مجھے اب سمجھ آئی گڑیا گھر جانے کی ضد بار بار کیوں کرتی تھی"

عریبیہ ان کی بات پر ہلکا سا مسکرا دی جبکہ ارحان حیران ہوا.

....

وہ کمرے میں بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی۔دھڑکن کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اسکی دھڑکنوں کا شور بھی ساتھ ساتھ بڑھ رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آہی گیا۔عریبیہ نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا وہ مرر کے سامنے کھڑا اپنی شیروانی اتار کر شرٹ ٹھیک کر رہا تھا۔شیروانی اتار کر ریلیکس ہونے کے بعد وہ اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔

بلاشبہ وہ بہت حسین لگ رہی تھی اسکی معصومیت اسکے حسن کو چار چاند لگا رہی تھی ارحان کو سنبھلنے میں کچھ پل لگے۔

"تو تم بھیجو گی اسے تصاویر کہ میں بھیجوں"

"کسے۔۔"وہ حیران ہوئی۔

"وہی جو مجھے تمہاری اور اپنی تصاویر روز بھیجتا ہے"

کمال کی ڈھٹائی تھی اک طرف اپنے ہاتھوں سے اسے بریسلٹ پہنا رہا تھا تو دوسری طرف اپنی باتوں سے اسے زخم دے رہا تھا۔

عریبیہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا اور بے یقینی سے ارحان کو دیکھا۔

"کیا ہوا یقین نہیں آ رہا میری بات پر۔۔کوئی بات نہیں مجھے بھی نہیں آیا تھا مگر پھر ملاقاتوں کے ثبوت دیکھ کر آنکھیں کھولنی ہی پڑیں۔۔"

"آپ کس قدر منافق ہیں۔۔اگر آپ کے اندر اتنا ہی زہر تھا تو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔"

"تمہیں یاد دلانا چاہتا تھا کہ تم پر صرف میرا حق ہے۔۔کم سے کم میرے ہونے تک ایسے خیال اپنے دماغ سے نکال دو"

چٹاخ۔۔عریبیہ نے بلا سوچے سمجھے جہاں چاہتوں کا لمس ہونا چاہئے تھا وہاں تھپڑ جڑ دیا تھا۔

"مجھے نہیں پتا تھا آپ۔۔آپ کے اندر اس قدر منافقت ہو سکتی ہے" کہتے ساتھ ہی وہ ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔۔اندر گھستے ہی ضبط ٹوٹ گیا اور آنسو بہتے چلے گئے۔

www.neweramagazine.com

وہ بھی وہاں سے اٹھ کر ٹیرس پر پڑے صوفے پر لیٹ گیا۔

وہ آفس سے 9:00 کے قریب گھر لوٹا تھا۔آج موڈ پچھلے دنوں کی نسبت خوشگوار تھا۔ وہ جب کمرے میں داخل ہوا تو عریبیہ ٹیرس پر سفید رنگ کی فراک پہنے گلے میں سی گرین دوپٹا ڈالے جانے اپنی کونسی دنیا میں اس بات سے بے خبر کہ کوئی پچھلے 15 منٹ سے اس کے پیچھے کھڑا خود سے جنگ لڑ کر اب واپس پلٹ چکا تھا گم تھی۔وہ خود کے قدم اسکی طرف روکنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

وہ چینج کر کے واش روم سے باہر نکلا تو وہ ابھی تک ٹیرس پر ہی تھی اپنی ہی کسی دنیا میں گم۔کام والی اس کی کافی دیکر جا چکا تھی۔اسنے بیڈ پر بیٹھتے کافی کا کپ لبوں سے لگایا ہی تھا جب موبائل پر بیپ ہوا تو اسنے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے موبائیل اٹھایا۔

عریبیا کپ ٹوٹنے کی آواز پر کمرے کی طرف بھاگی تھی۔کمرے میں آئی تو کپ اور پرچ کے ٹکڑے زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔ارحان نے غصے سے گردن آٹھا کر حقارت بھری نظروں سے اسے دیکھا تو وہ سمجھ گئی کہ پھر سے وہی الزام وہی ڈرامہ تو تلخ سی مسکراہٹ کر پلٹنے ہی لگتی ہے کہ ارحان غصے سے اس کی طرف بڑھا تھا اور بازوں سے

پکڑ کر خود کے قریب کرتے ہوئے درد سے دیکھتا ہے۔اک پل کو عریبیہ کو لگا کہ بس اب اس تقلیف کے سامنے ہار مان لے مگر۔۔۔ان کانٹوں کا کیا جس سے روح زخمی ہوئی ہے اس مان کی چھت کا کیا جو اک جھٹکے میں گرادی گئی؟"یہ سب اسنے ارحان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوچا لیکن پھر اگلے ہی پل آنکھوں نے ارحان کے سامنے اس کی ڈھٹائی کی نمائندگی کی تھی۔

"دیکھو میری بیغیرتی کو۔۔۔دیکھو میری شکست کو۔۔۔روز تمہاری نئ تصویر دیکھتا ہوں اس کمینے کے ساتھ۔۔۔روز جلتا ہوں پھر بھی تمہیں چھوڑ نہیں پاتا،سنا تھا محبت غیرت پیدا کردیتی ہے انسان میں اور مجھے دیکھو تمہاری محبت نے بے غیرت بنادیا ہے مجھے۔

تمہیں یہ سب کرنے سے پہلے مجھ پر زرا سا ترس نہیں آیا عریبیا"ارحان نے درد سے شکوہ کیا تھا۔

"مجھے تو خود پر ترس نہیں آیا تو آپ پر کیسے آتا۔۔روز خود سے سوال کرتی ہوں آخر کیوں۔۔۔۔کیوں میں نے آپ جیسے شخص سے محبت کی کیوں نا خود پر زرا سا بھی ترس نہ کھایا"عریبیہ نے بھی سخت لہجے میں جواب دیا تھا۔

"ہا۔۔۔ مجھ سے محبت اور پھر یہ سب۔۔۔ سمجھ نہیں آتا تمہاری کس بات پر یقین کروں" ارحان نے تاسف بھرے لہجے میں الفاز کا وار کیا۔

"مسٹر ارحان آپ صرف خود کے من گھڑت بیانوں اور دوسروں پر یقین کریں" کہتے ساتھ ہی عریبہ خود کو اسکے بازوں سے آزاد کرواتی باہر کی جانب بڑھ گئی اور ارحان وہیں کھڑا رہ گیا. یہ سب صرف غصہ اتارنے کا انداز تھا. صرف اسے سلگانے کیلیئے کے وہ اندازہ کر سکے وہ کس آگ میں جل رہا ہے. جب آپ کو اپنے پیاروں سے متعلق کوئی باہر والا کچھ بتائے تو تکلیف تو ہوتی ہے۔ وہ بھی اس وقت اسی تکلیف میں تھا. اتنے سالوں کی قربت اسے اس بات کا یقین کیوں نہ دلا سکی کے وہ بلا جھجک اس سے اپنی باتیں شئیر کر سکے.

اس کو اس وقت سکون چاہیئے تھا جس کیلیئے وہ صدف بیگم کے کمرے میں آگئی۔ وہ بیڈ پر آہستہ بغیر آواز پیدا کیا لیٹنے کی کر رہی تھی اس کے خیال میں اس کی پھوپھو سو چکی ہیں مگر جیسے ہی اسنے بیڈ پر لیٹتے شکر ادا کیا تو صدف بیگم کی آواز آئی تھی وہ خود نہیں پلٹی تھیں "آج پھر میرے کمرے میں۔۔۔ یہ آج کل شاہی سواری کا آنا بڑھ نہیں گیا؟"

عریبیہ منہ بنائے بولی تھی "وہ میرا دل نہیں لگتا نا آپ کے بغیر"

"آئے کیوں دل نہیں لگتا، بی اس دل کو پھوپھو سے ہٹا کر پھوپھو کے بیٹے سے لگاو"۔

وہ پھر سے بغیر پلٹے بولیں تھیں۔

"اچھا آج تو سونے دیں گی کہ نہیں" وہ چڑ کر بولی تھی۔

"ہاں ہاں بھئی سو جاو" وہ خود تو کہہ کر سو گئیں تھیں مگر عریبیہ "چلو عریبیہ بیٹے اک طرف پھوپھو اک طرف پھوپھو کا بیٹا اور بیچ میں بیچاری عریبیہ"۔ "یہی سوچتے سوچتے وہ بھی نیند کی وادی میں اتر گئی۔

....

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ارحان نے اس کا راستہ روکا.

"اگر آئندہ یہ کمرہ چھوڑ کر گئی تو پھر ماں کے پاس ہی رہ لینا"

"ارحان.. آپ مجھے چھوڑنے کی دھمکی دے رہے ہیں"

"تم جو بھی سمجھو.."

ٹھیک ہے چھوڑ دیں"

"ایسی حرکتیں ہی رہیں تو جلد ہی تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دوں گا"

"جلد ہی کیوں ابھی کیوں نہیں"

ارحان نے اسے جھٹکے سے چھوڑ دیا اور باہر کی جانب قدم لئے..

"بھاگ کیوں رہے ہیں...مان لیں آپ نہیں چھوڑ سکتے.." وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا.

....

وہ ارحان کے آفس جانے کے انتظار میں ہی تھی. وہ جاننا چاہتی تھی کے آخر وہ کن تصاویر کی بات کر رہا ہے. اس کے آفس جاتے ہی وہ کمرے میں آئی اور ارحان کی کبرڈ میں موجود لاک اپ کھولا. سامنے ہی پڑا اک سفید رنگ کا لفافہ اسے نظر آ گیا. اسنے جلدی جلدی سے اسے کھولنا شروع کیا. اس لفافے میں تصاویر تھی اور جیسے ہی اسنے وہ تصاویر دیکھنی شروع کیں وہ جان گئی تھی وہ بغیر کسی فلٹر کے...بغیر فوٹوشاپ کے تھی. وہ حقیقی منظر کی اصل تھی. جیسے جیسے تصاویر اس کے سامنے آتی گئیں ماضی کے پل تازہ ہوتے گئے. سب سے اوپر وہ تصاویر تھی جس دن وہ ریسٹورنٹ میں اس شخص

سے ملنے گئی تھی. پہلی تصویر میں اس شخص نے اسکا ہاتھ تھاما ہوا تھا. عریبیہ نے بلا اختیار تصویر کو دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ دوپٹے کے ساتھ مسلا گویا صاف کیا ہو.

اک تصویر میں وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے آگے جوس پڑے ہوئے تھے. تصویر سائیڈ سے لی گئی تھی اسلئے دونوں کے چہرے کے تاثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے.

اب جو تصاویر اس کے سامنے آنا شروع ہوئیں وہ اس کے آخری پیپر والے دن کی تھیں. جس میں اسی شخص نے اسے تھاما ہوا تھا. اک ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا اور دوسرا اس کی کمر پر.. اسی طرح اک تصویر میں وہ دونوں اک دوسرے کے سامنے کھڑے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے.

ان تصاویر کو دیکھ کر عریبیہ کو خود پر غصہ آ رہا تھا تو ارحان کو کیسے نہیں آتا. تصاویر اصلی تھی. لمحے بھی حقیقی تھے مگر ان کی عکاسی جھوٹ پر مبنی تھی. ان دونوں ملاقات میں جان بوجھ کر ایسے مواقع پیدا کئے گئے تھے جس سے ان دونوں کا کوئی پوز بنا کر آسانی سے تصویر لی جا سکے اور پھر اسے غلط رنگ دیا جا سکے.

اسے اب سچ میں ارحان کے سامنے جانے سے شرمندگی ہونے لگی تھی. جہاں اس کے

بھروسے پر نازاں تھی وہی دل خود کی بیوقوفیوں پر نادم بھی۔اس سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس سے بات کرے یا نہیں سو اس کے آنے سے پہلے ہی لیٹ گئی۔

....

ارحان نے ان سب کے بعد سائبر ایکٹ کے ذریعے سے اس شخص کے خلاف کمپلین درج کروادی تھی۔ جس کے نتیجے میں نا صرف اس شخص کا پتا چلا لیا گیا تھا جو تصاویر بھیج کر بلیک میلنگ کی کوشش کر رہا تھا بلکہ ان سب کے پیچھے موجود انسان کا بھی پتا لگا یا جا چکا تھا۔یہ سب آنسہ نے کروایا تھا۔ارحان کو عریبیہ سے بدگمان کرنے کیلئے..ارحان کی نظروں میں عریبیہ کی کردار کشی کرنے کیلئے..مگر ارحان نے آنسہ کے خلاف کمپلین درج نہیں کروائی تھی اور اس کی وجہ آنسہ کے ماں باپ تھے جنہوں نے ارحان سے معذرت کی تھی اور ایسا نہ کرنے کی درخواست بھی۔

....

جانے کتنی ہی دیر لان میں بے مقصد چکر کاٹنے کے بعد وہ کمرے میں واپس آگیا یہ سوچ کر کے وہ سو گئی ہو گی۔اور ایسا ہی ہوا جب وہ آیا تو وہ سائیڈ لئے لیٹی ہوئی تھی ارحان نے صوفے کی جانب قدم لینے چاہے مگر ناکام رہا..اور اس کے پاس آکر زمین پر بیٹھ

گیا..آہستہ سے اس کے چہرے پر آتی بالوں کی لٹوں کو پیچھے کیا..اس کے چہرے سے
اندازہ ہو رہا تھا کے وہ روئی ہے..

"عریبہ...کیوں ہو تم ایسی.."اسنے آہستہ سے اس کے گال پر اپنے ہاتھ سے پیار کا
رنگ بکھیرنے کی کوشش کی.

"کیوں تم ہر بار میرا مان توڑ دیتی ہو..تم میرے لیئے ہی اتنی لاپرواہ کیوں ہو...کیوں تم
اک بار مجھے دل سے اپنا مان کر نہیں دیکھتی..."

"میں تم پر کیسے شک کر سکتا ہوں..تم تو رہی ہو...میری ربی..بہت ہی معصوم..
مگر تم مجھ پر بھروسہ بھی تو نہیں کرتی..."

"میں بار بار خود سے تمہاری طرف قدم بڑھا کر تھک گیا ہوں...کبھی تو تم بھی میری
جانب قدم لو..میں بھی چاہتا ہوں تمہارے دل کی دھڑکنوں میں اپنا نام سنوں...
تمہاری آنکھوں میں اپنا عکس تلاش کروں..تمہارے بھروسے کی بنیاد پر ہمارا یہ رشتہ
پروان چڑھے.."

عریبہ کی بند آنکھوں سے آنسو چھلکا تو اس کا پیار کے رنگ بکھیرتا ہاتھ رکا..وہ وہاں

سے اٹھنے لگا تو اب کی بار عریبیہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا اور آنکھوں سے کچھ کہنے کی اجازت چاہی... سامنے والے نے انکار نہیں کیا اور اس کے پاس ہی دراز ہو گیا. اسنے اس کے کندھے پر سر ٹیک دیا..

"میں ڈر گئی تھی.. ارحان.. مجھے لگا میں آپ کو کھو دوں گی.. میں نے آتے ساتھ ہی پھوپھو کو سب بتا دیا تھا کیونکہ میرے دل میں کوئی چور نہیں تھا.. بس ڈر تھا آپ کو کھونے کا اور پھر پھوپھو نے بھی یہی بہتر سمجھا کے آپ کو کچھ نہ بتاؤں..." وہ کہہ کر خاموش ہو گئی.

"ربی وہ محبّت نہیں ہوتی جس کے در و دیوار ہلکی ہلکی آندھیوں سے ہلنے لگیں.. اور اپنے رشتے میں کسی تیسرے کے پاس جانے کے بجائے ہمیشہ خود سوچو.. لازمی نہیں ہے میں جیسا تمہارے ساتھ ہوں سامنے والے کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوں.. ہو سکتا ہے میں جتنا تمہیں مارجن دیتا ہوں سامنے والے کو اتنا نہ دے رہا ہوں.. اسلئے سامنے والا فیصلہ بھی اپنے رشتے کی بنیاد پر کرے گا.. اس بنیاد پر کرے گا جو میں نے اسے دلایا ہے نہ کہ جو اعتماد.. پیار میں تم سے کرتا ہوں.."

بات کرنے کے بعد ارحان نے اس کی جانب دیکھا کہ آیا اسے سمجھ آ بھی رہی ہے کہ

نہیں کیونکہ یہ پہلی بار تھا جب اسنے ارحان کی بات کے جواب میں سوال نہیں کیا تھا.

اور وہ اسکی جانب ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی. پھر اسکے ایسا دیکھنے پر گردن سیدھی کرتے سامنے دیکھنے لگی تو وہ ہنس دیا.

"آپ کو پتا ہے آپ بہت اچھے ہیں"

"اور یہ تمہیں کیسے پتا چلا.."

"آپ مجھ سے جتنا بھی ناراض ہوں مگر آپ نے کبھی اپنے قدم واپسی کی جانب نہیں لئے" وہ کہہ کر خاموش ہو گئی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہنس دیا "بس اتنا سا ہی اظہار ڈیزرو کرتا ہوں میں"

"نہیں.. نہیں ڈیزرو تو آپ بہت کرتے ہیں مگر میں کہاں بندی ناچیز آپ کی امیدوں پر پورا اتر سکتی ہوں"

"تو جتنا پورا اتر سکتی ہیں اتنی ہی نوازش کر دیں"

اسنے آنکھیں بند کر دی گویا کے سنا ہی نا ہو وہ کیا کہہ رہا ہے.. چند پل اسے یونہی دیکھنے کے بعد ارحان نے بھی آنکھیں بند کر لیں.

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews